

تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

تورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عالیہ
2

سوالیہ
پرچہ کے
ساتھ



منشی محمد شہد تورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للبنات

الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن الکریم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم من اعلى الوادى واسفله من المشرق والمغرب واذ اغت الابصار مالت عن كل شىء الى عدوها من كل جانب وبلغت القلوب الحناجر..... من شدة الخوف وتظنون بالله الظنونا المختلفة بالنصر والبأس

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ یہ آیت کس غزوہ کے بارے میں ہے؟ اور

خط کشیدہ کا معنی لکھیں۔ ۲۰ = ۵ + ۵ + ۱۰

ولما رى المؤمنون الاحزاب من الكفار قالوا هذا ما وعدنا الله ورسوله من الابتلاء والنصر وصدق الله ورسوله فى الوعد وما زادهم ذلك الا ايمانا تصديقا بوعد الله وتسليما لامره

(ب) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ اغراض مصنف واضح ہو

جائیں؟ ۱۴ = ۹ + ۵

سوال نمبر 2: يا ايها النبى قل لازواجك وهن تسع وطلبن منه من زينة الدنيا ماليس

عنده ان كنتن تردن الحياة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن اى متعة الطلاق واسرحكن سراحا جميلا اطلقكن من غير ضرار

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی اس طرح وضاحت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک

کو نہیں ہونے پر کوئی اعتراض نہ ہو سکے؟ ۱۸ = ۱۰ + ۸

(ب) اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو کیا کیا نصیحتیں ارشاد فرمائیں؟ مفصلاً بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3: یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا من قدم بمعنى تقدم ای لا تقدموا بقول ولا فعل بین یدی اللہ ورسولہ المبلغ عنہ بغير اذنهما واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم بفعلکم
(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول بیان کریں؟ $۱۸ = ۱۰ + ۸$
(ب) کیا یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف حیات ظاہری میں تھا یا اب بھی ہے؟ اگر ہے تو کیسے؟
نیز اس جرم کی سزا کیا ہے؟ $۱۵ = ۸ + ۷$

سوال نمبر 4: یا ایہا النفس المطمئنة الآمنة وهي المؤمنة ارجعی الی ربک . بقال لها ذالک عند الموت ای ارجعی الی امرہ و ارادته راضیة بالثواب مرضیة عند اللہ بعملک ای جامعۃ بین الوصفین وهما حالان ویقال لها فی القيامة
(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ عبارت سے مفسر کی غرض کی وضاحت کریں؟
 $۱۸ = ۸ + ۱۰$

(ب) سورہ زلزال کا خلاصہ بیان کریں؟ سورہ نعر کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل کرنا شروع کر دیا تھا؟ اور کیوں؟ $۱۵ = ۸ + ۷$

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن الکریم

سوال نمبر 1: اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم من اعلى الوادی واسفله من المشرق والمغرب واذ اغت الابصار مالت عن کل شیء الی عدوها من کل جانب وبلغت القلوب الحناجر..... من شدة الخوف وتظنون بالله الظنونا المختلفة بالنصر والبأس

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ یہ آیت کس غزوہ کے بارے میں ہے؟ اور خط کشیدہ کا معنی لکھیں۔

(ب) ولما رأی المؤمنون الاحزاب من الکفار قالوا هذا ما وعدنا اللہ ورسولہ من الابتلاء والنصر وصدق اللہ ورسولہ فی الموعد وما زادهم ذالک الا ایمانا تصدیقا بوعده اللہ وتسليما لامره

کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ اغراض مصنف واضح ہو جائیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

جب وہ تمہارے پاس آئے، تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے یعنی وادی کے بالائی حصہ سے اور زیریں حصہ سے، جو مشرق اور مغرب میں ہے اور جب آنکھیں ٹیڑھی ہو گئیں یعنی ہر طرف سے ہٹ کر دشمن کی طرف لگ گئیں اور ذل حلق تک آگئے، لفظ حناجر ”حجرۃ“ کی جمع ہے، جو حلقوم کے آخری حصہ کو کہتے ہیں یعنی خوف کی شدت کی وجہ سے ایسا ہوا اور تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمان کیا یعنی مدد اور مایوسی کے حوالے سے اختلاف والا گمان تھا۔

آیت کا نزول:

یہ آیت کریمہ غزوہ احزاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

خط کشیدہ کا معنی:

لفظ ”حناجر“ جمع اقصیٰ کا صیغہ ہے، اس کا واحد ”حجرۃ“ ہے اور اس کا معنی ہے: حلقوم کا آخری حصہ۔

(ب) ترجمہ عبارت:

اہل ایمان نے جب کافروں کی فوجیں دیکھیں، تو فوراً یہ کہا: یہ وہی ہے، جو اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا یعنی آزمائش اور مدد کا، اس کے رسول نے سچ کہا اور اس سے ان کے یقین میں اور ایمان میں اور زیادتی ہو گئی اور پختہ ہو گئے اور اس کے حکم کی فرمانبرداری میں بھی۔

اغراض مصنف اور تشریح:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے دیکھا کہ تمام کفار جمع ہو کر ایک لشکر کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کے لیے مدینہ طیبہ پہنچ گئے، تو انہوں نے کہا: آج یوم خندق میں ہم بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں، اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے پہلے بھی ارشاد فرمایا تھا، مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور جنت کے حصول کا یقین تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا تھا: کفار کی جماعتیں نو یا دس تاریخ کو حملہ کریں گی، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ اسی تاریخ کو ہوا ہے، تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اپنے وعدہ میں سچے ہیں اور ان کا وعدہ برحق ہے۔

سوال نمبر 2: یا ایہا النبی قل لا زواجک وھن تسع وطلبن منہ من زینۃ الدنیا مالین

عندہ ان کتن تر دن الحیاۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن ای متعۃ الطلاق واسر حکن

سراجا جمیلا اطلقکن من غیر ضرار

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی اس طرح وضاحت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک کو نین ہونے پر کوئی اعتراض نہ ہو سکے؟

(ب) اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو کیا کیا نصیحتیں ارشاد فرمائیں؟ مفصلاً بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے غیب کی خبر دینے والے نبی! آپ فرمادیں اپنی بیبیوں سے اور وہ تعداد میں نو (۹) تھیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کی وہ زینت (اور سامان) طلب کیا تھا، جو بظاہر آپ کے پاس موجود نہیں تھا، کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو، تو آؤ میں تمہیں متعہ دیتا ہوں یعنی طلاق کا متعہ (سامان) اور تمہیں اچھی طرح چھوڑ دیتا ہوں یعنی بغیر کسی ضرر کے تمہیں طلاق دے دیتا ہوں۔

وضاحت و تشریح:

بظاہر اس آیت کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محتاج ولا چار اور غربت کے شکار تھے، ورنہ اپنی ازواج کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے انہیں نواز دیتے، مگر ایسا ہرگز نہیں تھا۔ آپ کے اس طرز عمل میں کئی اسرار اور حکمتیں تھیں:

۱- تا قیامت آنے والی خواتین کی تربیت مقصود تھی۔

۲- اپنے گھروں کو دولت سے بھرنے کی بجائے علم و حکمت اور صبر و تشکر سے معمور کرنا مقصود تھا۔

۳- یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز و انکسار پر محمول ہوگا۔

۴- یہ واقعہ الرجال تو امون کا عملی مظاہرہ ہے۔

۵- اس واقعہ سے غرباء و مساکین سے قربت ظاہر کرنا مقصود تھا۔

ورنہ آپ کی شان مالک کو نین بالکل مسلمہ ہے، جس پر بالکل آنچ نہیں آسکتی ہے۔

مالک کو نین ہیں، خواہ پاس کچھ رکھتے نہیں

(ب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازواج مطہرات کو نصیحتیں:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازواج مطہرات کو درج ذیل نصیحتیں فرمائیں گئیں:

۱- تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اس لیے تم اپنے آپ کو پرہیزگار بناؤ اور برائیوں سے دور رکھو۔

۲- ان کی عظمت و شان کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا: اے نبی کی بیویو! تم میں سے جس نے کھلی ہوئی

معصیت کا کام کیا، تو اب سے دہرا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

۳-۱ اے نبی کی بیویوں تمہارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ تم ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج سے دستبردار ہو کر کسی اور سے نکاح کرو اور حیاء کو اپنے اوپر لازم کرو۔ بلا ضرورت تم اپنے گھر سے نہ نکلو، اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتی رہو اور جہنم میں جانے کے کام مت کرو۔

سوال نمبر 3: یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا من قدم بمعنی تقدم ای لا تقدموا بقول ولا فعل بین یدی اللہ ورسولہ المبلغ عنہ بغير اذنہما واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم بفعلکم

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول بیان کریں؟

(ب) کیا یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف حیات ظاہری میں تھا یا اب بھی ہے؟ اگر ہے تو کیسے؟

نیز اس جرم کی سزا کیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے ایمان والو! تم آگے نہ بڑھو، یہ لفظ "تقدم" سے ماخوذ ہے اور تقدم کا معنی ہے: تم عملی طور پر اور زبانی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کرنے والے ہیں، ان کو دونوں کی اجازت کے بغیر ایسا نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

آیت کا شان نزول:

چند شخصوں نے عید الفصحی کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی، ان کو حکم دیا گیا کہ وہ دوبارہ قربانی کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو۔

(ب) بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کا حکم تا قیامت:

خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنون کی حد تک عقیدت و محبت کا نام ایمان ہے، اس عقیدت کا تقاضا ہے کہ انسان تا حیات بلکہ تا قیامت لوگ آپ کے آداب کو پیش نظر رکھیں اور بجالائیں۔ جب آپ کا اسم گرامی لیا جائے، تو آپ کی بارگاہ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کیا جائے، اذان سنتے وقت ادباً انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے جائیں، نعت پڑھی جائے یا سنی جائے، تو آپ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور اگر مدینہ طیبہ میں حاضری کا موقع ملے تو سر کے بل چل کر حاضری کو یقینی مغفرت کا ذریعہ بنائے، بکثرت آپ کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کیا جائے اور آپ کے فضائل و کمالات بھی آپ کے عشق میں

ذوب کر بیان کیے جائیں۔

سوال نمبر 4: یا ایہا النفس المطمئنة الآمنة وہی المؤمنة ارجعی الی ربك بقال لها ذالك عند الموت ای ارجعی الی امرہ و ارادته راضیة بالثواب مرضیة عند اللہ بعملک ای جامعۃ بین الوصفین و ہما حالان و یقال لها فی القیامۃ

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ عبارت سے مفسر کی غرض کی وضاحت کریں؟
(ب) سورہ زلزال کا خلاصہ بیان کریں؟ سورہ نصر کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل کرنا شروع کر دیا تھا؟ اور کیوں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے اطمینان والی روح (اور یہ روح مومن ہے) تو اپنے پروردگار کے جو ارحمت کی طرف چل (اس کو یہ بوقت موت کہا جائے گا یعنی اللہ تعالیٰ کے امر اور ارادہ کی طرف واپس لوٹ) اس طرح سے کہ تو اس (کے ثواب سے) خوش اور وہ تجھ سے خوش (یعنی عند اللہ تیرے عمل پسندیدہ یعنی وہ روح ہر دو وصف کو جامع ہوگی اور یہ دونوں ترکیب میں حال ہیں اور قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا)

خط کشیدہ کی غرض:

ہما حالان سے مفسر ترکیب بیان کر رہے کہ ہما ضمیر کا مرجع امر اور ارادہ دونوں ہیں، اور ارضیۃ مرضیۃ یہ دونوں لفظ حال واقع ہو رہے ہیں۔

(ب) سورہ زلزال کا خلاصہ:

جب زمین میں زلزلہ آئے گا یعنی قیامت قائم ہونے کے وقت حرکت دی جائے گی، جس میں خوب شدت ہوگی، زمین اپنے بوجھ یعنی خزانوں کو باہر نکال دے گی، مردوں کو بھی اپنے اندر سے باہر کر دے گی، اس موقع پر انسان کہے گا یعنی کافر لوگ کہیں گے: یہ کیا ہو گیا ہے؟ گویا وہ ایسی حرکت کا انکار کریں گے، اس دن زمین خود خبریں بیان کرے گی کہ اس پر کیا اچھا یا برا کام کیا گیا؟ اس دن یہ ہر انسان کے خلاف گواہی دے گی، ہر کام جو اس پر کیا گیا ہوگا، وہ حساب دینے کے لیے لوگ ایک مقام پر جمع ہوں گے، اس دن جو آدمی دائیں ہاتھ کو اختیار کرے گا، وہ جنت میں جائے گا اور جو بائیں ہاتھ کو اختیار کرے گا، وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جنت اور جہنم کو لوگ اپنی اپنی جگہ میں ملاحظہ کر لیں گے، جس آدمی نے اچھا ذرہ بھر یعنی چیونٹی کی مثل عمل کیا ہوگا، وہ اپنا ثواب وصول کرے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کا ارتکاب کیا ہوگا، وہ اس کی سزا بھگت لے گا۔

سورت نصر کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

ویسے تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالاتے تھے اور شکر و استغفار بکثرت کرتے تھے، مگر سورہ نصر کے نزول کے بعد آپ کے طرز عمل میں کثرت کی تبدیلی آگئی تھی۔ آپ بکثرت یہ الفاظ پڑھتے تھے: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، اس وظیفہ میں کثرت کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو یقین ہو گیا تھا دین اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب انتقال کا وقت قریب آپ پہنچا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ماہ ربیع الاول میں ۱۰ھ میں ہوا۔

☆☆☆☆☆

ادارہ ضیاء السنۃ
قرآن مجید تفسیر و احادیث
نزد مسجد عثمانیہ، والی احمدیون بوہڑ گیٹ ملتان
0306-6521197, 0333-6142767

H-M-HASNAINI-SADU

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1: عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقتلوا الحيات واقتلوا اذا الطفتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويستسقطان الحبل قال عبد الله فبينا انا اطارد حية اقتلها ناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الحيات فقال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهن العوامر

(الف) حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں؟ $۲۰ = ۱۰ + ۱۰$

(ب) خرگوش، شیر اور گوہ میں سے کسی دو کے بارے میں وارد شدہ احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

 $۱۰ = ۵ + ۵$

سوال نمبر 2: عن بريدة قال كنا في الجاهلية اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاة ولبطخ راسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح الشاة يوم السابع ونحلق راسه ونلطحه بزعفران

(الف) اعراب لگا کر حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں؟ $۲۰ = ۵ + ۵ + ۱۰$ (ب) عقیقہ کا حکم بیان کریں نیز احادیث مبارکہ کی روشنی میں عقیقہ کے فوائد سپرد قلم کریں؟ $۱۰ = ۶ + ۴$

سوال نمبر 3: عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ اهله

الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وكان يقول انه ليرتو فواد الحزين

ويسرو عن فواد السقيم كما تسرو احداكن الوسخ بالماء عن وجهها

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں اور الونک کی تعریف کریں؟ $۱۵ = ۵ + ۱۰$

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت قلم بند کریں؟ $۱۵ = ۸ + ۷$

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4: المتواتر لغة هو اسم فاعل مشتق من التواتر ای التابع تقول تواتر المطر

ای تابع نزولہ

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں اور حدیث متواتر کی اصطلاحی تعریف کریں؟ $۱۰ = ۵ + ۵$

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ $۱۰ = ۵ + ۵$

سوال نمبر 5: (الف) حدیث صحیح کی تعریف اسکی شرائط اور اس کا حکم بیان کریں؟ $۱۰ = ۳ + ۳ + ۳$

(ب) نسخ کا معنی لکھیں نیز بتائیں کہ کتنے اور کون کون سے امور کے ذریعے نسخ و منسوخ حدیث کی

پہچان ہو سکتی ہے؟ $۱۰ = ۵ + ۵$

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کوئی سی چار اصطلاحات کی تعریف کریں؟ $۲۰ = ۵ \times ۴$

(الف) عزیز (ب) غریب نسبی (ج) حسن (د) صحیح لغیرہ (ه) حسن لغیرہ (و) مختلف الحدیث

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر 1: عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقتلوا الحيات

واقتلوا اذا الطفتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويستسقطان الجبل قال عبد الله فينا

انا اطارد حية اقلها ناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

امر يقتل الحيات فقال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهن العوامر

(الف) حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) خرگوش، بئیر اور گوہ میں سے کسی دو کے بارے میں وارد شدہ احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ہوئے سنا: تم سانپ کو ہلاک کر دیا کرو، تم دودھاری سانپوں کو ہلاک کر دیا کرو، کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں ایک سانپ کو ہلاک کرنے کے لیے اس کا تعاقب کر رہا تھا، تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: تم اسے مت ہلاک کرو، میں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے، انہوں نے جواب میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے، اور یہ گھر میں رہنے والا ہے۔

تشریح:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے گھر میں رہنے والے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع نہیں کیا تھا، بلکہ آپ نے فرمایا: تم ابتر اور دودھاری سانپ کو ہلاک کر دیا کرو، مگر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا تھا، کیونکہ وہ گھر میں آتے جاتے تھے۔ لہذا جب تک سانپ نقصان نہ پہنچائے، اسے ہلاک نہ کیا جائے گا۔

(ب) ۱- خرگوش کے بارے میں حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مقام ”مر الظہر ان“ پر ہم ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے، میں نے اسے پکڑ لیا، اسے لیکر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اس کی دونوں ٹانگیں اور پچھلا حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے اسے قبول کیا۔

۲- گوہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوہ نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

سوال نمبر 2: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَدِدْنَا لَأَحْدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطِخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَخْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطِخُهُ بِزَعْفَرَانَ

(الف) اعراب لگا کر حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) عقیقہ کا حکم بیان کریں نیز احادیث مبارکہ کی روشنی میں عقیقہ کے فوائد سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں، ترجمہ درج ذیل ہے:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: زمانہ جاہلیت میں ہم میں سے جب کسی کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کے لیے ایک بکری ذبح کی جاتی تھی، اس کا سر موٹھا جاتا تھا، اس کا سر خون سے رنگ دیا جاتا تھا، مگر جب اسلام آیا تو پھر ہم ساتویں دن عقیقہ کرتے، اس کے سر کے بال موٹھتے اور پھر اس کا سر زعفران سے رنگ دیتے۔

تشریح:

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل لوگ جاہلیت میں پھنس کر جو رسومات قائم کرتے تھے، تو اسلام نے واضح طور پر انہیں غلط قرار دیا۔ صحابی رسول سے منقول ہے: پہلے جب ہم عقیقہ کرتے تو اس جانور کے خون سے اس بچے کا سر رنگ دیتے تھے، مگر اسلام کے آنے پر یہ رسم ختم ہو گئی، اب ہم بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرتے ہیں، بچے کا سر موٹھتے ہیں، اس کا سر خون سے نہیں بلکہ زعفران سے رنگتے ہیں اور آج بھی عقیقہ کا اسلامی طریقہ یہی ہے۔

(ب) عقیقہ کا شرعی حکم:

بچے کی پیدائش پر ساتویں دن عقیقہ کرنا اور بال موٹھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

عقیقہ کے فوائد:

عقیقہ کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

- ۱- ایک مسنون رسم پر عمل ہو جاتا ہے۔
- ۲- صدقہ و خیرات کا سبب بنتا ہے۔
- ۳- افراد خانہ میں اضافہ کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔
- ۴- غرباء و مساکین کے لیے خورد و نوش کا اہتمام ہو جاتا ہے۔
- ۵- اہل خانہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔
- ۶- لوگوں میں صدقہ و خیرات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ اهله

الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وكان يقول انه ليرتو فواد الحزين

ويسرو عن فواد السقيم كما تسرو احداكن الوسخ بالماء عن وجهها

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ و تشریح کریں اور الوعک کی تعریف کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت قلم بند کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو تپ دق آتا تو آپ ”حساء“ تیار کرنے کا حکم دیتے ”حساء“ تیار کیا جاتا پھر آپ ان کو تھوڑا تھوڑا پینے کا حکم فرماتے تو وہ اس میں سے پیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”حساء“ عمگین کے دل کو تقویت دیتا ہے اور مریض کے دل سے اسی طرح تکلیف دور کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی پانی کے ذریعے اپنے چہرے سے میلہ دیر کرتا ہے۔

”الوعک“ کی تعریف: اس سے مراد ”تپ دق“ یعنی ایسا بخار جس کی وجہ سے آدمی کا جسم خوب گرم ہو جائے یعنی شدید بخار۔

خط کشیدہ کی وضاحت: لفظ ”الحساء“ سے مراد ”شراب“ یا ”بخنی“ خواہ وہ سبزی کی ہو یا گوشت وغیرہ کی۔ سخت بخار کی صورت میں شوربا کا استعمال نہایت مفید ہے ایک طرف اس سے آرام و شفاء حاصل ہو جاتی ہے اور دوسری طرف اس سے کمزوری و ضعف کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور قوت و طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4: المتواتر لغة هو اسم فاعل مشتق من التواتر ای التابع تقول تواتر المطر

ای التابع نزوله

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں اور حدیث متواتر کی اصطلاحی تعریف کریں؟

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

لغوی اعتبار سے لفظ ”متواتر“ تواتر سے مشتق ہے، جو (واحد مذکر) اسم فاعل ثلاثی مزید از باب تفاعل کا صیغہ ہے بمعنی تابع (پیروی کرنا) جیسے تو کہے: تواتر المطر یعنی بارش کا نزول مسلسل ہوا۔

حدیث متواتر کی اصطلاحی تعریف:

وہ حدیث ہے، جس کے ہر دور میں اتنے زیادہ راوی ہوں، جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عاۃً محال ہو۔

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور اس کا حکم:

جو حدیث دو سے زائد طرق سے مروی ہو، اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو (غریب، عزیز اور مشہور ان

میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے)۔

خبر مشہور کا حکم: عقائد قطعیہ صرف حدیث متواتر سے ثابت ہو سکتے ہیں، مگر خبر مشہور سے عقائد ظنیہ، احکام شرعیہ اور فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 5: (الف) حدیث صحیح کی تعریف اس کی شرائط اور اس کا حکم بیان کریں؟
(ب) نسخ کا معنی لکھیں نیز بتائیں کہ کتنے اور کون کون سے امور کے ذریعے نسخ و منسوخ حدیث کی پہچان ہو سکتی ہے؟

جواب: (الف) حدیث صحیح کی تعریف، اس کی شرائط اور اس کا حکم:
تعریف: لغت میں صحیح، سقیم کے مقابلہ میں ہے اور حقیقت میں اس کا تعلق جسم سے ہے اور دیگر معانی میں اس کا استعمال مجاز ہے۔

شرائط: حدیث کی شرائط پانچ ہیں، جو درج ذیل ہیں:
(۱) اتصال سند (۲) راویوں کا عادل ہونا (۳) راویوں کا قابل ضبط ہونا (۴) عدم علت (۵) حدیث کا شاذ نہ ہونا۔

حکم: حدیث صحیح پر عمل واجب ہے، اس پر علماء حدیث، قابل اعتماد اصولیوں اور فقہاء کا اجماع ہے۔ یہ شرعی دلائل میں سے ایک دلیل، کسی مسلمان کے لیے اس پر عمل نہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔
(ب) نسخ و منسوخ کا معنی:

ازالہ، اسی سے ہے: نسخت الشمس الظل (یعنی آفتاب سے سایہ کو زائل کر دیا) یہ نقل کے معنی میں ہے کہ جب تحریر کو دوسری جگہ نقل کیا جائے۔

وہ امور جن سے نسخ و منسوخ کی پہچان ہو سکتی ہے:
درج ذیل امور سے نسخ اور منسوخ کی پہچان حاصل ہو سکتی ہے:

۱- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمان سے، جیسے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں منقول ہے: میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، پس اب تم ان کی زیارت کر سکتے ہو، یہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

۲- صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے قول سے، جس طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: کان اخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دو کاموں میں سے ایک آگ کو چھونے والی چیز کے استعمال سے وضو کا ٹوٹنا ہے)

۳- معرفت تاریخ سے جیسے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے: افطر

الحاجم والمحجوم یعنی سبکی لگانے والے اور سبکی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا مگر بعد میں فرمایا: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو محرم صائم یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبکی لگوائی احرام کی حالت میں جب کہ آپ نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا۔

۳- دلالت اجماع سے جیسے حدیث میں ہے: من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه یعنی جو آدمی شراب پئے، اسے تم کوڑے لگاؤ، اگر وہ چوتھی بار بھی شراب پیتا ہے تم اسے قتل کر دو، مگر اس حدیث کا حکم بعد میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

(الف) عزیز (ب) غریب نسبی (ج) حسن (د) صحیح لغیرہ (ه) حسن لغیرہ (و) مختلف الحدیث

جواب: اصطلاحات حدیث کی تعریفات:

۱- عزیز: وہ حدیث ہے، جس کے راوی تمام طبقات سند میں دو سے کم نہ ہوں۔

۲- غریب نسبی: جس حدیث کی سند کے درمیان غرابت ہو یعنی آغاز سند میں ایک سے زیادہ راوی

روایت کریں، پھر ان میں سے صرف ایک راوی روایت کریں۔

۳- حسن: حسن حدیث کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے، مگر امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

حسن وہ حدیث ہے جسے روایت کیا جائے تو اس کی سند میں ایسا راوی نہ ہو، جس پر جھوٹ کی تہمت ہو، یہ

حدیث شاذ بھی نہ ہو اور وہ اسی طریقے پر متعدد طرق سے مروی ہو۔

۴- صحیح لغیرہ: جب حسن لذاتہ کو کسی دوسرے طریق کے ساتھ روایت کیا جائے، جو اس کی مثل، یا اس

سے زیادہ قوی ہو۔

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

تیسرا پرچہ: فقہ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول..... بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے کوئی دس آداب تحریر کریں؟ ۲۰

(ب) کن صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے؟ ۵

سوال نمبر 2: (الف) قرآن پاک پڑھنے کے آداب تحریر کریں؟ ۱۲

(ب) بہار شریعت میں مذکور احادیث پاک کی روشنی میں انگٹھی پہننے کے آداب لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 3: (الف) مرد و عورت کے لیے ریشم کے استعمال کا حکم شرعی بیان کریں اور اس کے جواز کی

حد بھی تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) لباس کس صورت میں فرض، مباح اور مستحب ہے؟ نیز لباس التقویٰ سے کیا مراد ہے؟ اور

کپڑے کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟ ۱۵

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: تقلید کی تعریف کریں اور مسائل تقلید کی وضاحت کریں؟ نیز قرآن و حدیث کی روشنی میں

اس پر مفصل نوٹ لکھیں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

سوال نمبر 5: (الف) نماز تراویح کی وجہ تسمیہ و فضیلت بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) دلائل سے ثابت کریں کہ تراویح کی بیس رکعات ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 6: (الف) عورت اور مرد کی نماز میں کن کن چیزوں کا فرق ہے؟ ۱۰

(ب) امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہی خدمات پر جامع نوٹ لکھیں۔ ۱۵

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

تیسرا پرچہ: فقہ

حصہ اول..... بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے کوئی دس آداب تحریر کریں؟
(ب) کن صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے؟

جواب: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب:

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ (۲) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔ (۳) کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیے سے صاف کرنا، تاکہ کھانے کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔ (۴) کھانے سے قبل، پہلے جوانوں کے ہاتھ دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد بوڑھوں کے پہلے ہاتھ دھلائے جائیں۔ (۵) جوانوں جیسا حکم علماء و مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ (۶) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کھانا شروع کیا جائے، بِسْمِ اللّٰهِ بھول جانے کی صورت میں جب بھی یاد آئے پڑھ لی جائے۔ (۷) کھانا ختم کرنے کے بعد الحمد للہ پڑھا جائے۔ (۸) بِسْمِ اللّٰهِ بلند آواز سے پڑھی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کا پڑھنا یاد آجائے۔ (۹) ہاتھ روٹی یا چھری سے صاف نہ کیے جائیں۔ (۱۰) ننگے سر کھانا نہ کھایا جائے، جو ادب کے خلاف ہے۔ (۱۱) کھانے کی ابتداء نمکین چیز سے کی جائے۔

(ب) جھوٹ بولنے کے جواز کی تین صورتیں:

تین صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے:

۱- میدان جنگ میں دشمن کے وار یا ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے۔

۲- دو مسلمانوں کے درمیان صلح کراتے وقت۔

۳- اپنی ناراض بیوی کو خوش کرنے کے لیے۔

سوال نمبر 2: (الف) قرآن پاک پڑھنے کے آداب تحریر کریں؟

(ب) بہار شریعت میں مذکور احادیث پاک کی روشنی میں انگلی پھیننے کے آداب لکھیں؟

جواب: (الف) تلاوت قرآن کے آداب:

تلاوت قرآن کے کثیر آداب ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱- قرآن کریم کو با وضو پڑھنا، (۲) خوش آوازی سے قرآن پڑھنا، (۳) معروف قرأت میں تلاوت کرنا، (۴) معروف و شاذ دونوں قرأتوں میں تلاوت کرنا مکروہ ہے، (۵) دوران تلاوت کہیں جانا پڑ جائے، تو قرآن کو بند کر دینا، (۶) قرآن کریم کو بلند جگہ رکھ کر پڑھنا، (۷) فراغت تلاوت پر قرآن کو غلاف میں بند کر کے رکھنا، (۸) قرآن کے اوپر کوئی چیز نہ رکھنا، (۹) قبلہ رخ بیٹھ کر تلاوت کرنا، (۱۰) دوران تلاوت باتوں سے احتراز کرنا، (۱۱) معافی و مفاہیم اور احکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے تلاوت کرنا۔

(ب) انگٹھی پہننے کے آداب:

مرد حضرات صرف چاندی کی انگٹھی پہن سکتے ہیں۔ مرد کے لیے سونے کی انگٹھی پہننا حرام ہے، خواتین سونے اور چاندی کی انگٹھی پہن سکتی ہیں۔ خواتین و حضرات کا پیتل، لوہا اور تانبا وغیرہ کی انگٹھی پہننا منع و حرام ہے۔ انگٹھی دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ جس میں چاہیں پہن سکتے ہیں، مگر چھنگلی انگشت میں پہنی جائے۔ انگٹھی پر اپنا نام کندہ کرنا جائز ہے۔ انگٹھی کا استعمال ان لوگوں کے لیے مسنون ہے، جو مہر لگانے کی اہلیت رکھتے ہوں مثلاً مفتی اور قاضی وغیرہ۔

سوال نمبر 3: (الف) مرد و عورت کے لیے ریشم کے استعمال کا حکم شرعی بیان کریں اور اس کے جواز کی حد بھی تحریر کریں؟

(ب) لباس کس صورت میں فرض، مباح اور مستحب ہے؟ نیز لباس التقویٰ سے کیا مراد ہے؟ اور کپڑے کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: (الف) خواتین و حضرات کے لیے ریشم کے استعمال کا شرعی حکم اور اس کے جواز کی حد:

ریشم کا استعمال مرد کے لیے حرام ہے، مگر عورت کے لیے جائز ہے، خواہ خالص ریشم ہو۔ ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں، خواہ بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حرام ہے۔ تاہم مردوں کے لیے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگلی کے برابر جائز ہے اور اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے، اس کی چوڑائی چار انگلی تک ہو اور طوالت کی انتہاء نہیں ہے۔ اسی طرح چادر، یا تہبند، یا عمامہ کے کنارے پر چار انگلی کی مقدار ریشم لگانا جائز ہے۔ تاہم اس سے زائد مقدار کا ریشم منع ہے جبکہ اس کے کنارے کی بناوٹ ریشم کی ہو، اگر سوت کی بناوٹ ہو، تو چار انگلی سے زیادہ بھی جائز ہے۔

(ب) فرض، مستحب اور مباح لباس:

اتنا لباس جس سے ستر چھپ جائے، گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچائے، ایسا کپڑا پہننا فرض ہے۔

اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہو، تو اس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ، عیدین وغیرہ کے دن عمدہ نفیس کپڑے زیب تن کرنا، مباح ہے۔

لباس التقویٰ سے مراد:

لباس التقویٰ سے مراد ایسا لباس ہے، جو نہ تو اسراف کو ظاہر کرے اور نہ ہی اس سے تکبر کی آمیزش ہو۔

کپڑے کی لبائی:

مرکوبایا پاجامہ پہننا جس کے پانچے کے اگلے حصے پشت قدم پر رہتے ہوں، مکروہ ہے۔ کپڑوں میں اسباب یعنی اتنا نچا کرنا، جبہ، پاجامہ اور تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں، ممنوع ہے۔ یہ کپڑے آدمی پنڈلی سے لیکر ٹخنے تک ہوں یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں، مگر عورتوں کو بالخصوص چوڑی دار پاجامے نہیں پہننا چاہیے، عورتوں کے پاجامے ڈھیلے ڈھالے ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں، ان کے لیے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے، اچھا ہے۔

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: تقلید کی تعریف کریں اور مسائل تقلید کی وضاحت کریں؟ نیز قرآن وحدیث کی روشنی میں اس پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: تقلید کی تعریف اور مسائل تقلید:

تقلید کی تعریف: لغوی معنی ہے گلے میں پتہ ڈالنا اور شرعی معنی ہے کہ کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل اور حجت کے عمل کرنا۔

مسائل: آئمہ اربعہ یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے۔ عقائد احکام شریعہ وفقہ میں واجب ہے، مگر عقائد میں تقلید جائز نہیں ہے۔ تقلید سے روگردانی کرنے والا گمراہ ہے۔ جس امام کا کوئی شخص مقلد ہو، وہ اس کی فقہ کا مطالعہ کرے، اپنے آپ کو ان کی فقہ کے مطابق ڈھالنے کی کامل سعی و کوشش کرے۔

قرآن وحدیث سے تقلید پر نوٹ:

قرآن سے دلیل: ارشاد بانی ہے: "تَسَابِطُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ ج" دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَبِطُونَهُ مِنْهُمْ ط" علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو ثبوت تقلید پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث سے دلیل: صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: ”تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد آئیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔“ جامع صغیر میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اہل علم بزرگوں کی پیروی اور معیت میں برکت ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے پس تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام)

سوال نمبر 5: (الف) نماز تراویح کی وجہ تسمیہ و فضیلت بیان کریں؟

(ب) دلائل سے ثابت کریں کہ تراویح کی بیس رکعات ہیں؟

جواب: (الف) نماز تراویح کی وجہ تسمیہ اور فضیلت:

تراویح، ترویجہ کی جمع ہے، جس کے معنی استراحت اور سکون کے ہیں۔ نماز تراویح کو ”تراویح“ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اس میں ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کیا جاتا ہے۔

نماز تراویح کی فضیلت:

نماز تراویح ایک عظیم الشان عبادت ہے، جس کی فضیلت میں بے شمار احادیث وارد ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں مذکور ہے: من قام رمضان ایماناً و احتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ یعنی جس آدمی نے رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا یعنی نماز تراویح ادا کی، تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(ب) بیس رکعات نماز تراویح پر دلائل:

یہ ایک ناقال تردید حقیقت ہے کہ نماز تراویح بیس رکعات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان اور موقف کی تائید میں قرآن کریم کی متعدد آیات نازل ہوئی ہیں، ان کے حوالے سے ارشاد نبوی ہے: لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی میرے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا، تو وہ عمر ہوتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود بیس رکعت نماز تراویح ادا کرنے کا اہتمام کیا۔ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھائے۔

سوال نمبر 6: (الف) عورت اور مرد کی نماز میں کن کن چیزوں کا فرق ہے؟

(ب) امام اعظم ابو حنیفہ کی فقہی خدمات پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) عورت اور مرد کی نماز میں فرق:

نماز ہر مسلمان پر فرض عین ہے، خواہ مرد ہے یا عورت۔ تاہم مرد اور عورت کی نماز میں ادائیگی کے

حوالے سے کچھ فرق ہے، اس لیے کہ عورت پر نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے پردے کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح مرد اور عورت کی نماز میں کچھ امور کا فرق ہے۔ مرد کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے جبکہ عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھائے۔ عورت دوران نماز سمٹ کر اور اپنے ستر چھپا کر ارکان نماز ادا کرے گی۔ مرد کو حکم ہے کہ وہ حالت سجدہ میں اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور نہ ہی اپنے زانوؤں کو پیٹ سے ملائے بلکہ دوران سجدہ میں اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے الگ رکھے، لیکن اس کے برعکس عورت کو حکم ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے ملا کر اور زمین سے چٹ کر نماز ادا کرے۔ عورت جب تشہد میں بیٹھے تو مردوں کی طرح دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں بچھا کر نہیں بیٹھے گی بلکہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے گی۔

(ب) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقہی خدمات:

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقہی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپ نے ایسے فقہی اصول وضع فرمائے جس کی وجہ سے آپ کی فقہ کو سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ کثیر تعداد میں محدثین اور فقہاء کرام آپ کے تلامذہ ہیں۔ امام شافعی، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ سب آپ کے فیض یافتہ ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے اجتہاد اور استنباط کے ایسے زریں اصول مقرر کیے جن کی وجہ سے آپ کا مسلک دوسرے ائمہ کے مسلک کے مقابلہ میں سب سے زیادہ عقل و آگہی کے قریب، انتہائی محتاط اور مزاج کی سب سے زیادہ رعایت کرنے والا ہے۔ چنانچہ کتاب اللہ کی رعایت، سنت نبوی کی موافقت اور اتباع صحابہ کا سب سے زیادہ عنصر اگر کسی مسلک میں پایا جاتا ہے تو وہ فقہ حنفی ہے۔ امام اعظم کے مسلک کی تمام خصوصیات اگر بیان کی جائیں تو ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ اجمالی طرز پر یوں سمجھ لیجیے کہ مثلاً نماز میں خضوع و خشوع مقصود ہوتا ہے اور خضوع و خشوع کے سب سے زیادہ قریب وہ نماز ہے جس میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین، قرأت خلف الامام اور آمین بالجہر کا ترک ہو۔ روزہ سے مقصود قہر نفس ہے دوسرے آئمہ روزہ میں عمداً کھانے پینے سے کفارہ لازم نہیں فرماتے۔ امام اعظم نے روزہ کی اس حکمت کے پیش نظر فرمایا: عمداً کھانی لینے سے بھی روزہ میں کفارہ لازم آتا ہے۔ طہارت کے باب میں نظافت اصل ہے۔ اس لیے آپ خون نکلنے سے نقص وضو کو لازم قرار دیتے ہیں۔ نابالغ احکام کا مکلف نہیں ہوتا، اس لیے آپ اس کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ٹھہراتے۔

مسک حنفی میں احتیاط بہت زیادہ ہے اور اصول حنفیہ کی روشنی میں عبادت دیگر تمام اصول کے لحاظ

سے عبادات کی جامع ہے۔ چنانچہ ایک دو چسکی دودھ پی لینے سے رضاعت کا ثبوت، وتر کا وجوب اور تین رکعات کے ساتھ اس کی تعیین اور قربانی کی تین دن کے ساتھ تجدید وغیرہ وہ مثالیں ہیں جن سے امام اعظم کے عظیم تفقہ اور دین کے معاملہ میں گہری احتیاط کا پتہ چلتا ہے۔

دنیا بھر کے مدارس میں آپ کی فقہ پڑھائی جاتی ہے، حنفی حضرات کی تعداد دیگر تمام آئمہ کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ہر دور میں فقہاء احناف کی کثرت رہی ہے۔ اولیاء، صالحین اور مشائخ کا تعلق احناف سے ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASADI

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: اجماع هذه الامة بعد ماتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى فروع الدين حجة موجبة للعمل بها شرعا كرامة لهذه الامة ثم الاجماع على اربعة اقسام اجماع الصحابة رضى الله عنهم على حكم الحادثة نصا

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اجماع کی چاروں قسمیں قوت میں برابر ہیں یا نہیں؟

تفصیلاً جواب دیں۔ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) اجماع کی مذکورہ چاروں اقسام کی تشریح و توضیح اصول الشاشی کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟

۲۰=۴×۵

سوال نمبر 2: ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ نَوْعٌ مِنَ الْإِجْمَاعِ وَهُوَ عَدَمُ الْقَائِلِ بِالْفَضْلِ وَذَلِكَ نَوْعَانِ أَحَدُهُمَا مَا إِذَا كَانَ مَنَشَأَ الْخِلَافِ فِي الْفَضْلَيْنِ وَاحِدًا وَالثَّانِي مَا إِذَا كَانَ الْمَنَشَأَ مُخْتَلِفًا (الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، اور بتائیں کہ مذکورہ دو قسموں میں سے کون سی قسم حجت

ہے اور کون سی قسم حجت نہیں؟ ۲۰=۵+۵+۱۰

(ب) قسم اول کی مثال دیکر اس طرح وضاحت کریں کہ مصنف کی مراد واضح ہو جائے؟ ۱۰

سوال نمبر 3: القياس حجة حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوّه من الدليل

فى الحادثة وقد ورد فى ذلك الاخبار والاثار قال عليه الصلوة والسلام لمعاذ بن جبل

حين بعثه الى اليمن قال بم تقضى يا معاذ قال بكتاب الله قال فان لم تجد قال بسنة

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان لم تجد قال اجتهد برأى فصوبه رسول الله

صلى الله عليه وسلم فقال الحمد لله الذى وفق رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم

علی ما یحب ویرضاه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اسکی تشریح و توضیح قلمبند کریں؟ $۲۰ = ۱۰ + ۱۰$

(ب) صحت قیاس کی کتنی شرطیں ہیں؟ آپ ان میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟ $۱۰ = ۵ + ۵$

سوال نمبر 4: القیاس الشرعی ہو ترتب الحکم فی غیر المنصوص علیہ علی معنی
هو علة لذلك الحکم فی المنصوص علیہ ثم انما يعرف کون المعنی علة بالکتاب
وبالسنة وبالاجماع وبالاجتهاد وبالاستنباط

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور قیاس کے بعد شرعی کی قید لگانے کا فائدہ تفصیلاً تحریر کریں؟

$۲۰ = ۱۰ + ۱۰$

(ب) درج ذیل میں سے کسی دو اصطلاحات کی تعریف کریں؟ $۱۰ = ۵ + ۵$

اجماع مرکب، الوضع، النقص

☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1: اجماع هذه الامة بعد ماتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى فروع
الدين حجة موجبة للعمل بها شرعا كرامة لهذه الامة ثم الاجماع على اربعة اقسام
اجماع الصحابة رضی الله عنهم علی حکم الحادثة نصا

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اجماع کی چاروں قسمیں قوت میں برابر ہیں یا نہیں؟

تفصیلاً جواب دیں۔

(ب) اجماع کی مذکورہ چاروں اقسام کی تشریح و توضیح اصول الشاشی کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس امت کا فروع دین میں اجماع حجت ہے، جس پر
عمل کرنا واجب ہے اور یہ اس امت کی کرامت و شرافت کی وجہ سے ہے۔ پھر اجماع کی چار اقسام ہیں۔
صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع۔

اجماع کی اقسام:

اجماع کی چاروں اقسام قوت میں برابر نہیں ہیں، کیونکہ پہلی قسم کا اجماع اعتقاد اور عمل کے اعتبار سے

قرآن کریم کی آیت کے حکم کی مثل ہے۔ دوسری قسم کا اجماع حدیث متواتر کی طرح قطعی ہوتا ہے۔ تیسری قسم کا اجماع حدیث مشہور کی طرح ہے، جس سے علم طمانیت حاصل ہوتا ہے، مگر علم یقین حاصل نہیں ہوتا۔ پھر چوتھی قسم کا اجماع، جو اسلاف کے کسی ایک قول پر ہوتا ہے، خبر واحد کی طرح ہوتا ہے، جس پر عمل واجب ہوتا ہے لیکن علم واجب نہیں ہوتا۔

(ب) اجماع کی چاروں اقسام کی وضاحت:

اجماع کی پہلی قسم سب سے زیادہ قوی ہے، اس لیے یہ اعتقاد و عمل کے اعتبار سے ہوتا ہے اور اس پر عمل قرآنی آیت کی طرح ضروری و لازم ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے اجماع پر عمل متواتر روایت کی طرح ضروری و قطعی ہوتا ہے۔ تیسرے اجماع کی بنیاد خبر مشہور کی مثل ہوتی ہے جس میں دوسری قسم سے زیادہ قوت ہوتی ہے۔ تیسری قسم کے اجماع کی بنیاد اسلاف میں سے کسی اہم شخصیت کا قول ہوتا ہے اور اس پر عمل بھی لازم و ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: ثم بعد ذلك نوع من الاجماع وهو عدم القائل بالفصل وذلك نوعان احدهما ما اذا كان منشا الخلاف في الفصلين واحدا والثاني ما اذا كان المنشا مختلفا (الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، اور بتائیں کہ مذکورہ دو قسموں میں سے کون سی قسم حجت ہے اور کون سی قسم حجت نہیں؟

(ب) قسم اول کی مثال دیکر اس طرح وضاحت کریں کہ مصنف کی مراد واضح ہو جائے۔

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

اس کے بعد اجماع کی ایک اور قسم ہے، وہ عدم القائل بالفصل ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں: پہلی دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک ہو اور دوسری دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو۔

اجماع کی کون سی قسم حجت ہے:

عبارت میں مذکور اجماع کی دو اقسام ہیں، ان کا حکم مختلف ہے۔ ان میں سے پہلی قسم حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم حجت نہیں بن سکتی۔

(ب) اجماع کی دونوں اقسام کی مثالوں سے وضاحت:

نمبر 1: منشاء اختلاف دونوں مسئلوں کا ایک ہو جیسے ہمارے نزدیک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ تعلق شرط کے جانے پر سب بنتی ہے تو طلاق یا عتاق کو ملک یا سبب ملک سے معلق کرنا صحیح ہے اور جب ہم نے ثابت کیا کہ اگر کسی اسم موصوف پر اس کی صفت کے ساتھ حکم لگایا جائے تو ضروری نہیں کہ اس کی تعلق میں بھی صفت

کا لحاظ رکھا جائے تو آزاد عورت سے نکاح کی طاقت رکھنا لوٹڈی سے نکاح کے جواز کے خلاف نہیں ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط اسی قاعدے کے تحت ثابت کی ہے۔ اسی طرح جب اس قاعدے سے آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود مسلمان لوٹڈی سے نکاح درست ہے تو کتابیہ لوٹڈی سے بھی جائز ہے کیونکہ ماننے والے دونوں کو مانتے ہیں اور نہ ماننے والے بھی دونوں کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2: منشاء اختلاف دونوں کا ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو جیسے جب تے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو بیع فاسد سے بھی ملک ثابت ہوگی کیونکہ جن کے نزدیک تے ناقض وضو ہے وہ بیع فاسد سے ملک کا حصول بھی مانتے ہیں اور جو ایک کو نہیں مانتے وہ دوسرے کو بھی نہیں مانتے۔

اسی طرح یہ کہنا کہ قتل عمد سے قصاص لازم آتا ہے اور تے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا یہ کہ تے ناقض وضو نہیں اور عورت کو مس کرنا ناقض وضو ہے۔ تمام صورتوں میں اختلاف کا منشاء الگ الگ ہے۔

سوال نمبر 3: القیاس حجة حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدلیل فی الحادثة وقد ورد فی ذلك الاخبار والاثار قال علیہ الصلوۃ والسلام لمعاذ بن جبل حین بعثہ الی الیمن قال بم تقضی یا معاذ قال بکتاب اللہ قال فان لم تجد قال بسنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد قال اجتهد برأیی فصوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد لله الذی وفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یحب ویرضاه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اسکی تشریح و توضیح قلمبند کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی شرطیں ہیں؟ آپ ان میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

قیاس ایک شرعی دلیل ہے اور کسی مسئلہ میں اس پر عمل اس وقت واجب ہوگا، جب اسے اوپر کی کوئی دلیل نہ پائی جائے گی۔ قیاس حدیث سے ثابت ہے اور اس مسئلہ میں صحابہ کرام اور تابعین کی روایات ملتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا، تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، آپ نے فرمایا: اگر تم نے اس میں حل نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا: رسول اللہ کی سنت سے، آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں بھی نہ پاؤ تو؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کو صحیح قرار دیا، پھر آپ نے خوش ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس نے اپنے رسول کے نمائندہ کو اپنی پسندیدہ بات کی توفیق عطا کی ہے۔

تشریح و توضیح:

جب کسی درپیش مسئلہ کا حل نہ ملتا ہو، تو قیاس سے کام لینا اور اجتہاد کرنے کا جواز موجود ہے۔ قیاس کے حجت ہونے پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین بلکہ ہر دور کے فقہاء و علماء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ اگر قیاس کو حجت تسلیم نہ کیا جائے، تو بہت سے مسائل میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اگر بالفرض قیاس منع ہوتا اور یہ حجت نہ ہوتا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کبھی اس کی جرأت نہ کرتے۔ پھر زبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی رائے کی تائید و تصدیق اس کے حجت ہونے پر عظیم الشان دلیل ہے۔ جس طرح حدیث کی وجہ سے قرآن ناقص نہیں ہو سکتا، اسی طرح فقہ اور قیاس کے حجت ہونے کی وجہ سے حدیث کا ناقص ہونا بھی لازم نہیں آتا۔

(ب) قیاس کے حجت ہونے کی شرائط:

بلاشبہ قیاس حجت ہے، اس پر کثیر دلائل موجود ہیں، تاہم اس کے حجت ہونے کی پانچ شرائط ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

- 1- قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔
 - 2- قیاس نص کے احکام میں سے کسی حکم کی تبدیلی کو محضمن نہ ہو۔
 - 3- جس حکم کو متعدی کیا گیا ہو وہ ایسا حکم ہو جس کی علت معقول المعنی ہو، ایسا نہ ہو کہ اس کی علت ہی عقل میں نہ آنے والی ہو۔
 - 4- علت بیان کرنا حکم شرعی کے لیے ہو، نہ کہ حکم لغوی کے لیے۔
 - 5- فرع پر کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔
- مذکورہ پانچوں شرطوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پہلی شرط کی وضاحت:

پہلی شرط یہ ہے کہ قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو، کیونکہ اگر وہ کسی نص کے معارض آجائے، تو یہ قیاس درست نہ ہوگا، مثلاً: حسن بن زیاد سے منقول ہے کہ ان سے کسی آدمی نے نماز میں قبضہ لگانے کا مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے بتلایا کہ قبضہ لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ تو سائل نے اس کے مقابلے میں قیاس کی صورت پیش کی کہ اگر کوئی آدمی نماز کی حالت میں پاک دامنہ عورت پر تہمت لگا دے، تو اس سے صرف نماز ٹوٹتی ہے، وضو نہیں ٹوٹتا حالانکہ تہمت لگانا نسبت قبضہ لگانے سے بھی بڑا جرم ہے، تو مصنف فرماتے ہیں: چونکہ یہ قیاس نص کے مقابلے میں ہے اس لیے یہ درست نہ ہوگا۔

عورت اپنے محرم باپ، بھائی وغیرہ کے ساتھ حج وغیرہ کے سفر پر بالاتفاق جاسکتی ہے۔ امام ابوحنیفہ

رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بغیر محرم کے حج وغیرہ کا سفر نہیں کر سکتی، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بااعتماد امین عورتوں کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس لیے کہ جس طرح محرم کے ساتھ جانے سے اپنے نفس پر اعتماد اور فتنے سے امن ہوتا ہے اسی طرح امین عورتوں کے ساتھ جانے سے بھی اعتماد اور فتنے سے امن حاصل ہوتا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ یہ قیاس نص کے مقابلے میں ہے اس لیے درست نہیں اور نص وہ حدیث ہے جو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: (لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر فوق ثلاثة ایام و لیالیها الا ومعها ابوہا او زوجہا او ذو رحم محرّم منها)

سوال نمبر 4: القیاس الشرعی ہو ترتب الحکم فی غیر المنصوص علیہ علی معنی ہو علة لذلك الحکم فی المنصوص علیہ ثم انما يعرف کون المعنی علة بالکتاب وبالسنۃ وبالاجماع وبالاجتهاد وبالاستنباط

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور قیاس کے بعد شرعی کی قید لگانے کا فائدہ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

اجماع مرکب، الوضع، النقص

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

قیاس شرعی یہ ہے کہ کسی منصوص علیہ کے حکم کو اس معنی کی بنیاد پر، جو اس حکم کے لیے علت بنتا ہے غیر منصوص کے لیے ثابت کیا جائے، اس معنی کا علت ہونا قرآن کریم، سنت رسول، اجماع، اجتہاد اور استنباط سے ثابت ہوتا ہے۔

قیاس شرعی میں شرعی کی قید کا فائدہ:

فقہاء نے قیاس کی متعدد تعریفیں کی ہیں، بعض نے یہ تعریف کی ہے: "تعدیة الحکم من الاصل الی الفرع لعلۃ متحدة بینہما" (اصل کا حکم فرع کی طرف پہنچانا دونوں میں علت کے متحد ہونے کی وجہ سے)

صاحب کتاب نے اس کی تعریف یہ کی ہے: "هو ترتب الحکم فی غیر المنصوص علیہ علی معنای هو علة لذلك الحکم فی المنصوص علیہ" (کسی غیر منصوص پر وہ حکم مرتب کر دینا جو منصوص والا ہو اس معنی کا لحاظ کرتے ہوئے جو اس حکم کی علت میں ہو) علت کا ہونا کتاب اللہ سے معلوم ہو گیا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوگا، یا اجماع سے یا مجتہدین کے اجتہاد و استنباط سے معلوم ہو

گا۔ مصنف نے ہر ایک کی الگ الگ مثالیں بیان کی ہیں جن کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

کتاب اللہ سے علت کا معلوم ہونا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۖ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ رِجْلَكُمْ مِنَ الظَّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ ۙ بَعْدَهُنَّ طَوْفُؤْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ (النور: ۵۸)

اس آیت کریمہ میں گھروں میں کام کرنے والی لونڈیوں اور چھوٹے بچوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین اوقات میں گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کریں اور ان تین اوقات کے علاوہ بغیر اجازت کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اور اس کی علت کثرت طواف بیان کی گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر وقت اجازت طلب کرنے کے حرج کو کثرت طواف کی علت سے ساقط کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کثرت طواف کی علت کی وجہ سے بلی کے جوٹھے کی نجاست کے حرج کو ساقط کر دیا اور فرمایا:

ليست بنجسة فانها من الطوافين عليكم والطوافات مصنف فرماتے ہیں: علمائے کرام نے کثرت طواف کی علت کی وجہ سے گھر میں رہنے والے جانوروں کو جیسے چوہا، چھپکلی وغیرہ بلی پر قیاس کیا اور نجاست کے حرج کو ساقط کر دیا ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علت کا معلوم ہونا:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ليس الوضوء على من نام قائمًا او قاعدًا او راكعًا او ساجدًا انما الوضوء على من نام مضطجعاً استرخت مفاصله۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے ٹوٹنے کی علت خود بیان فرمادی ہے وہ "استرخت مفاصله" (جوڑوں کا ڈھیلا ہونا) ہے چنانچہ جس نیند میں یہ علت پائی جائے گی وہ ناقض وضو ہوگی جیسے ٹیک لگا کر یا تکیہ لگا کر اس طرح سونا کہ اگر اس سہارے کو نکال دیا جائے تو انسان گر جائے اور یہی علت بے ہوشی اور نشے کی حالت میں بھی پائی جاتی ہے، تو ان حالتوں میں وضو باطل ہو جائے گا۔

2- حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش رضی اللہ عنہا نے استحاضہ کے خون کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں بہت کثرت سے یہ خون آتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توضع و صلی وان قطر الدم على الحصى قطرًا فانہ دم عرق انفجر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خون بہنے کو وجوب وضو کی علت قرار دیا ہے تو یہی علت سیبگی

لگوانے یا زخم وغیرہ کی وجہ سے پائی جائے، تو تب بھی وضو باطل ہو جائے گا۔

اجماع سے علت کا معلوم ہونا:

نابالغ بچے کی ولایت باپ کو حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اس میں علت صغریٰ ہے اور یہی علت نابالغ بچی میں پائی جاتی ہے، تو اس کی ولایت بھی باپ کو حاصل ہوگی۔ لڑکے کا عقل کے ساتھ بالغ ہونے پر باپ کی ولایت ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح لڑکی کے بالغ ہونے پر بھی باپ کی ولایت ختم ہو جاتی ہے۔

(ب) اصطلاحات اصول فقہ کی تعریفات:

۱- اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ کے حکم پر مجتہدین متفق ہو جائیں، مگر حکم کی علت میں ان کے درمیان اختلاف باقی رہے، تو یہ اجماع مرکب ہے۔

۲- الوضع: الوضع کا مطلب یہ ہے کہ علت کو ایسا وصف قرار دیا جائے، جو اس حکم کے لائق نہیں۔

۳- النقض: النقض کا مطلب یہ ہے کہ علت پائی جائے لیکن اس سے ثابت ہونے والے حکم کو کسی

وجہ سے اس سے الگ کر دیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASHIAMI

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبينات الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

پانچواں پرچہ: علم المیراث

مجموع الدرجات: ۱۰۰

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

نوٹ: کوئی سے پانچ سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: علم میراث کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت اور فضیلت بیان کریں؟ ۵+۵+۵+۵

۲۰=

سوال نمبر 2: عصبہ کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟ نیز اقسام عصبہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۵+۵

سوال نمبر 3: درج ذیل درثاء میں سے کسی دو کے احوال بیان کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۱- والد، ۲- بیٹی، ۳- سگی بہن

سوال نمبر 4: "تصحیح" کی تعریف کریں؟ نیز اس سے متعلق دو قوانین مع امثلہ تحریر کریں؟

۲۰=۱۶+۴

سوال نمبر 5: موانع ارث کتنے اور کون سے ہیں؟ ہر ایک کو تفصیل سے بیان کریں؟ ۲۰=۵×۴

سوال نمبر 6: درج ذیل مسائل میں سے صرف دو کو حل کریں؟ ۲۰=۱۰×۲

_____ میت

(الف) ماں باپ بیوی

_____ میت

(ب) اخیانی بھائی بیٹا

_____ میت

(ج) تین بیٹیاں چچا

_____ میت

(د) بیٹی پوتی باپ

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

پانچواں پرچہ: علم المیراث

سوال نمبر 1: علم میراث کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت اور فضیلت بیان کریں؟

جواب: علم میراث کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت:

علم میراث کی تعریف: فرائض، فریضہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں مقرر حصہ، اصطلاح میں علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں، جس کے ذریعے میت کے ترکہ میں میت کے ورثاء کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔
موضوع: علم فرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہے، کیونکہ علم فرائض میں ترکہ اور وارث کے متعلق ہی بحث ہوتی ہے۔

غرض و غایت: ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا، یہ علم میراث کی غرض و غایت ہے۔
فضیلت علم الفرائض: علم الفرائض کو تمام علوم و فنون کے مقابل نصف علم قرار دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تعلموا الفرائض و علموا الناس فانها نصف العلم" تم علم میراث سیکھو اور یہ دوسروں کو سکھاؤ، کیونکہ یہ نصف علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم الفرائض کو نصف علم قرار دے کر اس کی فضیلت و اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم الفرائض کو نصف علم قرار دیا تو اس کی کئی وجوہ علماء کرام نے بیان کی ہیں: بعض علماء نے فرمایا: علم الفرائض کو اس وجہ سے نصف علم قرار دیا کہ احکام فرائض کا ثبوت صرف نصوص سے ہے، قیاس کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے بخلاف دوسرے احکام کے کہ ان میں قیاس کو بھی عمل و دخل ہے۔

بعض علماء کرام یہ توجیہ بیان فرماتے ہیں کہ احکام دو طرح کے ہیں: (1) جن کا تعلق زندہ انسان کے ساتھ ہے۔ (2) جن کا تعلق مردہ انسان کے ساتھ ہے۔ علم الفرائض کا تعلق قسم ثانی کے ساتھ ہے اس لیے اس کو نصف علم قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 2: عصبہ کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟ نیز اقسام عصبہ تحریر کریں؟

جواب: عصبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

عربی زبان میں لفظ "عصبہ" کے "پٹھے" کے آتے ہیں اور اصطلاح شرع میں عصبہ وہ شخص ہے جس کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے، بلکہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ اسی شخص کو ملے۔ اگر اصحاب فرائض نہ ہوں، تو تمام میراث کا وہ شخص نالک بن جائے گا۔ اگر ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد کچھ بھی

نہ بچے تو عصبہ مجبوب رہے گا۔ اسباب ارث میں سے مضبوط ترین سبب ارث عصبہ ہے، کیونکہ اصحاب فرانس نہ ہونے کی وجہ سے تمام جائیداد کا عصبہ ہی وارث بنتا ہے۔

اقسام عصبات:

اقسام عصبات دو ہیں:

- ۱- عصبہ نسبی: وہ شخص ہے، جسے نسبی قرابت کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو جیسے بیٹا اور پوتا وغیرہ۔
- ۲- عصبہ سببی: وہ شخص ہے، جسے کسی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو، اسے عصبہ معتق اور مولیٰ العتاقہ کہتے ہیں۔ عصبہ نسبی یہ نسبت عصبہ سببی سے قوی ہے یعنی عصبہ نسبی کی موجودگی میں عصبہ سببی کو میراث نہیں ملے گی۔

سوال نمبر 3: درج ذیل وراثاء کے احوال بیان کریں؟

۱- والد، ۲- بیٹی، ۳- سگی بہن

جواب: تین وراثاء کے احوال:

۱- والد کے احوال: باپ کی تین حالتیں ہیں:

(الف) سدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگر چہ نیچے تک) ہوں۔

(ب) سدس مع العصبہ: جب میت کی بیٹیاں ہوں۔

(ج) محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

۲- بیٹی کے احوال: بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(الف) نصف (1/2): جب میت کی صرف ایک بیٹی ہو اور نہ ہی کوئی اور بیٹا یا پوتا ہو۔

(ب) ثلثان (2/3): جب میت کی ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں، اور کوئی بیٹا نہ ہو۔

(ج) عصبہ بالغیر: جب میت کا کوئی بیٹا بھی ہو۔

۳- سگی بہن کے احوال: سگی بہن کے پانچ احوال ہیں:

(الف) نصف (1/2): جب میت کی صرف ایک سگی بہن اور کوئی بہن، بیٹی اور بیٹا موجود نہ ہو۔

(ب) ثلثان (2/3): جب میت کی متعدد سگی بہنیں ہوں۔

(ج) عصبہ بالغیر: فقط میت کا سگا بھائی موجود ہو۔

اس صورت میں میت کے بھائی کو دو گنا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔

(د) عصبہ مع الغیر: جب میت کی بیٹی اور پوتی موجود ہو، اس حالت میں بیٹی یا پوتی کا حصہ نکال کر باقی

ماندہ جائیداد میت کی بہن کو عصبہ مع الغیر قرار دیتے ہوئے سپرد کردی جائے گی۔

(ھ) محبوب: یہ کہ حواجب میں سے کوئی حواجب پایا جائے۔

سوال نمبر 4: "تصحیح" کی تعریف کریں؟ نیز اس سے متعلق دو قوانین مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: "تصحیح" کی تعریف اور اس کے اصول:

تعریف تصحیح: ایسا عدد اقل جس نے بغیر کسی کسر کے ہر وارث کا حصہ نکل آئے، تصحیح کہلاتا ہے۔

اصول تصحیح: تصحیح کے سات میں سے تین اصول ہیں جو درج ذیل ہیں:

پہلا اصول: اگر ہر فریق کا حصہ ان پر برابر تقسیم ہو جائے، تو پھر کسی ضرب کی ضرورت نہ رہے جیسے جب

میت اپنے ورثاء میں ماں، باپ اور دو بیٹیاں چھوڑے۔

دوسرا اصول: اگر ایک فریق پر کسر آ رہی ہو اور اس فریق کے عدد رؤس اور حصوں کے درمیان توافق کی

نسبت ہو تو پھر جس فریق پر کسر آ رہی ہے اس کے عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے۔ اگر

مسئلہ عولی ہو تو عول میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب اس مسئلے کی تصحیح ہوگی۔ اس سے ہر وارث کو پورا پورا

حصہ مل جائے گا۔

تیسرا اصول: کس ایک گروہ پر آ رہی ہو لیکن اس کے رؤس اور حصوں کے درمیان توافق کی نسبت نہیں

بلکہ تباہی کی ہو تو پھر کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے گی یا پھر عول میں ضرب دی جائے گی

اگر مسئلہ عولی ہو۔ تو حاصل ضرب اس مسئلے کی تصحیح ہوگی اس سے ہر وارث کو پورا پورا حصہ مل جائے گا (یہ

اصول تب جاری ہوں گے جب کس ایک فریق پر آ رہی ہو)

سوال نمبر 5: موانع ارث کتنے اور کون سے ہیں؟ ہر ایک کو تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: موانع ارث:

موانع ارث چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- رقیت: غلام ہونا، یعنی جب وارث کسی کا غلام ہو، تو اپنے کسی رشتہ دار کی میراث نہ پائے گا۔ علاوہ

ازیں کہ رقیق کامل ہو یا رقیق ناقص ہو۔

رقیق ناقص تین ہیں:

(الف) مکاتب: وہ غلام ہے، جسے اس کے آقا نے کہہ دیا ہو کہ تم مجھے اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد

ہو۔

(ب) مدبر: وہ غلام ہے، جسے اس کے آقا نے یہ کہہ دیا ہو کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔

(ج) ام ولد: وہ لونڈی ہے جس نے اپنے مالک کا بچہ جنم دیا ہو، ان کا نومولود جنم لینے سے آزاد قرار

پائے گا، مگر وہ لونڈی اپنے مالک کے مرنے کے بعد خود بخود آزاد ہو جائے گی۔

۲- قتل: کسی شخص کو جان سے ہلاک کر دینا، یہ دوسرا مانع ارث ہے، قاتل وراثت سے محروم قرار پائے گا اور قتل کی چار صورتیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(الف) قتل عمد: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو، خواہ وہ تیز دھار آلہ سے ہو، یا تیز دھار آلہ کے علاوہ کسی ہتھیار سے ہو، تو اسے قتل عمد کہا جاتا ہے۔ قتل عمد سے قصاص لازم آتا ہے۔

(ب) قتل شبہ عمد: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو لیکن قتل کسی ایسی چیز سے ہو، جو نہ تو تیز دھار ہو اور نہ ہی ہتھیار ہو، تو اسے قتل شبہ عمد کہتے ہیں۔ ایسے قاتل پر کفارہ لازم آتا ہے۔

(ج) قتل خطا: جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر نہ ہو، بلکہ وہ قتل غلطی سے واقع ہو جیسے کسی شکار پر چھوڑی گئی گولی اتفاق سے کسی آدمی کو لگ جائے اور وہ مر جائے، ایسے قاتل پر بھی کفارہ واجب ہوتا ہے۔

(د) قاتل قتل خطا: جو قتل سونے کی حالت میں کسی دوسرے پر گرنے کی وجہ سے ظاہر ہو، وہ قاتل قتل خطا ہے۔ ایسے قاتل پر کفارہ واجب ہوتا ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہوتی ہے۔

۳- اختلاف دین (مذہب): وارث اور موروث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

۴- اختلاف دار (ملک): میت اور وارث کا وطن الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب راجے علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل مسائل کو حل کریں؟

میت

(الف) ماں باپ بیوی

میت

(ب) اخیانی بھائی بیٹا

میت

(ج) تین بیٹیاں چچا

میت

(د) بیٹی پوتی باپ

جواب: مسائل کا حل:

(الف) مسئلہ 4 میں

بیوی	باپ	ماں
$\frac{1}{4}$	عصبہ	$\frac{1}{3}$ ٹلٹ ماہی
1	2	1

(ب) مسئلہ 1 میں

بیٹا	اخیانی بھائی
عصبہ	محبوب
1	0

(ج) مسئلہ 9/3 میں

چچا	تین بیٹیاں
عصبہ	$\frac{2}{3}$
1	2
3	6

(د) مسئلہ 6 میں

باپ	پوتی	بیٹی
$\frac{1}{6} +$ عصبہ	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$
1+1	1	3

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۱۴۴۱ھ / 2020ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: والتعقید ان يكون الكلام خفي الدلالة على المعنى المراد والخفاء اما

من جهة اللفظ بسبب تقديم و تاخير او فصل ويسمى تعقيد اللفظيا

(1) عبارت کا ترجمہ کر کے تعقید کی مذکورہ قسم کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ ۱۵

(2) فصاحت فی المحکم کی تعریف کر کے مثال دیں نیز تعقید معنوی کی تعریف کریں؟ ۱۵ = ۵ + ۱۰

سوال نمبر 2: هو علم يعرف به احوال اللفظ العربي التي بها يطابق مقتضى الحال

فتختلف صور الكلام لاختلاف الاحوال

(1) عبارت کا ترجمہ کریں نیز خبر و انشاء کی تعریف کر کے مثال دیں؟ ۱۵ = ۱۰ + ۵

(2) بلاغت فی الكلام اور فصاحت فی المفرد کی تعریف کر کے مثال دیں؟ ۱۵ = ۷ + ۸

سوال نمبر 3: اما الامر فهو طلب الفعل على وجه الاستعلاء

(1) ترجمہ کریں نیز امر اصلی معانی کے علاوہ دیگر جن معانی میں استعمال ہوتا ہے ان میں سے کوئی پانچ

مع مثال لکھیں؟ ۱۵

(2) استفہام کے لیے کون کون سے حروف استعمال ہوتے ہیں؟ صرف دو کی وضاحت کریں؟

۱۵ = ۱۰ + ۵

سوال نمبر 4: (1) حذف کے دواعی میں سے کوئی پانچ مع اشلہ بیان کریں؟ ۱۵ = ۳ × ۵

(2) معرفہ باسم اشارہ لانے کی اغراض بیان کر کے ہر غرض کی مثال دیں؟ ۱۵

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریف کریں اور مثال دیں؟ (۴ + ۴)

۴۰ = ۵ × ۸

(i) فصل (ii) استخدام (iii) استعارہ تخیلیہ (iv) کنایہ (v) مجاز مرسل (vi) تلمیح (vii) ایجاز

(viii) التفات

☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2020ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: والتعقید ان يكون الكلام خفى الدلالة على المعنى المراد والخفاء اما من جهة اللفظ بسبب تقديم و تاخير او فصل ويسمى تعقيد اللفظيا
(۱) عبارت کا ترجمہ کر کے تعقید کی مذکورہ قسم کی مثال دے کر وضاحت کریں؟
(۲) فصاحت فی المتکلم کی تعریف کر کے مثال دیں نیز تعقید معنوی کی تعریف کریں؟

جواب: (۱) ترجمہ عبارت:

مرادی معنی پر کلام کی دلالت خفی (پوشیدہ) ہو اور یہ پوشیدگی یا تو لفظی اعتبار سے ہوگی جیسے تقدیم یا تاخیر، یا فصل و سبب سے ہو، تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں، جیسے متنی کا شعر ہے:

جفخت وهم لا یجفخون بہا بہم

شیم علی الحساب الاغر دلائل

ترجمہ: ممدوح کے اخلاق نے فخر کیا، حالانکہ وہ خود اپنے اخلاق پر فخر نہیں کرتے، تو یہ اعلیٰ حسب و نسب پر دلیل ہے۔

جفخت بہم شیم دلائل علی الحساب الاغر وهم لا یجفخون بہا یعنی بہم کو مخر کیا گیا، ہم مقدم کیا گیا، اسی طرح وہم یا یجفخون بہا کو مقدم کیا اور شیم اور دلائل کے درمیان علی الحساب الاغر کے ذریعے فصل کیا گیا، تو یہ تعقید لفظی ہے۔

(۲) فصاحت فی المتکلم کی تعریف:

یہ ایک ایسا ملکہ ہے، جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ اپنے مقصود کو بیان کرنے پر قادر ہوتا ہے، وہ کلام جس غرض میں بھی ہو۔

تعقید معنوی کی تعریف:

مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنی میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھنا آئے، تو یہ تعقید معنوی ہے جیسے شعر

الملك السنة في المدينة، بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں، تو زبانوں سے اس کے جاسوس مراد ہیں، حالانکہ واضح عبارت یہ ہے کہ: نشر عیونہ یعنی اس نے اپنے مددگار پھیلا دیے۔

سوال نمبر 2: هو علم يعرف به احوال اللفظ العربی التي بها يطابق مقتضى الحال فتختلف صور الكلام لاختلاف الاحوال

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں نیز خبر و انشاء کی تعریف کر کے مثال دیں؟

(۲) بلاغت فی الکلام اور فصاحت فی المفرد کی تعریف کر کے مثال دیں؟

جواب: (۱) ترجمہ عبارت:

علم معانی وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے، لہذا احوال کے مختلف ہونے کی وجہ سے کلام کی صورتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔

خبر و انشاء کی تعریف اور مثال:

خبر وہ کلام ہے، جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا کہا جاسکے، جیسے سَافِرٌ زَيْدٌ (زید نے سفر کیا) انشاء وہ کلام ہے، جس کے قائل کو سچایا جھوٹا نہ کہا جاسکے، جیسے يَا زَيْدُ اسافر اے زید! تم سفر کرو۔

(۲) بلاغت فی الکلام اور فصاحت فی المفرد کی تعریف اور مثال:

بلاغت فی الکلام کی تعریف اور توضیح بالمثل: بلاغت کلام یہ ہے کہ کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، اس کلام کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ اور حال جسے مقام کہا جاتا ہے، وہ ایسا امر ہے جو متکلم کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنی عبارت ایک مخصوص صورت پر لائے اور مقتضی جس کا نام اعتبار مناسب رکھا جاتا ہے، اور ایک ایسی خاص صورت ہے، جس کے مطابق عبارت کو لایا جاتا ہے مثلاً مدح ایک حالت ہے، جو عبارت کو اطناب کی صورت میں لانے کا تقاضا کرتا ہے، اور مخاطب کی ذکاوت و ذہانت بھی ایک حالت ہے، جو عبارت کو اختصار سے لانے کا تقاضا کرتی ہے، تو مدح و ذکاوت دونوں حال ہیں اور اطناب و اختصار میں سے ہر ایک مقتضی ہیں اور کلام کو اطناب (طوالت) اور ایجاز (اختصار) کی صورت میں لانا مقتضائے حال کے مطابق ہے۔

فصاحت فی المفرد کی تعریف و مثال:

کلمہ کا تافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہوتا ہے جیسے المستشزر

سوال نمبر 3: اما الامر فهو طلب الفعل على وجه الاستعلاء

(۱) ترجمہ کریں نیز امر اصلی معانی کے علاوہ دیگر جن معانی میں استعمال ہوتا ہے ان میں سے کوئی پانچ

مع مثال لکھیں؟

(۲) استفہام کے لیے کون کون سے حروف استعمال ہوتے ہیں؟ صرف دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (۱) ترجمہ عبارت:

اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے کسی کام کی طلب کو امر کہتے ہیں؟

امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱- دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ . یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲- التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے کے آدمی سے کہے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

۳- تمنی: جس طرح شاعر کہتا ہے:

اِذَا اِيَّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ الْاِتْجَلِي

بِصَبْحٍ وَمَا الْاَصْبَاحُ مِنْكَ بِاَمْثَلِ

اے طویل رات! تو سن کہ تو روشن ہو جا، صبح بھی تجھ سے زیادہ اچھی نہیں ہے۔

۴- تہدید: جس طرح ارشاد ربانی ہے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی تم جو چاہو کرو۔ یہاں ”اعملوا“

میغہ امر جھڑک کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۵- تعجیز: یا بکر انشروالی کلیا یا بکر ابن الفراز اے بکر! تم مجھے کلیب کے مقابلہ میں

کھڑا کیا کرو، اے بکر! تم کہاں بھاگتے ہو؟ یہاں ”انشروا“ امر کا میغہ ہے۔

(ب) حروف استفہام:

حروف استفہام گیارہ ہیں:

(۱) همزه (ا) (۲) هَلْ (۳) مَا (۴) مَنْ (۵) مَتَى (۶) اَيَّانَ (۷) كَيْفَ (۸) اَيْنَ (۹) اَنَّى

(۱۰) كَمْ (۱۱) اَنَّى

دو کی مثالوں سے وضاحت:

۱- كَيْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے كَيْفَ اَنْتَ؟ آپ کا کیا حال

ہے؟

۲- اَيْنَ: یہ مکان کے استفہام کے لیے آتا ہے جیسے اَيْنَ تَذْهَبُ؟ تم کہاں جاتے ہو؟

سوال نمبر 4: (۱) حذف کے دواعی میں سے کوئی پانچ مع امثلہ بیان کریں؟

(۲) معرفہ باسم اشارہ لانے کی اغراض بیان کر کے ہر غرض کی مثال دیں؟

جواب: (۱) حذف کے دواعی کی وضاحت:

۱- غیر مخاطب سے بات کو مخفی رکھنا: مثلاً علی کا آنا مراد ہو، تو صرف ”قبل“ کہہ دیا جائے، ”علی قبل“ نہیں کہا جاتا۔ اس صورت میں مخاطب کو معلوم ہے کہ علی آیا، مگر دوسروں سے چھپانے کے لیے مسندالیہ کو حذف کیا گیا۔

۲- حسب ضرورت مسندالیہ کو حذف کرنا: مثلاً لیم خیس سے پہلے ایک شخص کا ذکر ہوا، پھر اس کا ذکر کرتے وقت، اس کا نام لیکر یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں لیم (فلاں کمینہ) تاکہ اعتراض کے وقت کہا جاسکے کہ یہ بات فلاں کے بارے میں نہیں ہے۔

۳- مسندالیہ متعین کرنے کی غرض سے: مثلاً خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کے مسندالیہ لفظ ”اللہ“ حذف کیا گیا، کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے ”اللہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ“ کے شروع سے لفظ ”اللہ“ کو حذف کیا گیا۔

۴- سامع کی آزمائش کے لیے حذف کرنا: مثلاً نُورٌ مُسْتَفَادٌ مِّنَ الشَّمْسِ (اس کی روشنی سورج سے استفاد ہے) یہاں نور قمر کی بجائے نُورٌ کہا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ سامع کو اس بات کا علم ہے کہ کس چیز کے نور سے سورج کو روشنی حاصل ہوتی ہے، یا سامع کو معلوم نہیں ہے۔

۵- عموم مراد لینے کے لیے اختصار کے پیش نظر حذف کرنا: مثلاً وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى السَّلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ سلامتی کی طرف بلاتا ہے) یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس کو بلاتا ہے، تو معمول کو حذف کر کے اشارہ کیا کہ تمام بندوں کو بلاتا ہے (اس طرح یہ عموم ہے)

(۲) معرفہ باسم اشارہ لانے کی اغراض:

(i) کمال عنایت: بعض اوقات اسم اشارہ کے ذریعے کمال عنایت مراد ہوتا ہے جیسے:

هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْحَاءَ وَطَاهَهُ

وَالْبَيْتَ يَعْرِفُهُ وَلِحُلِّ وَالْحَرَمِ

یہ (حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہیں جن کی رفتار کو عرب کی پتھریلی زمین پہچانتی ہے، بیت اللہ شریف اور حل و حرم کو بھی اس کی پہچان ہے۔

(ii) قرب و بعد میں حالت کا بیان: قرب و بعد میں حالت کی وضاحت کے لیے کلام کو معرفہ باسم

اشارہ کی صورت میں لایا جاتا ہے جیسے هَذَا يُوسُفُ یعنی یہ یوسف ہیں، ذَاكَ أَخُوكَ وہ تیرا بھائی ہے۔ ذَلِكْ غَلَامُهُ (یہ اس کا غلام ہے)

(iii) اظہار تعظیم کے لیے: اظہار تعظیم کے لیے کلام کو معرفہ باسم اشارہ کی صورت میں لایا جاتا ہے جیسے
 اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِيْتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (بیشک یہ قرآن ہے، اس راستہ کی ہدایت کرتا ہے جو سیدھا
 ہے)

(iv) تحقیر کے لیے: کبھی کلام کو معرفہ باسم اشارہ کی صورت میں لانے کا مقصد تحقیر ہوتا ہے جیسے اَهٰذَا
 الَّذِيْ، الَّذِيْ يَذْكُرُ، اِلَهْتِكُمْ (کیا یہ شخص تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے؟)
 سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں اور مثال دیں؟

(i) فصل (ii) استخدام (iii) استعارہ تخیلیہ (iv) کنایہ (v) مجاز مرسل (vi) تلویح (vii) ایجاز
 (viii) التفات

جواب: تعریفات اصطلاحات:

(i) فصل: کسی جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف کا نہ ہونا فصل ہے۔

(ii) استخدام: کسی لفظ کو ایک معنی کے لیے ذکر کرنا اور دوسرے معنی کے ساتھ ضمیر کو لوٹا نایا دو ضمیریں
 لوٹانا اور دوسری ضمیر سے وہ معنی مراد لینا جو پہلی ضمیر کے معنی کے علاوہ ہو۔
 پہلی صورت کی مثال: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

دوسری صورت کی مثال: فَسَقَى الْقَضَاءُ وَالسَّكِنَةُ وَاِنْ هُمْ شَبَّوْهُ بَيْنَ جَوَانِحِيْ وَ ضُلُوْعِيْ
 (iii) استعارہ تخیلیہ: وہ ہے جس میں مشبہ بہ محذوف ہو لیکن اس کے لوازم میں سے کسی چیز سے اس
 کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جیسے قرآن مجید میں ہے: وَ اَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلٰلِ مِنَ الرَّحْمٰةِ . اور ان
 (ماں باپ) کے لیے رحمت کے پر جھکا دے۔

(iv) کنایہ: کنایہ وہ لفظ ہے جس میں اس کا لازم معنی (جو معنی سے لازم آتا ہے) مراد لیا جائے
 جب کہ وہ معنی (صریح معنی) مراد لینا بھی مجاز ہوتا ہے۔

(v) مجاز مرسل: اگر تشبیہ کا علاقہ حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔ جس
 طرح قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اُذَانِهِمْ وَهِيَ اَنْ تَكْلِيُوْنَ كَوَاطِنٍ فِيْ اُذَانِهِمْ

یہاں انگلیوں سے ان کے پورے مراد ہیں۔

(vi) تلویح: اگر کنایہ میں واسطے زیادہ ہوں تو اسے تلویح کہتے ہیں جیسے ”هو كثير والرماد“ وہ
 زیادہ راگھ والا ہے یعنی کریم ہے کیونکہ راگھ کا زیادہ ہونا زیادہ جلانے کو ملتزم ہے اور زیادہ جلانا زیادہ پکانے
 اور روٹی کو لازم ہے اور ان دونوں کا زیادہ ہونا کھانے والوں کی کثرت کو لازم کرتا ہے اور اس سے مہمانوں
 کا کثرت۔

(vii) ایجاز: عام لوگوں کے عرف سے ناقص عبارت کے ساتھ معنی کی ادائیگی کی جائے لیکن اس سے

غرض بھی پوری ہوتی ہو جیسے قَفَابِكَ مِنْ ذِكْرِي حَبِيبٌ وَمَنْزِلٌ

ترجمہ: ”تم دونوں ٹھہر جاؤ، ہم محبوب کی پادا اور گھر پر روگیں۔“

(viii) التفات: کلام کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنا مثلاً تکلم خطاب یا غیبت کی

حالت سے کسی دوسری حالت کی طرف تکلم سے خطاب کی طرف انتقال کی مثال: وَمَالِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي

فَبَطَرَسِي وَالَّذِي تُرْجَعُونَ . ترجمہ: ”اور تجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا

اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆

H-M-HASNAIN-ASP

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة الاولى: تفسير القرآن الكريم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں؟

سوال نمبر 1: وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بينهما نئی نظرا الى اللفظ فان بغت تعدت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغى حتى تفيىء ترجع الى امر الله .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت مقدسہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) اقتتلوا کو جمع اور بینہما کو تثنیہ ذکر کرنے کی وجہ تحریر کریں؟ (۵+۵=۱۰)

(ج) تفسیر جلالین کے مصنف کا نام لکھیں؟ (۳)

سوال نمبر 2: -يا ايها النبي قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين ام تعكن اى متعة الطلاق واسرحكن سراحا جميلا وان كنتن ترين الله ورسوله والدار الآخرة الخ

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰+۵=۱۵)

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کتنی ہے؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں نیز آیت

مقدسہ کا شان نزول لکھیں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ج) الدار الآخرة سے کیا مراد ہے؟ (۳)

سوال نمبر 3: -وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضللا مبينا بينا فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع فى نفسه حبها وفى نفس زيد كراحتها ثم قال لنبى صلى الله عليه وسلم اريد فراقها فقال امسك عليك زوجك .

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول لکھیں؟ (۱۳)

سوال نمبر 4:- یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی ادم وحواء وجعلنکم شعوبا
جمع شعب وهو اعلی طبقات النسب وقبائل ہی دون الشعوب وبعدها العمائر ثم
البطون ثم الافخاذ ثم الفصائل اخرها .

(الف) کلام اللہ وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۳)

(ب) سورہ حجرات کی روشنی میں آداب بارگاہ رسالت پر جامع مضمون لکھیں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن

سوال نمبر 1:- وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما نئی نظرا الی اللفظ فان
بغت تعدت احدهما علی الآخرین فقاتلوا الی تبغی حتی تفسیء ترجع الی امر اللہ .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت مقدسہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) اقتتلوا کو جمع اور بینہما کو تثنیہ ذکر کرنے کی وجہ تحریر کریں؟

(ج) تفسیر جلالین کے مصنف کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور جلالین کی روشنی میں آیت کا شان نزول:

اور اگر مؤمنین میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان کے درمیان صلح کروادو، پس ان میں سے کوئی
اگر سرکشی اختیار کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف ہو، تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ واپس
آجائے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور آپ کے
ساتھ ابن رواحہ تھے، تو آپ کے گدھے نے پیشاب کر دیا، تو ابن ابی پاس سے گزر رہا تھا، اس نے کپڑا
اپنی ناک پر رکھ لیا، تو ابن رواحہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو
سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی بات پر ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی، تو اس موقع پر یہ آیت

مبارکہ نازل ہوئی۔

(ب) ”اِقْتَلُوا“ کو جمع اور ”بَيْنَهُمَا“ کوثنیہ لانے کی وجہ:

اس آیت میں لفظ ”اِقْتَلُوا“ جمع کا صیغہ معنی کے پیش لایا گیا ہے، کیونکہ ہر گروہ ایک جماعت پر مشتمل تھا اور ”بَيْنَهُمَا“ لفظ کے اعتبار سے ثنیہ لایا گیا ہے۔ اس طرح جمع اور ثنیہ لانے میں تضاد نہ رہا۔

(ج) تفسیر جلالین کے مصنفین کے اسماء گرامی:

اس تفسیر کا ایک مصنف نہیں ہے بلکہ دو ہیں، جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(i) امام عبدالرحمن جلال الدین بن ابی بکر محمد کمال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(ii) امام جلال الدین محمد بن احمد بن محمد الانصاری اٹکلی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وال نمبر 2:- یا ایہا النبی قل لا زواجک ان کنتن ترذن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین امتعک ای ممتعة الطلاق واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن ترذن اللہ ورسوله والدار الآخرة الخ

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کتنی ہے؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں نیز آیت مقدسہ کا شان نزول لکھیں؟

(ج) الدار الآخرة سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی ازواج مطہرات سے فرمادیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو، تو پس آؤ میں تمہیں مال دوں، متعہ طلاق دوں اور تمہیں اجنبی طرح پوز دوں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو، تو یقیناً تم میں سے اصحاب کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

متعہ سے مراد ایسے کپڑے وغیرہ ہیں، جو ت طلاق بیوی کو دینا مستحب ہے، اگر مہر مقرر نہ ہو اور جماع سے طلاق ہو، تو پھر متعہ واجب و ضروری ہے۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد اور آیت کا شان نزول:

ازواج مطہرات کی تعداد: اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد نو (۹)

تھی، جن کے اسماء مبارکہ حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت عائشہ، (۲) حضرت حفصہ، (۳) حضرت ام حبیبہ، (۴) حضرت ام سلمہ، (۵) حضرت سودہ، (۶) حضرت زینب بنت جحش، (۷) حضرت میمونہ، (۸) حضرت جویریہ، (۹) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

شان نزول: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ زہد کا راستہ اختیار فرمایا، آپ کی ازواج مطہرات نے نفقہ میں اضافہ اور دنیاوی سامان کا مطالبہ کیا، اس وقت ازواج مطہرات کی تعداد نو (۹) تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر کے ان کو اختیار دیا گیا کہ اگر تم دنیا چاہتی ہو، تو طلاق لے لو۔

(ج) ”الدار الاخرۃ“ سے مراد:

الفاظ ”الدار الاخرۃ“ کے لفظی معانی ہیں: آخرت کا گھر، مگر یہاں مراد جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے بارے میں فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو یعنی جنت کا نوسبہ شکم میں سے احسان کرنے والیوں یعنی آخرت کے ارادہ کے ذریعے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے یعنی جنت تیار کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کیا۔

سوال نمبر 3:- وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ما كان يفترون فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع في نفسه حبها وفي نفس زيد كراهتها ثم قال لنبي صلى الله عليه وسلم اريد فراقها فقال امسك عليك زوجك .

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں انہیں اختیار ہوا ہے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی، تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا، اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرصہ کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا، تو آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے دل میں نفرت آگئی اور

انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں اسے چھوڑنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی زوجہ کو روکے رکھو۔

(ب) آیت کا شان نزول:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی بمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی، جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی، تو انہوں نے ناپسند کیا، کیونکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے رشتہ طلب کر رہے ہیں مگر جب یہ آیت نازل ہوئی، تو وہ راضی ہو گئے۔

سوال نمبر 4: - یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی ادم وحواء وجعلنکم شعوبا
جمع شعب وهو اعلی طبقات النسب وقبائل ہی دون الشعوب وبعدها العمائر ثم
البعور ثم الافخاذ ثم الفصائل اخرها۔

(الف) کلام اللہ وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) سورہ حجرات کی روشنی میں آداب بارگاہ رسالت پر جامع مضمون لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہیں پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے، حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام سے اور ہم نے تمہارے قبیلے بنائے، (شعوب) جمع ہے، شین پر فتح ہے اور وہ نسب کا سب سے عمدہ طریقہ ہے، اور قبیلہ شعوب سے نیچے قبیلے ہیں اور اس کے بعد عمائر، پھر بطون، پھر فخاذ، پھر آخر میں فصائل۔

(ب) بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سورہ حجرات کی روشنی میں:

سورہ حجرات میں بہت سے آداب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیے گئے ہیں، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

(i) آواز بلند نہ کرنا: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اپنی آوازیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے پست رکھو، ارشاد خداوندی ہے: اے ایمان والو! اپنی آوازیں بلند نہ کرو جب تم بات کرو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، جس طرح تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، بلکہ اس سے ہلکی آواز رکھو، آپ کی بزرگی و برتری کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(ii) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش قدمی نہ کرنا: ارشاد خداوندی ہے: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قول و فعل میں آگے نہ بڑھو"۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، یا حضرت تعقاع بن معبد رضی اللہ عنہ میں سے ایک کو امیر بنایا تو اس سلسلہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت اقرع کے بارے میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت تعقاع رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے۔

(iii) آپ کی آمد کا انتظار کرنا: کچھ لوگ دوپہر کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا شانہ اقدس میں تشریف فرما تھے، انہوں نے آواز دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، کیونکہ ان کو معلوم نہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کون سے حجرہ میں تشریف فرما ہیں، ان میں سے بے عقل ہیں، کیونکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں آپ کے بلند مقام اور آپ کے مناصب تعظیم سے بے خبری کی وجہ سے کرتے ہیں۔

☆☆☆

H M Hasnain Asadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر 1:- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمن على المؤمن ست خصال: بعده اذا مرض ويشهده اذا مات ويحجبه اذا دعاه ويسلم عليه اذا لقيه ويشتمه اذا عطس وينصح له اذا غاب او شهد .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں! ۱۰؟

(ب) اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے گا؟ ۱۰؟

سوال نمبر 2:- (الف) "من لا یرحم لا یرحم" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے موقع پر فرمایا؟ ۱۰؟

(ب) قال لا یحل لرجل ان یفرق بین الثین الا باذنیہما سے کیا مراد ہے؟ ۱۰؟

(ج) فلما رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع ارعدت من العرق کی

تشریح کریں؟ ۱۰؟

سوال نمبر 3:- (الف) "ان ماله من ماله ثلاث" کون سے تین مال انسان کے ہیں؟ ۱۰؟

(ب) "لا تزول قلوبنا ابداً یوم القیامة حتی یسأل عن خمس" ان پانچ سے کیا مراد

ہے؟ ۱۰؟

(ج) "قیل ای الناس افضل قال کل مخموم القلب" مخموم القلب سے کون مراد

ہے؟ ۱۰؟

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- (الف) خبر متواتر کی تعریف، شرط و ط اور حکم بیان کریں؟ $۴ \times ۳ = ۱۲$

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ $۴ + ۴ = ۸$

سوال نمبر 5:- (الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ بیان کریں؟ $۵ \times ۳ = ۱۵$

(ب) متفق علیہ کا معنی بیان کریں؟ ۵

سوال نمبر 6:- (الف) بسم یعرف الناسخ من المنسوخ کوئی سے تین طریقے بیان کریں؟

$۳ \times ۴ = ۱۲$

(ب) ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھیں نیز مثال بھی بیان کریں؟ $۲ + ۲ + ۴ = ۸$

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: بَعْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيَسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ.

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے گا؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں: جب وہ بیمار ہو، تو یہ اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو یہ اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ اس کی دعوت کرے تو یہ اس کی دعوت قبول کرے، جب یہ اس سے ملاقات کرے تو یہ اسے سلام کرے، جب وہ چھینکے تو یہ اسے جواب دے اور اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کے لیے خیر خواہی کرے۔

(ب) اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ:

اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کو پیشگی سلام نہ کیا جائے، ان کی طرف سے سلام کی صورت میں صرف ”وَعَلَيْكُمْ“ کہا جائے، کیونکہ وہ مسلمانوں کو ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کے الفاظ سے سلام نہیں کرتے وہ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں، جو بدعا پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے کہے ”السَّلَامُ عَلَيْكَ“ (تمہیں موت آئے) تو تم جواب میں وَعَلَيْكَ (تمہیں بھی آئے) کہہ دو۔

سوال نمبر 2:- (الف) ”من لا یرحم لا یرحم“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟

(ب) قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما سے کیا مراد ہے؟

(ج) فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشح ارعدت من الفرق کی

تشریح کریں؟

جواب: (الف) ”مَنْ لَا یُرْحَمُ لَا یُرْحَمُ“ فرمانے کا موقع:

حضرت اقرح رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بہت شفقت اور پیار سے بوسے دے رہے تھے، تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی انہیں اس طرح بوسے نہیں دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: مَنْ لَا یُرْحَمُ لَا یُرْحَمُ (یعنی جو رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا)

(ب) ”قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما“ کا مفہوم:

(حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان علیحدگی کرے بغیر ان کی اجازت کے)

اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مجلس میں پہنچ کر دو آدمیوں کو جو ملے ہوئے بیٹھے ہوں، ان کو جبراً درمیان میں بیٹھ جانا ممنوع ہے کہ ان دونوں کی آپس میں محبت ہو اور انہیں جدائی ناگوار ہو، یہ حکم ہر مجلس کے لیے ہے خواہ مسجد میں ہوں یا دوسری جگہ۔ جب ان کی اجازت سے درمیان میں بیٹھے گا، تو انہیں اس سے رنج نہ ہوگا۔

(ج) ”فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشح ارعدت من الفرق من

الفرق“ کی وضاحت:

(حضرت قیلہ بنت مخزومہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عجز و نیاز

کرتے دیکھا، تو میں خوف سے کانپ گئی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی اس صورت میں عجز و انکسار اور یا فکر کا اظہار تھا، کیوں کہ میں نے یہ خیال کیا کہ جب سید المرسلین، امام الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نشست ہے اور آپ کے انکسار کا یہ حال ہے، تو ہم لوگ کس شمار میں ہیں؟ یہ خیال کر کے مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔

سوال نمبر 3:۔ (الف) ”ان ماله من ماله ثلاث“ کون سے تین مال انسان کے ہیں؟

(ب) ”لاتزول قدما ابن ادم يوم القيامة حتى يسأل عن خمس“ ان پانچ سے کیا مراد

ہے؟

(ج) ”قیل ای الناس افضل قال کل مخموم القلب“ مخموم القلب سے کون مراد ہے؟

جواب: (الف) انسان کے تین مالوں کی وضاحت:

انسان، زندگی بھر دولت کماتا ہے اور اسے تصرف میں لاتا ہے، مگر حدیث کے مطابق اس کے صرف تین مال ہیں:

(۱) جو مال اس نے لٹایا پیا، (۲) جو مال اس نے لباس کی شکل میں زیب تن کیا، (۳) جو مال اس نے صدقہ جاریہ کی شکل میں آگے بھیجا۔

(ب) وہ پانچ امور جن کے بارے میں قیامت کے دن ابن آدم سے پوچھا جائے گا:

ابن آدم سے قیامت کے دن جن پانچ امور کے حوالے سے سوال کیا جائے گا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) عمر کس کام میں گزاری، (۲) جوانی کس کام میں گزاری، (۳) دولت کے بارے میں کہہاں سے کمائی، (۴) دولت کہاں خرچ کی، (۵) اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا۔

(ج) ”مخموم القلب“ سے مراد:

لفظ ”مخموم“ خم ماخوذ ہے، خم سے مراد ہے: گھر میں جھاڑو دینا، کہا جاتا ہے: خمیت البیت۔ دل گویا گھر ہے، اسے جڑائیوں سے بچانا، گویا یہ اس میں جھاڑو دینا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے صحیح اللسان ہیں کہ آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے لغت تلاش کرنا پڑتی ہے، یہ پوچھنے والے حضرات اہل عرب تھے، صاحب زبان تھے، مگر مخموم کا ترجمہ پوچھ رہے ہیں۔ ہر چیز کا کوڑا کچرا مختلف ہوتا ہے، اور دل کا کوڑا یہ چیزیں ہیں، جن سے دل میلا ہوتا ہے، پھر جیسے ناپاک بدن مسجد میں آنے کے قابل نہیں، ایسے ہی ناپاک دل قرب الہی کے قابل نہیں، خداوند فرماتا ہے: مگر وہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے سلامت دل لیکر۔

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- (الف) خبر متواتر کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) خبر متواتر کی تعریف، شروط اور حکم:

اصطلاحی طور پر متواتر وہ حدیث ہے، جسے اتنے کثیر لوگ روایت کریں، جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً

محال ہو۔

اس کی چار شرائط ہیں:

(۱) اس کے راوی کثیر ہوں، کم از کم کثیر تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ مختاربات یہ ہے کہ وہ دس

ہوں۔

(۲) ان کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔

(۳) عادتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

(۴) ان لوگوں کی خبر کی بنیاد صحیح ہو۔

حکم: خبر متواتر ضروری علم کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسا علم، جو یقینی حاصل ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان قطعی تصدیق پر مجبور ہو جاتا ہے، جس طرح انسان خود اس کا مشاہدہ کر رہا ہو، تو وہ اس کی تصدیق میں کس طرح تردد کا شکار ہوگا؟ خبر متواتر بھی اسی طرح ہے، ان وجوہ سے تمام خبر متواتر مقبول ہیں اور اس کے راویوں کے حالات سے بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) خبر مشہور کی تعریف اور مثال:

خبر مشہور کی تعریف: جس حدیث کو ہر طبقہ سند میں تین یا اس سے زیادہ راوی روایت کریں، جب تک کہ وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچ جائیں۔

مثال: حدیث شریف میں ہے: ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه الخ (بے شک اللہ تعالیٰ علم کو سینوں سے نکلانے کے ذریعے نہیں لے جائے گا)

سوال نمبر 5:- (الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ بیان کریں؟

(ب) متفق علیہ کا معنی بیان کریں؟

جواب: (الف) صحیح کے سات مراتب میں سے پانچ کی وضاحت:

- ۱- جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ متفق ہوں۔
- ۲- پھر وہ حدیث جسے صرف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہو۔
- ۳- پھر وہ حدیث جسے صرف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہو۔
- ۴- پھر وہ حدیث ہے، جو دونوں کی شرائط پر ہے لیکن دونوں نے اسے اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا۔
- ۵- پھر وہ حدیث ہے، جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرائط پر ہے۔ لیکن انہوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔

(ب) ”متفق علیہ“ کا مفہوم:

جسے علماء کرام کسی حدیث کو ”متفق علیہ“ کہتے ہیں، تو اس سے ”شیخین“ کا اتفاق مراد ہوتا ہے یعنی امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ اس کی صحت پر متفق ہیں جبکہ امت کا اتفاق مراد نہیں ہے۔

سوال نمبر 6:- (الف) ہم يعرف الناسخ من المنسوخ کوئی سے تین طریقے بیان کریں؟

(ب) ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھیں نیز مثال بھی بیان کریں؟

جواب: ناسخ اور منسوخ پہچاننے کے تین طریقے:

- ۱- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح بیان سے۔ جس طرح صحیح مسلم میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارت سے منع کرتا تھا، پس اب تم ان کی زیارت کر سکتے ہو، کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔
- ۲- کسی صحابی کے قول سے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو کو ترک کر دیا۔
- ۳- معرفت تاریخ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ سیٹگی لگانے والے اور سیٹگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(ب) حدیث ضعیف کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع مثال:

ضعیف کا لغوی معنی ہے: یہ لفظ قوی کی ضد ہے، ضعف حسی بھی ہوتا ہے اور معنوی بھی اور یہاں ضعف معنوی مراد ہے۔

اصطلاحی طور پر حدیث ضعیف وہ ہے، جس میں حدیث حسن کی صفات جمع نہ ہوں، کیونکہ اس میں شرائط حسن میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے۔

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات) (۱۳۳) درجہ عالیہ طالبات (سال دوم) 2021ء

مثال: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حکیم اثرم کے طریق سے ابو تمیمہ الجعفی سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے، یا کسی عورت سے غیر فطری فعل کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ دین کا انکار کیا۔

☆☆☆

H_M_Hashnain_Asadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں؟

حصہ اول..... بہار شریعت

سوال نمبر 1:- (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے آداب پر چار حدیثیں تحریر کریں؟

۲۰ = ۳ × ۵

(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دیکھا لکھیں؟ ۵

سوال نمبر 2:- (الف) ولیمہ کی فضیلت اور دیکھنا بیان کریں؟ دو شخص دعوت دیں تو کس کی دعوت

قبول کرے؟ ۱۵

(ب) فاستوں کی دعوت قبول کرنے کا حکم بیان کریں نیز مہمان کی کجاہ تک رخصت کرنے کا حکم

ہے؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) لباس کتنا ضروری اور کتنا مستحب ہے؟ نیز بتائیں کہ لباس کی کون سی صورت

ناجائز ہے؟ ۱۵

(ب) دامن کی لہائی اور آستین کی چوڑائی و لہائی کتنی ہو؟ ۱۰

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4:- (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ ۱۵

(ب) تقلید کی تعریف اور اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث پیش کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:- (الف) بدعت کا شرعی معنی، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف، نیز بدعت حسنہ کا

جواز قرآن و سنت سے ثابت کریں؟ ۱۵؟

(ب) کیا قے آجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ مذہب احناف مدلل بیان کریں؟ ۱۰؟
سوال نمبر 6:- (الف) دو مختلف وقتوں کی نمازیں ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم مدلل انداز میں بیان کریں؟ ۱۵؟

(ب) ”اولی الامر“ اور ”اہل ذکر“ سے کون لوگ مراد ہیں؟ ۱۰؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ حنفی و حدیث رسول

حصہ اول.....فقہ

سوال نمبر 1:- (الف) مبارک شہریہ کی روشنی میں کھانے کے آداب پر چار حدیثیں تحریر کریں؟
(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد دعا لکھیں؟

جواب: (الف) کھانا کھانے کے آداب کے حوالے سے چار احادیث:

۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے، یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۲- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

۳- حضرت جابر اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو؛ کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

۴- حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: فرماتے ہیں: میں بچہ تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں چکر کاٹا تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(ب) کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعا:

کھانے کے بعد کی دعا: اللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَعَمَّنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

دودھ پینے کے بعد کی دعا: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ .

سوال نمبر 2:- (الف) ولیمہ کی فضیلت اور وہ کتنا ہو؟ بیان کریں؟ دو شخص دعوت دیں تو کس کی دعوت قبول کرے؟

(ب) فاسقوں کی دعوت قبول کرنے کا حکم بیان کریں نیز مہمان کو کہاں تک رخصت کرنے کا حکم ہے؟

جواب: (الف) ولیمہ کی فضیلت اور اس کی مقدار:

نکاح کے بعد شب زفاف کے دوسرے دن ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ولیمہ کی اہمیت و فضیلت کے حوالے

سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی مرد کے جسم پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیے، یہ کیونکر لگا؟) عرض کیا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے زردی چھوٹ کر لگ گئی) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا، ایسا ولیمہ ازوان سموات میں سے کسی پر نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا یعنی تمام ولیموں میں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت لکاتے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: خیبر سے واپسی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلا لایا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا، نہ روٹی تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، دسترخوان بچھا دیے گئے، اس پر کھجوریں، پیاز اور گھی ڈال دیا گیا۔

ولیمہ میں حاضرین کو کھانا پیش کرنا سنت ہے، یہ کھانا حسب طاقت ہونا چاہیے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، یہ کھانا سادہ بھی ہو سکتا ہے اور پر تکلف بھی۔ اس سے مقصود سنت ہو، ریا کاری ہرگز نہ ہو۔
دو شخصوں کی دعوت کی صورت میں:

جب بیک وقت دو شخص دعوت دینے آئیں، تو جس کا دروازہ قریب ہو، تو اس کی دعوت قبول کی جائے۔ اگر یکے بعد دیگرے دو آدمی دعوت دینے کے لیے آئے ہوں، تو جو شخص پہلے آیا اس کی دعوت قبول کی جائے۔

(ب) فاسقوں کی دعوت کا شرعی حکم:

فاسقوں کی دعوت قبول کرنا منع ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

مہمان کو رخصت کرنے کی حد:

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے کے لیے ساتھ جانا مستحسن و سنت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔

سوال نمبر 3:- (الف) لباس کتنا ضروری اور کتنا مستحب ہے؟ نیز بتائیں کہ لباس کی کون سی صورت ناجائز ہے؟

(ب) دامن کی لمبائی اور آستین کی چوڑائی و لمبائی کتنی ہو؟

جواب: (الف) لباس ضروری، لباس مستحب اور لباس ناجائز کی صورت:

لباس ضروری و مستحب اور ممانعت کی صورت: اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے۔ اس سے زائد اس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، تو اس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے زیب تن کرنا، مباح ہے۔ اس طرح کے کپڑے روزانہ نہ پہنے، کیونکہ ہوسل ہے کہ اترا نہ لگے۔ تکبر کے طور پر جو لباس زیب تن کیا جائے، وہ ناجائز ہے۔

(ب) دامن کی لمبائی، آستین کی چوڑائی اور لمبائی:

سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی نصف پنڈلی تک ہو، آستین کی چوڑائی ایک بالشت اور لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک ہو۔

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4:- (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(ب) تقلید کی تعریف اور اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث پیش کریں؟

جواب: (الف) حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کی تعریفات و حکم:

حدیث صحیح مع حکم: وہ حدیث ہے، جس کے تمام راوی متصل، عادل و ثقہ، تام الفیض ہوں اور وہ حدیث

شاذ نہ ہو۔

حکم: اس سے شرعی احکام یعنی حلال و حرام اور فضائل ثابت ہوتے ہیں۔
حدیث حسن مع حکم: وہ حدیث ہے، جس کے کسی راوی میں حدیث صحیح کی صفت تام الضبط نہ پائی جاتی

ہو۔

حکم: اس سے بھی احکام شرعی اور فضائل ثابت ہوتے ہیں۔
حدیث ضعیف مع حکم: وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صحیح کی ایک سے زیادہ صفات موجود نہ ہوں۔
حکم: اس سے صرف فضائل ثابت ہوتے ہیں۔

(ب) تقلید کی تعریف، اس کے ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث:

تقلید کی تعریف: کسی کی بات کو بغیر دلیل کے ماننا۔

ثبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث:

آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)

حدیث: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتنی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔
سوال نمبر 5:-- (الف) بدعت کا شرعی معنی، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف، نیز بدعت حسنہ کا جواز قرآن و سنت سے ثابت کریں؟

(ب) کیا تے آجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ مذہب احناف مدلل بیان کریں؟

جواب: (الف) بدعت کا شرعی معنی، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تعریف اور بدعت

حسنہ کا جواز مع الدلائل:

بدعت کا شرعی معنی: ہر وہ کام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد

ہوا ہو۔

بدعت حسنہ کی تعریف: ہر وہ طریقہ ہے، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہو، بعد میں

ایجاد ہوا ہو اور وہ کام شریعت کے خلاف نہ ہو مثلاً باجماعت نماز تراویح ادا کرنا وغیرہ۔ اس بدعت پر عمل کرنا

باعث اجر ہے۔

بدعتِ سیئہ: ہر وہ کام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نہ ہو بلکہ بعد میں ایجاد ہوا اور وہ شریعت سے متصادم ہو مثلاً عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں جمعہ کا خطبہ دینا۔

بدعتِ حسنہ کا ثبوت قرآن و سنت سے: بدعتِ حسنہ کے ثبوت پر قرآن و سنت سے دلائل: قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

۱- يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ اٰبِآءِ مَا مِمْهُمْ ^۲ (جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے)

۲- جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر روانہ کیا، تو آپ نے ان سے دریافت کیا: تم کس طرح فیصلے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن کے مطابق اس کا حل تلاش کروں گا، فرمایا: اگر تمہیں قرآن میں حل دستیاب نہ ہوا؟ عرض کیا: میں آپ کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر میرے ارشادات میں بھی اس کا حل موجود نہ ہو؟ عرض کیا: پھر میں اپنے ہاں سے کام لوں گا، یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار کیا۔

۳- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت و اقتداء میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا، پھر دوسرے دن لوگوں کو ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اظہارِ مسرت کرتے ہوئے فرمایا: النعمت البدعة هذه۔

(ب) قے آنے کی صورت میں وضو ٹوٹنے کے حوالے سے مزہب احناف مع دلائل:

نماز جنت کی چابی ہے اور وضو نماز کی چابی ہے۔ جس طرح سمیلین سے ہونے والا چیز خارج ہونے اور جسم کے کسی حصہ سے خون نکل کر بہ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح احناف کے نزدیک نہ بھرتے آنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس بارے میں دلائل درج ذیل ہیں:

۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کسی کو دوران نماز قے یا کھانا آ جائے، تو وہ واپس آئے اور وضو کرے، اگر اس دوران اس نے کوئی بات نہیں کی، تو جہاں سے اپنی نماز کو چھوڑا تھا اس پر بنا کر لے، اور اگر اس نے کوئی بات کر لی ہے، تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

۲- حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انسان کو قے آ جائے، یا وہ قے کرے، تو اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب ہے۔

۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی، تو روزہ توڑ دیا اور پانی طلب کیا پھر وضو کیا۔

سوال نمبر 6:- (الف) دو مختلف وقتوں کی نمازیں ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم بدل انداز میں بیان کریں؟

(ب) ”اولی الامر“ اور ”اہل ذکر“ سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: (الف) دو مختلف اوقات کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کی ممانعت:

شرعی طور پر دو مختلف اوقات کی نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا، منع ہے۔ فقہ حنفی کا بھی یہی موقف ہے، اس ممانعت کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱- ارشاد خداوندی ہے: **إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا** (بے شک نماز مومنوں پر مقرر وقت میں فرض کی گئی ہے)

۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے سوا ہر نماز کو اس کے اپنے وقت میں ادا فرماتے تھے۔

۳- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴- حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

(ب) ”اولی الامر“ اور ”اہل ذکر“ سے مراد لوگ:

مفسرین کے مطابق اولی الامر، اہل الذکر اور مستعظمین سے مراد مجتہدین کرام ہیں، جو آدمی ان لوگوں میں سے نہیں ہے، اس پر ان کی تہلید ضروری ہے۔ تہلید کے حوالے سے چار مذاہب ہیں: حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔ ان میں سے کسی ایک امام کی تہلید عقائد کے علاوہ شرعی مسائل و احکام میں ضروری ہے، اس حوالے سے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) ارشاد ربانی ہے: فَسَنَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
دریافت کرو تم اہل علم سے اگر تم کو علم نہ ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ آتَاكَ إِلَهُ ع
اور اتباع کر اس کی جس نے میری طرف رجوع کیا۔

(۳) ارشاد ربانی ہے: يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِيمَانِهِمْ
جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط
اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا، مگر اس کی طاقت کے مطابق۔

الاصطلاح سے تقلید کی اہمیت اور مذکورہ اصطلاحات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asqadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

ٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1:- ثم الإجماع على أربعة أقسام إجماع الصحابة رضی اللہ عنہم علی حکم الصحابة نصتم إجماعهم بنص البعض وسكوت الباقيين عن الرد ثم إجماع من بعدهم فيما لم يوجد في قول السلف ثم الإجماع على أحد أقوال السلف .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) اجماع کی مذکورہ اقسام کے مراتب کی وضاحت کریں؟ (۱۳)

سوال نمبر 2:- ثم بعد ذلك الإجماع على نوعين من كذب وغير مركب .
حجت اجماع کو دلیل سے ثابت کریں نیز اجماع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات و امثله لکھیں؟

(۱۲=۱۲+۹=۳۳)

سوال نمبر 3:- شروط صحة القياس خمسة أحدها أن لا يكون في مقابلة النص والثاني أن يتضمن تغيير حكم من أحكام النص والثالث أن لا يكون المعنى حكماً لا يعقل معناه .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شرط کی مثال سے وضاحت کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) صحت قیاس کی شرط نمبر ۱۲ اور ۱۵ لکھیں اور مثالیں دیں؟ (۱۳)

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟ (۲۱)

قلب، فساد، وضع، ممانعت، نقض

(ب) حجیت قیاس پر دو دلیلیں تحریر کریں؟ (۱۲)

سوال نمبر 5:- ثم إنما يعرف كون المعنى علة بالكتاب وبالسنة وبالإجماع

وبالاجتهاد وبالاستنباط .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم ہونے والی علت کی ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۳)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:- نَمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَحُضْرَى اللَّهِ عَنْهُمْ عَلَى حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا نَمَّ إِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسَكُوتِ الْبَاقِينَ عَنِ الرَّدِّ نَمَّ إِجْمَاعٌ مِنْ بَعْدِهِمْ كَمَا لَمْ يُوجَدْ فِي قَوْلِ السَّلَفِ نَمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَحَدِ أَقْوَالِ السَّلَفِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی مذکورہ اقسام کے مراتب کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب پر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

پھر اجماع کی چار اقسام ہیں: صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع، بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی کا اس حکم کو رد کرنے میں خاموشی اختیار کرنا، صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کا اس حکم پر اجماع کرنا، جس میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے۔ صحابہ کرام کے اقوال میں سے کسی ایک قول پر تابعین کا اجماع ہے۔

(ب) اقسام اجماع کے مراتب کی وضاحت:

پہلی قسم کا اجماع اعتقاد اور عمل کے اعتبار سے قرآن کریم کی کسی آیت کی طرح ہے۔ دوسری قسم کا اجماع حدیث متواتر کی طرح قطعی ہوتا ہے۔ تیسری قسم کا اجماع حدیث مشہور کی طرح ہے، جس سے علم طمانیت حاصل ہوتا ہے مگر علم یقین حاصل نہیں ہوتا۔ چوتھی قسم کا اجماع، جو اسلاف کے کسی ایک قول پر ہوتا ہے، صحیح خبر واحد کی طرح ہے، جس سے عمل واجب ہوتا ہے لیکن علم واجب نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 2:- ثم بعد ذلك الإجماع على نوعين مركب وغير مركب .

حجیت اجماع کو دلیل سے ثابت کریں نیز اجماع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات و امثله لکھیں؟

جواب: حجیت کا اجماع کی دلیل سے ثبوت اور اجماع مذکورہ کی اقسام، تعزیفات مع امثلہ:

حجیت پر اجماع کی دلیل: وہ فقہی مسائل ہیں، جو فقہاء کرام نے ایک ضابطہ سے ثابت کیے ہیں مثلاً قاعدہ یہ ہے کہ تصرفات شرعیہ سے نبی ان کی تاکید کو مستلزم ہے، تو قربانی کے دن روزہ رکھنے کی نذر ماننا بھی صحیح ہے اور بیع فاسد سے ملک بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ گویا یہ دونوں مسئلے ایک ہی قاعدہ سے تعلق رکھتے جبکہ ہمارے نزدیک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ تعلق شرط کے پائے جانے سے سبب بنتی ہے۔ تو طلاق اور عتاق کو ملک یا سبب ملک سے معلق کرنا صحیح ہے۔ جب ہم نے ثابت کیا کہ اگر کسی اسم موصوف پر اس کی صفت کے ساتھ حکم لگایا جائے، تو ضروری نہیں ہے کہ اس کی تعلق میں بھی صفت کا لحاظ رکھا جائے، تو آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود لوٹڈی سے نکاح کے جواز کے خلاف جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط اسی قاعدہ کے تحت ثابت کی ہے۔ اسی طرح جب اسی قاعدہ سے آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود سلطان لوٹڈی سے نکاح صحیح ہے، تو کتابیہ لوٹڈی سے بھی نکاح جائز ہوگا، کیونکہ ماننے والے دونوں کو مانتے ہیں اور نہ ماننے والے بھی دونوں سے انکار کرتے ہیں۔ دونوں میں فرق کا کوئی قائل نہیں ہے۔

اقسام اجماع کی تعزیفات مع امثلہ:

اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدائش والے مسئلہ کے حکم پر مجتہدین متفق ہو جائیں مگر حکم کی علت میں ان دونوں کے درمیان اختلاف ہو، تو یہ اجماع مرکب ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جب کسی شخص کو قے آئے اور اس نے عورت کو ہاتھ لگایا، تو احناف اور شافعی کے نزدیک اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مس عورت ہے۔

اجماع غیر مرکب: کسی نئے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہونا، مگر حکم کی علت کے درمیان اختلاف نہ ہو۔

سوال نمبر 3:- شروط صحة القياس خمسة أحدها أن لا يكون في مقابلة النص

والثاني أن يتضمن تغيير حكم من أحكام النص والثالث أن لا يكون المعنى حكماً لا يعقل معناه .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شرط کی مثال سے وضاحت کریں؟

(ب) صحت قیاس کی شرط نمبر ۴ اور ۵ لکھیں اور مثالیں دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: قیاس کے صحیح ہونے کی پانچ شرائط ہیں: ان میں سے پہلی یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں نص موجود نہ ہو، دوسری یہ ہے کہ اس کی وجہ سے کسی نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو اور تیسری یہ ہے کہ وہ اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قیاس نص کے مقابلہ میں نہ ہو۔ اس شرط کے نہ پائے جانے کی مثال یہ ہے کہ حضرت حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نماز میں تہقبہ لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، سائل نے کہا: اگر کوئی شخص نماز میں پاک دامن عورت پر کوئی الزام عائد کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، تو تہقبہ لگانے سے وضو کیوں ٹوٹے گا حالانکہ یہ کم درجہ کا گناہ ہے؟ تو اس شخص کا یہ قیاس ایک نص کے مقابلہ میں ہے۔

(ب) صحت قیاس کی چوتھی اور پانچویں شرط مع امثلہ:

چوتھی شرط مع مثال: تعلیل کسی شرعی حکم کے لیے ہولغوی بات کے لیے نہ ہو۔ مثال یوں ہے کہ چور کو سزا دینے کے لیے کہا جاتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر دوسروں کا مال حاصل کرتا ہے، لہذا اس مفہوم کی بنیاد پر کفن چور کو بھی سزا دینی کہاجائے، لیکن یہ قیاس صحیح نہیں، کیونکہ یہ لغت کی بنیاد پر قیاس ہے۔

پانچویں شرط مع مثال: فرع کے لیے کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو، مثلاً اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے کہے کہ قسم اور ظہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں، تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل کے بارے میں غلام کے مومن ہونے کی شرط ہے، فتحریر رقبہ مؤمنہ جبکہ قسم اور ظہار کے بارے میں نص مطلق ہے، لہذا کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی صورت میں دوسری نص یعنی مطلق کا ابطال لازم آئے گا۔

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

(۱) قلب، (۲) فساد، (۳) وضع، (۴) ممانعت، (۵) نقض

(ب) حجیت قیاس پر دو دلیلیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

قلب: حکم کو علت کی جگہ پر اور علت کو حکم کی جگہ پر رکھنا۔

فساد، وضع: علت کو ایسا وصف قرار دیا جائے، جو اس حکم کے لائق نہیں۔

ممانعت: معلل نے جو کچھ تعلیل سے ثابت کیا ہے، اس پر اعتراض کیا جائے۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

یا تو اس علت کو تسلیم نہ کیا جائے یا علت کو تسلیم کیا جائے لیکن حکم کو نہ مانا جائے۔

نقض: اس کا مطلب یہ ہے کہ علت پائی جائے لیکن اس سے ثابت ہونے والے حکم کو کسی وجہ سے اس

سے الگ کر دیا جائے۔

(ب) حجیت قیاس پر دو دلائل:

حجیت قیاس پر دو دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیجا اور ان سے پوچھا: ”تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟“ انہوں نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ میں اس کا حل نہ ملا؟ عرض کیا: آپ کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر میرے ارشادات میں بھی اس کا حل نہ ملا؟ عرض کیا: میں اپنے اجتہاد سے کام لوں گا، یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کی رائے کو درست قرار دیا۔

(۲) شعم قبیلہ کی ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا سہرا باپ بہت بوڑھا ہے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے بتائیں کہ اگر تیرے باپ پر کسی کا قرض ہوتا اور تو اسے ادا کرنا چاہے، تو کیا وہ ادا ہو گیا نہیں؟ اس نے جواب میں کہا: ضرور ادا ہوگا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

سورۃ نمبر 5: - ثُمَّ إِنَّمَا يُعْرَفُ كَوْنُ الْمَعْنَى عِلَّةً بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَّةِ وَبِالْإِجْمَاعِ وَبِالْإِجْتِهَادِ وَبِالْوَسْطِطِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم ہونے والی علت کی ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

اس معنی کا علت ہونا قرآن کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع اور اجتہاد و استنباط سے ثابت ہے۔

(ب) کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع سے معلوم علت کی مثالیں:

کتاب اللہ سے علت:

مسافر اور مریض کو روزہ ترک کرنے کی اجازت آسانی پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے، ارشاد خداوندی ہے گویا انہیں جس طرح آسانی ہو، عمل کرے۔ روزہ رکھنا آسان سمجھیں تو اب رکھ لیں ورنہ بعد میں قضا کر لیں۔ اسی بنیاد پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر مسافر رمضان المبارک میں کسی دوسرے واجب روزے رکھے، تو وہی ہوگا، کیونکہ اس کے لیے آسانی یہی ہے کہ اس کو پورا کرے، جو اس پر پہلے سے لازم ہے۔ رمضان کا روزہ بعد میں ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ رمضان شریف کے بعد دوسرے دن نہ پاسکے تو لازم نہ ہوگا۔ لہذا جب اسے بدی بہتری کے لیے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضاء کرنے کی اجازت ہے تو دینی مفاد کے لیے بھی اجازت ہوگی یعنی جو کچھ اس پر پہلے سے لازم ہے

اس سے عہدہ برآ ہو جائے گا۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علت:

حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو، اگر چہ چٹائی پر خون کے قطرے گریں۔ یہاں پر نماز کے لیے وضو کرنا اس بنیاد پر تھا کہ خون مسلسل جاری رہتا تھا۔ اسی علت یعنی خون کے آنے کی بنا پر رگ کٹوانے اور نشتر لگوانے کی صورت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہوا۔

اجماع سے علت:

باپ بچے کا ولی اس لیے ہوتا ہے کہ وہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے خود تصرف نہیں کر سکتا، چونکہ یہ علت ہے از روہ علت لڑکی میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہذا باپ کی ولایت کا حکم اس لیے ثابت ہوگا کہ بچہ بالغ ہو جائے اور اس کی عقل کامل ہو جائے، تو یہ ولایت ختم ہو جاتی ہے۔ بلوغت کی بنیاد پر لڑکی بھی بالغ ہونے کے بعد خود مختار ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

H_M_Hashnain_Asqadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازم ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں؟

سوال نمبر ۱:- (الف) باپ کی کل کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟ ۱۵

(ب) اصحاب فریض کی تعریف کریں نیز بتائیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر ۲:- (الف) بیوی اور شوہر کی کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟ ۲۰

(ب) تداخل اور تماثل کی تعریف کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳:- (الف) علم فریض کی تعریف، مہم و غرض اور غرض و غایت بیان کریں؟ ۱۵

(ب) علم فریض کے "نصف العلم" ہونے کی تین وجوہ بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر ۴:- (الف) عصبات نسبیہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ ان کی کتنی اور کون کون سی

قسمیں ہیں؟ ۱۵

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟ ۱۵

سوال نمبر ۵:- درج ذیل میں سے کوئی سے چار مسائل حل کریں؟ ۴۰

(الف)	شوہر	باپ	
(ب)	بیٹی	دادا	
(ج)	ماں	باپ	بیوی
(د)	دادا	بھائی	بہن
(ه)	ماں	باپ	بیٹا
(و)	بیوی	بیٹا	بیٹی

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: علم میراث

سوال نمبر 1:- (الف) باپ کی کل کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟
(ب) اصحاب فرائض کی تعریف کریں نیز بتائیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(1) سُدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگر چہ نیچے تک) ہوں۔

(2) سُدس مع اعصبہ: جب میت کی بیٹیاں ہوں۔

(3) محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(ب) اصحاب فرائض کی تعریف تعداد اور ان کے نام:

اصحاب فرائض: اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں کہ فریض کریم، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت میں جن کا حصہ مقرر و معین ہے۔

تعداد اور ان کے نام: کل اصحاب فرائض بارہ ہیں، جن میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

چار مرد یہ ہیں: (۱) باپ، (۲) دادا، (۳) خنی بھائی، (۴) خاوند۔

آٹھ عورتیں یہ ہیں: (۱) دادی، (۲) ماں، (۳) بیوی، (۴) بیٹی، (۵) پوتی، (۶) حقیقی بہن،

(۷) باپ شریک بہن، (۸) ماں شریک بہن۔

سوال نمبر 2:- (الف) بیوی اور شوہر کی کتنی اور کون کون سی حالتیں ہیں؟

(ب) تداخل اور تماثل کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) بیوی اور شوہر کے احوال:

بیوی کی حالتیں: بیوی کی دو حالتیں ہیں:

۱- چوتھا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا

مثال:

مسئلہ نمبر 4

می

بھائی

بیوی

بقیہ

چوتھا حصہ (1/4)

3

1

۲- آٹھواں حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا

ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 8

می

بیٹا

بیوی

بقیہ

آٹھواں حصہ (1/8)

7

1

شوہر کی حالتیں:

شوہر کی بھی دو حالتیں ہیں:

۱- نصف حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو۔

مثال:

مسئلہ نمبر 2

می

باپ

شوہر

بقیہ

نصف حصہ (1/2)

1

1

۲- چوتھا حصہ ملتا ہے بشرطیکہ میت نے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پڑپوتا اور پڑپوتی میں سے کوئی چھوڑا ہو۔

مثال:

میت

بیٹا

شوہر

بقیہ

چوتھا حصہ (1/4)

3

1

(ب) تداخل اور تماشل کی تعریفات:

تداخل: دو مختلف اعداد ہوں، جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا تقسیم کرے، تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تداخل کہتے ہیں۔

تماشل: دو عدد مساوی ہوں، تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تماشل کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 3۔ (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟

(ب) علم فرائض کے ”نصف العلم“ ہونے کی تین وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) علم فرائض کی تعریف، موضوع اور غرض:

علم فرائض کی تعریف: وہ علم ہے، جس کے ذریعے میت کا ترکہ (مرنے والے کا بچا ہوا مال) میت کے ورثاء کو پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔

موضوع: میت کا مال اور اس کے ورثاء۔

غرض: میت کے مال میں سے ہر وارث کو اس کا متعین حصہ دینا

(ب) علم الفرائض کو ”نصف علم“ کہنے کی تین وجوہات:

۱- انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔

زندگی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض ”نصف العلم“ ہوا۔

۲- ملک کی دو صورتیں ہیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔

وراثت کے علاوہ بقیہ اشیاء تمام کا تعلق ”ملک اختیاری“ سے ہے۔

اس لحاظ سے بھی علم فرائض ”نصف علم“ ہوا۔

۳- احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔

(ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس و اجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض تمام مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط

ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض ”نصف علم“ ہوا۔

سوال نمبر 4:- (الف) عصبات نسبیہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ ان کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) عصبات نسبیہ کی تعریف، تعداد اور اقسام:

عصبات نسبیہ کی تعریف: اگر اصحاب فرائض نہ ہوں، یا اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو کچھ ترکہ بچ گیا ہو، تو وہ عصبات نسبیہ کو دیا جائے گا۔ عصبات نسبیہ وہ افراد ہیں، جو نسبی قرابت کی وجہ سے عصبہ ہیں۔

عصبات نسبیہ کی تعداد اور اقسام: عصبات نسبیہ کی تین اقسام ہیں:

(۱) عصبہ بنفسہ، (۲) عصبہ بغيرہ، (۳) عصبہ مع غیرہ۔

(ب) ترکہ سے متعلق حقوق کی تعداد اور ان کی وضاحت:

ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلی قسم: (۱) نصف (1/2)، (۲) ربع (1/4)، (۳) ثمن (1/8)، آٹھواں حصہ (1/6)، چھٹا (1/6)، دوسری قسم: (۴) ثلثان (2/3)، دو تہائی (5/6)، (۵) ثلث (1/3)، ایک تہائی، (۶) سدس (1/6)، چھٹا (1/6) حصہ۔

ترکہ کے مستحقین کے نام: قرآن وحدیث میں ترکہ کے مستحقین کی تعداد بارہ بتائی گئی ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) باپ، (۲) دادا، (۳) ماں شریک بھائی، (۴) شوہر، (۵) دادی، (۶) ماں، (۷) بیوی، (۸) بیٹی، (۹) پوتی، (۱۰) حقیقی بہن، (۱۱) باپ شریک بہن، (۱۲) ماں شریک بہن۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل مسائل حل کریں؟

(الف) شوہر باپ

(ب) بیٹی دادا

(ج) بیوی باپ

(د) بیٹی دادا

(ه) بیٹی باپ

(و) بیٹی بیٹی بیٹی بیوی

درجہ عالیہ طالبات (سال دوم) 2021ء

(۱۶۳)

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)

جواب: مسائل وراثت کا حل:

(الف)

مسئلہ نمبر 2

باپ

شوہر

عصبہ

 $\frac{1}{2}$

1

1

مسئلہ نمبر 6

دادا

بیٹی

 $\frac{1}{6}$ + عصبہ $\frac{1}{2}$

2+1

3

(ج)

مسئلہ نمبر 4

بیوی

باپ

ماں

 $\frac{1}{4}$

عصبہ

 $\frac{1}{3}$

1

2

1

(د)

مسئلہ نمبر 1

بہن

بھائی

دادا

x

x

عصبہ

x

x

1

(۵)

مسئلہ نمبر 6

میت

بیٹا	باپ	ماں
عصبہ	1/6	1/6
4	1	1

○

(۶)

مسئلہ نمبر 40=8x5

میت

بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹی
عصبہ	عصبہ	عصبہ	1/8
	7		1
	35		5
14	7	14	5

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

الاختبار السنوی للشهادة العالیة "السنة الثانية"

للبنات الموافق سنة ۲۰۲۱ھ / 2021ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات کا حل مطلوب ہے؟

سوال نمبر 1:- (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی

تعریف کریں؟ $۱۰+۱۰=۲۰$

(ب) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز بلاغت کلام کی تعریف تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 2:- (الف) علم معانی کی تعریف اور مثال لکھتے ہوئے آٹھ (۸) ابواب کے نام ذکر

کریں؟ $۵+۵+۹=۱۹$

(ب) خبر کی تعریف اور مثال لکھیں نیز جملے کے کتنے رکن ہیں؟ دو مثالیں اعتبار سے ان کے نام لکھیں۔

 $۷+۷=۱۴$

سوال نمبر 3:- (الف) نہی معنی اصلی کے علاوہ دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتی ہے، کوئی سے دو

معانی مع امثلہ لکھیں؟ ۱۲

(ب) ندا کی تعریف کریں نیز آٹھ (۸) حروف ندا تحریر کریں؟ $۵+۱۶=۲۱$ سوال نمبر 4:- (الف) دواعی ذکر میں سے کوئی سے تین مع امثلہ بیان کریں؟ $۶ \times ۳=۱۸$

(ب) والنص علی عموم السلب او سلب العموم

مذکورہ عبارت کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ ۱۵

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز فصاحت کلمہ اور کلام کی تعریف کریں؟

(ب) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے بلاغت کلام کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور فصاحت کلمہ اور کلام کی تعریف:

فصاحت کا لغوی اور اصطلاحی معنی: فصاحت کا لغوی معنی بیان اور ظہور ہے۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور ماہر ہو جائے، تو کہا جاتا ہے: افسح الصبی فی منطقہ یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہو گیا۔
فصاحت اصطلاح میں کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

فصاحت کلمہ: کلمہ کتنا فرحروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہوتا ہے۔

فصاحت کلام: وہ کلمات کہ اجتماع سے پیدا ہونے والے تافر، ضعف تالیف اور تعقید سے خالی ہو اور اس کے کلمات فصیح ہوں۔

(ب) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور بلاغت کلام کی تعریف:

بلاغت کے لغوی معنی انتہا، پہنچنا کے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: بلغ فلان مرادہ یعنی فلاں شخص اپنی مراد کو پہنچا۔

بلاغت اصطلاحی طور پر کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے جبکہ کلمہ کی صفت واقع نہیں۔

بلاغت کلام: کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بلاغت کلام ہے جبکہ وہ کلام فصیح بھی ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) علم معانی کی تعریف اور مثال لکھتے ہوئے آٹھ (۸) ابواب کے نام ذکر کریں۔

(ب) خبر کی تعریف اور مثال لکھیں نیز جملے کے کتنے رکن ہیں؟ دونوں اعتبار سے ان کے نام لکھیں۔

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف و مثال اور آٹھ ابواب کے نام:

علم معانی کی تعریف و مثال: وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

مثال: وانا لاندروی اشتر اريد بمن في الارض ام اراد بهم ربهم رشدا۔

اور بے شک ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے شرکار ارادہ کیا گیا، یا ان کے رب نے ان کے لیے

ہدایت کا ارادہ فرمایا۔

علم معانی کے آٹھ ابواب: (۱) خبر و انشاء، (۲) تعریف و تکمیر، (۳) تذکیر و تانیث، (۴) ذکر و حذف، (۵) وصل و فصل، (۶) مجاز و کنایہ، (۷) تقدیم و تاخیر، (۸) اطلاق و تہید۔

(ب) خبر کی تعریف و مثال اور جملے کے ارکان:

خبر کی تعریف و مثال: اس بات کے لیے وضع کیا گیا کہ مخصوص زمانہ میں اختصار کے ساتھ حدوث کا فائدہ دے مثلاً حَسْرَبَ زَيْدٌ عَمْرُوًّا۔

جملہ کے ارکان: ہر جملہ کے دو رکن ہوتے ہیں: ایک محکوم علیہ اور دوسرے کو محکوم بہ کہا جاتا ہے۔ محکوم علیہ کو مسند الیہ کہا جاتا ہے جیسے فاعل اور نائب فاعل۔ محکوم بہ کو مسند کہتے ہیں جیسے فعل اور وہ مبتداء جس کے مرفوع پر اکتفاء کیا گیا ہو۔

سوال نمبر 3:- (الف) نہی معنی اصلی کے علاوہ، دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتی ہے، کوئی سے دو معانی مع امثلہ لکھیں؟

(ب) نداء کی تعریف کریں نیز آٹھ (۸) حروف نداء تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصل معنی کے علاوہ نہی کے دو معانی مع امثلہ:

بعض اوقات نہی اپنے اصلی معنی کے نکل کر دوسرے معانی میں استعمال ہوتی ہے اور یہ بات مقام اور سیاق کلام سے معلوم ہوتی ہے۔

۱- دعاء: جیسے لا تشمت بی علی الاعداء (مجھ پر شتم نہ کرنا)

۲- التماس: جیسے تم اپنے ہمسر آدمی سے کہو: لَا تَبْرَحْ مِنْ مَعِيَ إِنَّكَ خَلِيٌّ لِي وَجَعَلَ إِلَيْكَ (تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا کہ میں تمہاری طرف لوٹ آؤں)

(ب) نداء کی تعریف اور آٹھ حروف نداء:

نداء کی تعریف: ایسے حرف کے ساتھ کسی کو پکارنا، جو اذَعُوْا کے قائم مقام ہو مثلاً يَا اَللّٰهُ۔

آٹھ حروف نداء: (۱) يَا، (۲) اَيُّهَا، (۳) هَيَّا، (۴) اَيُّهَا، (۵) اَيُّهَا، (۶) اَيُّهَا، (۷) اَيُّهَا، (۸) اَيُّهَا۔

سوال نمبر 4:- (الف) دو داعی ذکر میں سے کوئی سے تین مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) والنص على عموم السلب او سلب العموم

مذکورہ عبارت کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تین داعی ذکر مع امثلہ:

۱- مسند الیہ پر دلالت کرنے والے قرینہ کی کمزوری کی وجہ سے اس پر اعتماد کم ہو، یا سننے والے کی سمجھ

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)

(۱۶۸)

درجہ عالیہ طالبات (سال دوم) 2021ء

کمزور ہو، تو مسند الیہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔

مثال: زَيْدٌ نَعَمَ الصِّدِّيقُ (زید کتنا اچھا دوست ہے)

یہاں زید کی جگہ ”هُوَ“ ضمیر لانا بھی درست ہے۔

۲- سامع کے غمی ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود۔

مثال: جیسے پوچھا جائے مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ پھر جواب میں کہا جائے: عُمَرُ قَالَ كَذَّآ . حالانکہ هُوَ

قَالَ كَذَّآ کہنا بھی درست ہے۔

۳- تعجب کے موقع پر: جب کوئی عجیب بات ہو تو، جیسے علی کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور اب اس کا نام

لینے کی ضرورت نہیں لیکن نام لیا جاتا ہے۔

مثال: عَلِيٌّ يَا مَدَامُ الْأَسَدُ (علی مقابلہ میں شیر سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کرتا ہے)

(ب) عبارت کی مثالوں سے وضاحت:

پہلی صورت یعنی جب سلب کا عموم ہو تو اس میں عمومیت کے الفاظ نفی کے الفاظ سے مقدم ہوتے

ہیں۔

مثال: كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ (یعنی کچھ بھی نہیں ہوا)

دوسری صورت: جب سلب عموم ہو یعنی عمومیت کو ختم کیا جائے، تو اس میں نفی کے الفاظ مقدم اور عموم

کے الفاظ مؤخر ہوتے ہیں۔

مثال: لَمْ يَكُنْ كُلُّ ذَلِكَ (یہ سب کچھ نہیں ہے یعنی یہ مجموعہ نہیں ہوا)

☆☆☆

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)

الاختبار السنوی النهی

الشهادة العالیہ

المو

الورقة الا

الوقت المحدد: ثلاث

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل

سوال نمبر 1: - مَا جَعَلَ أَرْوُ

جمع دعویٰ وهو من يدعی

اليهود والمنافقين والله يقول

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کر

(ب) ظہار سے کیا مراد ہے

(ج) تظاہرون کو کتنے اور

سوال نمبر 2: - وَإِذْ قَالَتْ

مَنَازِلِكُمْ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانُوا

الْمَدِينَةَ لِلْقِتَالِ وَيَسْتَأْذِنُ فَر

عَلَيْهَا وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ مَا

(الف) تفسیری عبارت پرا

(ب) یثرب منصرف ہے

(ج) طائفة منهم سے کو

سوال نمبر 3: - وَلَوْ أَنَّهُمْ

رَحِيمٌ ۝ لَمِن تَاب مِنْهُمْ ۝

تَصِيْبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُص

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا

(ب) مذکورہ خبر کی تحقیق

(۸)

نی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنہ) پاکستان

الیہ "السنہ الثانیہ" للطالبات

فق سنہ 1443ھ / 2022ء

ولی: تفسیر القرآن الکریم

ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

بریں۔

جُكُمُ اللَّائِي تَظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ

لغیر اہل ابناہ ابناء کم حقیقہ ذلکم قولکم فافواہکم ای

الحق فی ذلک وهو یهدی السبیل۔

شیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

اور اس کا حکم کیا ہے؟ (۸)

نون کونسے طریقے سے پڑھا گیا ہے؟ (۲)

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا وَقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا إِلَى

اِخْرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سِنْعِ جَبَلٍ خَارِجِ

يَقِ مِنْهُمْ النَّبِيُّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ غَيْرَ حَسْبِهِ يَخْشَى

رِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا مِنَ الْقِتَالِ۔

عرب لگائیں نیز کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ لکھیں۔ (۱۰+۱۰=۲۰)

غیر منصرف؟ دونوں صورتوں میں وجہ بھی لکھیں؟ (۸)

تا لوگ مراد ہیں؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں؟ (۵)

صَبِرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ خَيْرٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ

بِحُورٍ تَصِيرُوا عَلَيَّ مَا فَعَلْتُمْ مِنَ الْخَطَايَا نَدِيمِينَ ۝

ترجمہ کریں نیز پہلی آیت کا شان نزول لکھیں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کو بھیجا تھا اور وہ کیا خبر لائے تھے؟

- (ج) بَجَهَالَةٍ تَرْكِبٌ مِىنْ كَيْبَانٍ رَهَابٍ؟ جَلَالِيْنِ كِي رُوْشِي مِىنْ بَتَائِيْنِ - (۵)
- سوال نمبر 4: - يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءً مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللُّقَابِ ط
بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝
- (الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)
- (ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟ (۵+۸=۱۳)



درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: تفسیر القرآن

سوال نمبر 1: - مَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمْ اللَّائِي تَظَاهَرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ جَمْعَ دَعَىٰ وَهُوَ مَن يَدْعِي لغير أبيه ابناله أبناءكم حقيقة ذلكم قولكم فافواهمكم أي اليهود والمنافقين والله يقول الحق في ذلك وهو يهدى السبيل -

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشد یہہ شان نزول تحریر کریں؟

(ب) ظہار سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

(ج) تظاہرون کو کتنے اور کون کون سے طریقے سے پڑھا گیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور نہیں بنایا ان کو جن کے بارے میں دوی کیا جاتا ہے (ادعیاء، دعی کی جمع ہے یہ وہ بچہ ہے جس کے بارے میں اس کے باپ کے علاوہ شخص سے منسوب کر کے بٹھا جاتا ہے) یعنی اے یہودیو اور منافقو! تمہارے حقیقی بیٹے تمہاری زبانی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں سچ فرماتا ہے، وہ حق راستہ کی طرف راہنمائی فرماتا ہے، ہاں (تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو کہ یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک درست ہے) یہی بات انصاف پر مبنی ہے۔

خط کشیدہ کا شان نزول:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بار بار ناچاقی پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا، اس پر یہودیو اور منافقون نے اعتراض کیا کہ ایک طرف آپ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ان کی بیوی سے نکاح بھی کر لیا، یہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے انہیں جواب دیا گیا کہ زید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی بیٹا نہیں ہے کہ یہ اعتراض کیا جائے بلکہ وہ تو متبنی ہے، جس کی مطلقہ سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(ب) ظہار:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ کہے کہ تو میرے لیے میری ماں کی مثل ہے۔

حکم: اس کا کفارہ واجب ہے۔ دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

(ج) تظاہرون کو دو طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے:

۱- ہا سے پہلے الف کا اضافہ کیے بغیر، اس صورت میں یہ اصل میں "تظہرون" تھا۔ دوسری تاہ کو

ظاء سے بدل کر ظاء میں ادغام سے تو "تظہرون" ہو گیا۔

۲- ہاء سے پہلے الف کے اضافہ کے ساتھ یعنی "تظہرون"۔

سوال نمبر 2:- وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مَقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا إِلَىٰ

مَنَازِلِكُمْ مِّنَ الْمَدِينَةِ وَكَانُوا تَخْرُجُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ سَلْعَ جَبَلٍ خَارِجِ

الْمَدِينَةِ لِلْقِتَالِ وَیَسْتَأْذِنُ فَرِیقٌ مِّنْهُمْ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ عَیْرَ حَصِیْنَةَ یَٰحَسْبُو

عَلَيْهَا وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ مَا یُرِيدُونَ إِلَّا جَرَارًا مِّنَ الْقِتَالِ .

(الف) تفسیری عبارت پر اعراب لکھیں اور کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) یثرب منصرف ہے یا غیر منصرف؟ دونوں صورتوں میں وجہ بھی لکھیں؟

(ج) طائفۃ منہم سے کون لوگ مراد ہیں؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور جب کہا ان میں سے ایک گروہ نے: اے اہل یثرب! یہ تمہارے ٹھہرنے کا نام نہیں، پس

لوٹ جاؤ (مدینہ میں اپنے گھروں کی طرف جو مدینہ سے باہر جنگ میں شرکت کے لیے نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سلح پہاڑ تک آئے تھے) ان میں سے ایک گروہ آپ سے اجازت مانگ رہا تھا یہ کہے

ہوئے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں (ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ وہ لٹ نہ جائیں)

حالانکہ وہ کھلے نہ تھے، (غیر محفوظ نہ تھے) وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے (جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے)

(ب) "یثرب" کا منصرف ہونا:

یہ منصرف نہیں ہے، کیونکہ اس میں منع صرف کے دو اسباب پائے گئے ہیں۔

"یثرب" کا غیر منصرف ہونا:

یثرب غیر منصرف ہے، کیونکہ اس میں منع صرف کے دو سبب پائے گئے ہیں۔ ایک علمیت اور دوسرا

(الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟
 (ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟
 جواب: (الف) آیت مبارکہ کا ترجمہ: اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہو سکتا ہے وہ ان سے بھتر ہوں۔ تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برانام فاسق کہلاتا ہے اور وہ جو تو چند کریں تا وہی لوگ ظالم ہیں۔

شان نزول:

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی، جو حضرت امار، حضرت صہب وغیرہما کا مذاق اڑاتے تھے ان کی غربت کی وجہ سے۔ ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر انہیں ہر مردوں سے نہ بنیں یعنی مالدار غریبوں کا تحسرنہ بنائیں۔ نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست پانچ کی، نہ بیوا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ اسی کے علاوہ یہ آیت مبارکہ حضرت سفید رضی اللہ عنہما کے حق میں بھی نازل ہوئی، جب حضرت حصہ رضی اللہ عنہما نے انہیں یہودی کہہ کر کھینچا یا تو وہ روتی ہوئیں رسول اللہ کی رحمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی اور نبی کی بیوی ہو، تم پر وہ کیا ضرر کر سکتی ہیں اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے حصہ اللہ سے ڈرو۔

(ب) سورہ کوثر کا ترجمہ:

بے شک (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا، جس سے آپ کے لیے نارا چھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔
کوثر کی وضاحت: کوثر سے مراد جنت کی خبر ہے یا اس حوض کا نام ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آئے گی، یا اس سے مراد خیر کثیر ہے یعنی نبوت اور شفاعت وغیرہ۔

☆☆☆

وزن فعل۔

(ج) طائفۃ منہم سے مراد لوگ:

اس سے مراد مدینہ منورہ میں موجود منافقین کا ایک گروہ ہے۔

سوال نمبر 3:- وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَمَن تَابَ مِنۡهُم ۝ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ ۚ بَنِيَّا خَيْرٌ لِّمَنِ انَّ تُصِيبُوا قَوْمًا ۚ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا تُصِيبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ مِنَ الْخَطَايَا نَدِمِينَ ۝

(الف) کلام اللہ اور تفسیر کا ترجمہ کریں نیز پہلی آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) مذکورہ خبر کی تحقیق کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کو بھیجا تھا اور وہ کیا خبر لائے تھے؟

(ج) بجہالۃ ترکیب میں کیا بن رہا ہے؟ جلالین کی روشنی میں بتائیں۔

(الف) ترجمہ: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے پاس

تشریف لے جاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (ان میں سے جو توبہ کریں) اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شخص خبر لیکر آئے ("بنا" کا معنی ہے خبر) تو تم خوب تحقیق کرو، ایسا نہ ہو کہ تم انجانے میں ہی قوم کو نقصان پہنچا دو اور پھر تم ہو جاؤ (تصبحوا، تصیروا کے معنی میں ہے) اس پر جو تم نے کیا ہے (حطائے قوم کے ساتھ) نادام/پچھتانے والے۔

پہلی آیت کا شان نزول:

ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں سے باہر آواز لگاتے تھے اس لیے کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور وہ ایسے آوازیں لگاتے تھے جیسے دیہاتی لوگ سختی اور بد اخلاقی کے ساتھ آوازیں لگاتے ہیں۔ یہ بات آپ کے بلند مقام اور آپ کے عظیم کے خلاف تھی۔ اسی سلسلہ میں ان کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ آیت مبارکہ نازل کی گئی۔

(ب) مذکورہ خبر کی تحقیق کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، آپ نے بنو مطلق کے اندر بھلائی و فرمانبرداری کے سوا اور کچھ نہ دیکھا اور یہی خبر آپ نے آکر رسول اللہ کو دی۔

(ج) بجہالۃ ترکیب میں حال واقع ہو رہا ہے۔

سوال نمبر 4:- يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُونَ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ ط بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

(الف) مذکورہ آیت کا ترجمہ کریں نیز شان نزول جلالین کی روشنی میں لکھیں؟
 (ب) سورہ کوثر کا ترجمہ لکھیں نیز جلالین کی روشنی میں بتائیں کہ کوثر سے کیا مراد ہے؟
 جواب: (الف) آیت مبارکہ کا ترجمہ: اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برانام فاسق کہلاتا ہے اور وہ جو توبہ نہ کریں، تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

شان نزول:

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی، جو حضرت عمار، حضرت صہیب وغیرہا کا مذاق اڑاتے تھے ان کی غربت کی وجہ سے۔ ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر کہا: ہر مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کا تمسخر نہ بنائیں۔ نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست ابلہ کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ اس کے علاوہ یہ آیت مبارکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حق میں بھی نازل ہوئی، جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کہہ کر رنج پہنچایا، تو وہ روتی ہوئیں رسول اللہ کی دمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی اور نبی کی بیوی ہو، تم پر وہ لیا نخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے حفصہ! اللہ سے ڈرو۔

(ب) سورہ کوثر کا ترجمہ:

بے شک (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر عطاء کی ہے، اے عرب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔
 کوثر کی وضاحت: کوثر سے مراد جنت کی نہر ہے یا اس حوض کا نام ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آئے گی، یا اس سے مراد خیر کثیر ہے یعنی نبوت اور شفاعت وغیرہ۔



الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ / 2022ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰
نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات حل کریں۔

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر 1: وعن علی قال اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلیستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال ان لم ابعث بها الیک لتلبسها انما بعثت بها الیک لتشققها حبر ابین النساء۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ $20 = 10 + 10$

(ب) الصماء اور احتباء سے کیا مراد ہے؟ $10 = 5 + 5$

سوال نمبر 2: - اعطوا الطريق حقه۔

(الف) حدیث کی روشنی میں "حق الطريق" کی وضاحت کریں؟ $10 = 5 + 5$

(ب) "قوموا الی سیدکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟ 5

(ج) حدیث کی رو سے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟ 15

سوال نمبر 3: - ثم قال الحمد لله ما احد اليوم اکرم اضیافا منی۔

(الف) باب الضیافت میں مذکور حدیث کے ان الفاظ کی سیاق و سباق کی رو سے مکمل تشریح کریں؟ 20

(ب) التحنیک سے کیا مراد ہے؟ نیز عقیدہ کی فضیلت تحریر کریں؟ $10 = 5 + 5$

(ج) "کتاب الاطعمه" کی روشنی میں آداب طعام پر جامع نوٹ سپرد قلم کریں؟ 10

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4: - (الف) صحیح لذاتہ کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟ $12 = 3 \times 3$

(ب) مرسل کی لغوی و اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ $8 = 4 + 4$

سوال نمبر 5:- (الف) غریب کی تعریف اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟ $۱۵ = ۳ \times ۵$

(ب) روحدیث کے دو بنیادی سبب کیا ہیں؟ ۵

سوال نمبر 6:- (الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ لکھیں؟ $۱۲ = ۳ \times ۴$

(ب) متن اور سند کی تعریف کریں؟ $۸ = ۴ + ۴$

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر 1:- وَ مَن عَلَيَّ قَالَ أَهْدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيْرَاءَ

فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَكَرِهْتُ الْفُصْبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لَتَلْبَسَهَا
إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا خُمْرًا بَيْنَ السَّمَاءِ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) الصماء اور احتباء سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

حدیث مبارکہ کا ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی چادر ہدیہ کی گئی، آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا اور میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپ کے رخ انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے، آپ نے فرمایا: میں نے اسے تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لو۔

(ب) الصماء کی وضاحت: الصماء سے مراد ہے کہ سارے جسم کو کپڑے سے لپیٹ لیا جائے،

یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں۔

احتباء کی وضاحت: احتباء سے مراد یہ ہے کہ دو گٹھنوں کو کھڑا کر کے ایک کپڑے میں اس طرح

بیٹھنا کہ شرمگاہ ظاہر ہو رہی ہو۔

سوال نمبر 2:- اعطوا الطريق حقه .

(الف) حدیث کی روشنی میں "حق الطريق" کی وضاحت کریں؟

(ب) ”قوموا الی سیدکم“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمایا؟

(ج) حدیث کی رو سے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟

جواب: (الف) ”حق الطريق“ کی وضاحت:

راستے کے حقوق یہ ہیں:

1- نگاہ نیچی رکھنا، 2- تکلیف دہ کام سے رک جانا، 3- سلام کا جواب دینا، 4- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، 5- لوگوں کو راستہ بتانا، 6- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔

(ب) ”قوموا الی سیدکم“ فرمانے کا موقع:

جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے پاس ایک آدمی بھیجا اور وہاں سے قریب میں تھے۔ جب مسجد کے قریب گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ”قوموا الی سیدکم“ اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ یعنی اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔

(ج) مسلمان کے مسلمان پر حقوق:

رسول اللہ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا، دعوت قبول کرنا اور چیلنے والے کو جواب دینا۔

سوال نمبر 3:- ثم قال الحمد لله ما أحد اليوم أكرم أضيافا مني .

(الف) باب الضیافت میں مذکور حدیث کے ان الفاظ کی سیاق و سباق کی روش سے مکمل تشریح کریں؟

(ب) تحنیک سے کیا مراد ہے؟ نیز عقیقہ کی فضیلت تحریر کریں؟

(ج) ”کتاب الاطعمه“ کی روشنی میں آداب طعام پر جامع نوٹ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) سیاق سباق کے حوالے سے تشریح:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یارات میں باہر تشریف لائے، تو وہاں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اچانک دیکھ کر فرمایا: تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا ہے؟ انہوں نے کہا: بھوک نے! فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے، جس نے تمہیں نکالا ہے۔ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اٹھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے، وہ اس وقت گھر میں نہ تھے لیکن ان کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: بیٹھا پانی لینے گیا ہے، جب وہ انصاری آئے تو آپ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر کہنے لگے: الحمد للہ! آج مجھ سے بڑھ کر عزت

والے مہمان کسی کے پاس نہیں۔ پھر وہ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خشک اور تر کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا۔ عرض کیا: اسے تناول فرمائیں، اور جانور ذبح کرنے کے لیے چھری پکڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ان کے لیے بکری ذبح کی۔ پس آپ اور آپ کے ساتھیوں نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی پیا۔ جب سیر ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن ان نعمتوں سے متعلق ضرور، ضرور سوال ہوگا۔ بھوک کی وجہ سے تم گھر سے نکلنے پر مجبور ہوئے اور اس وقت تک گھر نہ گئے جب تک تمہیں یہ نعمتیں مل نہیں گئیں۔

(ب) تحنیک کی وضاحت:

تحنیک سے مراد یہ ہے کہ کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور چبا کر بچے کے تالو سے لگا دی جائے اور اس کے لیے بکری کی دغا کی جائے، اسے ٹھنڈی دینا کہتے ہیں۔

عقیقہ کی فضیلت:

اصطلاح شرع میں، بچہ پیدا ہونے کے شکر یہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اسے عقیقہ کہتے ہیں۔ حضرت سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت دور کرو۔

(ج) آداب طعام:

چند ایک آداب طعام یہ ہیں:

- (1) کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے۔
- (2) کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔
- (3) کھانا شروع کرنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔
- (4) کھانا کھاتے وقت دایاں پاؤں کھڑا اور بائیں پاؤں بچھانا چاہیے۔
- (5) کھانا دسترخوان پر رکھ کر کھانا چاہیے۔
- (6) کھانا کھاتے وقت چھوٹے چھوٹے لقمے لینے چاہئیں۔
- (7) اپنے سامنے سے کھانا کھانا چاہیے۔
- (8) کھانے کے آغاز یا درمیان میں پانی نوش کرنا چاہیے جبکہ اختتام پر نہیں۔
- (9) کھانے کے اختتام پر بھی ہاتھ دھونے چاہئیں۔

(10) کھانا بھوک رکھ کر کھانا چاہیے۔

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- (الف) صحیح لذاتہ کی تعریف، شروط اور حکم بیان کریں؟

(ب) مرسل کی لغوی و اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) صحیح لذاتہ کی تعریف:

اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کی ابتداء سے آخر تک تمام راوی عادل اور تام الضبط ہوں اور جو نہ

تو شاذ ہو اور نہ ہی معطل۔

شرائط: حدیث کی شرائط پانچ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اتصال سند (۲) راویوں کا عادل ہونا (۳) راویوں کا قابل ضبط ہونا (۴) عدم علت (۵) حدیث

کا شاذ نہ ہونا۔

حکم: حدیث صحیحہ پر عمل واجب ہے، اس پر علماء حدیث، قابل اعتماد اصولیوں اور فقہاء کا اجماع ہے۔ یہ

شرعی دلائل میں سے ایک دلیل کہی مسلمان کے لیے اس پر عمل نہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ب) مرسل کے لغوی معنی:

مرسل اسم مفعول کا صیغہ ہے جو ارسل سے ہے اور اس کا لغوی معنی ہے "چھوڑ دینا"۔

اصطلاحی تعریف / معنی:

وہ حدیث جس کی سند میں آخر سے تابعی کے بعد راوی ساقط ہو۔

سوال نمبر 5:- (الف) غریب کی تعریف اور اس کی اقسام کی تعریف بیان کریں؟

(ب) روحدیث کے دو بنیادی سبب کیا ہیں؟

جواب: (الف) غریب کی تعریف: ایسی حدیث جسے صرف ایک ہی راوی روایت کرے۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں:

1- غریب مطلق: وہ حدیث جس میں غرابت اصل سند میں پائی جائے۔

2- غریب نسبی: وہ حدیث جس میں تفریق ایک شخص معین کی نسبت سے واقع ہو۔

(ب) روحدیث کے اسباب:

حدیث پاک کو رد کرنے کے اسباب تو بہت سے ہیں لیکن دو بڑی وجوہ کے تحت داخل ہوتے ہیں:

1- اسناد سے راوی کا ساقط ہونا۔ 2- راوی میں کسی قسم کا سقوط ہو۔

نورانی گائیڈ (صل شدہ پڑچاہات) (۱۷۹) درجہ عالی طالبات (سال دوم) 2022ء

سوال نمبر 6:- (الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور فائدہ لکھیں؟
(ب) متن اور سند کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) اصول حدیث کی تعریف:

ایسے اصول و ضوابط کا علم جن سے روایت کو رد یا قبول کرنے کے لحاظ سے سند و متن کے احوال جانے جائیں۔

موضوع: اس علم کا موضوع ہے قبول یا رد کرنے کے لحاظ سے سند و متن۔
فائدہ: احادیث میں سے صحیح کو غیر صحیح سے الگ و ممتاز کرنا۔

(ب) متن کی تعریف:

حدیث میں کلام کی سند جہاں ختم ہو جائے تو اس سے اگلے حصے کو متن کہتے ہیں۔

سند کی تعریف:

متن تک پہنچانے والے راویوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔

☆☆☆

H M Hashnain Asadi

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالیة "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443 هـ / 2022ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول..... بہار شریعت

سوال نمبر ۱: (الف) بہار شریعت سے مصافحہ، معانقہ، بوسہ اور قیام پر ایک ایک حدیث لکھیں؟

۱۶ = ۳ × ۴

(ب) بوسہ کی چھ قسمیں تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲: - (الف) پتیل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم اور حدیث تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) تحریر کریں کہ مہمان کے لیے کون سی چیزیں ضروری ہیں؟ نیز مہمان نوازی کی فضیلت میں

حدیث سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: - (الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات بہار شریعت کی روشنی میں لکھ کر اس سلسلہ میں

قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں؟ ۱۵

(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح و توضیح کر کے ریشم کے استعمال میں مرد و عورت کا فرق

تحریر کریں؟ ۱۰

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول

سوال نمبر ۴: - (الف) کن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟ کوئی سے تین اسباب

تفصیل سے لکھیں؟ ۱۵

(ب) امام نووی کے نزدیک بدعت کی پانچ قسمیں کون کون سی ہیں؟ ۱۰

سوال نمبر ۵: - (الف) ترک رفع یدین سے متعلق تین دلائل تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) ثبوت تھلید چھڑان حدیث سے ایک ایک دلیل پیش کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر

کریں؟ ۱۵

(ب) ترجیح کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیح نہ ہونے کی دلیل دیں۔ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ

پہلا حصہ..... بہار شریعت

سوال نمبر 1:- (الف) بہار شریعت سے مصافحہ، معانقہ، بوسہ اور قیام پر ایک ایک حدیث لکھیں؟
(ب) بوسہ کی کچھ قسمیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) مصافحہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر جھڑ جائے۔

معانقہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے عامر شعسی رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بوسہ سے متعلق حدیث مبارکہ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور بوسہ دیتے تھے۔

قیام سے متعلق حدیث مبارکہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہے کہ

لوگ میری تنظیم کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

(ب) اقسام بوسہ:

بوسہ کی چھ قسمیں ہیں:

۱- بوسہ رحمت، ۲- بوسہ شفقت، ۳- بوسہ محبت

۴- بوسہ تحیت، ۵- بوسہ شہوت، ۶- بوسہ دیانت

وضاحت:

بوسہ رحمت جیسے والدین کو بوسہ دینا، بوسہ شفقت جیسے اولاد کا والدین کو بوسہ دینا، بوسہ محبت جیسے بھائی
اکی پیشانی کو بوسہ دینا، بوسہ تحیت جیسے ملاقات کے وقت ایک مسلم کا دوسرے مسلم کو بوسہ دینا، بوسہ شہوت
جیسے مرد کا عورت کو بوسہ دینا اور بوسہ دیانت جیسے حجر اسود کو بوسہ دینا۔

سوال نمبر 2:- (الف) پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم اور حدیث تحریر کریں؟

(ب) مہمان کو مہمان کے لیے کون سی چار باتیں ضروری ہیں؟ نیز مہمان نوازی کی فضیلت میں
حدیث سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی کا شرعی حکم:

پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی پہننا مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز و حرام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے
کہ عورت سونا پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔

حدیث مبارکہ:

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے پیتل کی انگوٹھی
پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی بھیک لے لی۔ پھر
دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زور دیکھتا ہوں؟ انہوں
نے اس کو بھی اتار دیا اور دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی
کی، وہ بھی ایک مشقال سے کم ہو۔

(ب) مہمان کے لیے ضروری باتیں:

مہمان کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

۱- جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ ۲- جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔ ۳- بغیر

میزبان کی اجازت کے وہاں سے نہ اٹھے۔ ۴- وقت رخصت میزبان کے حق میں دعائے خیر کرے۔

مہمان نوازی کی فضیلت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

حضرت ابو شریح کعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو، وہ مہمان کا اکرام کرے۔ ایک رات اس کا جائز حق ہے اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔
سوال نمبر 3:- (الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات بہار شریعت کی روشنی میں لکھ کر اس سلسلہ میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں؟

(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح و توضیح کر کے ریشم کے استعمال میں مرد و عورت کا فرق تحریر کریں؟

جواب: (الف) خبر کے معتبر ہونے کے مقامات:

1- معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے اگرچہ حلت و حرمت دیانات میں سے ہے۔
2- دعویٰ، غلام اور بچے کے ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے۔
3- کافر یا فاسق نے خبر دی کہ میں فلاں شخص کا اس چیز کے بیچنے میں وکیل ہوں، تو اس کی خبر کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

4- پانی سے متعلق کوئی مسلم عادل خبر دے کہ نجس ہے، تو اس سے وضو نہ کرے یعنی مسلم عادل کی خبر معتبر ہوگی۔ اگر کوئی فاسق یا مستور خبر دے تو تحریر کرے۔
(ب) "ایاکم وزی الاعاجم" کی تشریح و توضیح:

"ایاکم وزی الاعاجم" (گجیوں کے بھیس سے بچو) اس پر ایمان بہت سے مسلمان پا جا سکتا ہے۔ بجائے جا نگلیا پہننے لگے ہیں۔ ان کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھنٹے کا ٹکڑا ہونا حرام ہے۔ بہت سے امور ہیں جنہوں نے اس چیز کی قباحت میں مزید اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہمتیں ٹھوٹے کہ وہ کفار کی تقلید اور وضع قطع سے بچیں یعنی ان جیسی وضع قطع نہ بنالیں۔

ریشم کے استعمال میں مرد و عورت کا فرق:

ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں، جبکہ عورت کے لیے ریشم پہننا جائز ہے۔ اگر تانا ریشم کا ہو اور باناسوت تو مرد کے لیے ہر موقع پر جائز ہے لیکن اگر تانا سوت کا ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا مرد کو جائز ہے۔ جبکہ عورت خالص ریشم پہن سکتی ہے جس میں سوت کی آمیزش نہ ہو۔

تقلید پر ایک آیت اور ایک حدیث:

يَسَائِبُهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللَّهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولَى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج (اے تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں)
 ن: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بر علم کان اثمہ علی من افتاہ . (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے)
 نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر

(ارجح کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیح نہ ہونے کی دلیل دیں؟)

(الف) قرأت خلف الامام سے متعلق آثار صحابہ:

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں
 ن کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت
 سے منع فرماتے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی
 ن نہیں ہوئی۔

ترجیح کی تعریف:

دو تین کو پہلے دو مرتبہ آہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے ان کا اعادہ کرنا، ترجیح کہلاتا ہے۔

ن میں ترجیح نہ ہونے کی دلیل: شرح معانی الآثار میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ
 ماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا، اس پر

بڑے یاد دہن چادریں تھیں، وہ دیوار پر کھڑا ہوا پھر اس نے پکارا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت
 بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا اس طرح ذکر کیا جس طرح ابو محمد ورہ نے کیا تھا البتہ ترجیح کا

ن کیا۔ اس حدیث مبارکہ میں لم یذکر التوجیع کے الفاظ آئے ہیں جو اس بات کا واضح ترین
 ہیں کہ اذان میں ترجیح نہیں ہے لہذا اذان کے تمام کلمات کو ایک ہی انداز میں کہنا درست ہے۔

☆☆☆

(ب) ثبوت تہلیل پر ایک آیت اور ایک حدیث:

آیت: يَسْأَلُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ (اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جو تم سے صاحب حکم ہیں) حدیث: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتقى بغير علم كان اثمہ علی من الفناہ . (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ پر چھنے والے پر ہے) سوال نمبر 6:- (الف) قرأت خلف الامام کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تین آثار تحریر کریں؟

(ب) ترجیح کسے کہتے ہیں؟ اذان میں ترجیح نہ ہونے کی دلیل دیں؟

جواب:- (الف) قرأت خلف الامام سے متعلق آثار صحابہ:

- 1- ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔
- 2- حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔
- 3- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(ب) ترجیح کی تعریف:

شہادتین کو پہلے دو مرتباً ہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے ان کا اعادہ کرنا ترجیح کہلاتا ہے۔ اذان میں ترجیح نہ ہونے کی دلیل: شرح معانی الآثار میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا، اس پر دو بزرگ پڑے یا دو بزرگ چادریں تھیں، وہ دیوار پر کھڑا ہوا پھر اس نے پکارا: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا اس طرح ذکر کیا جس طرح ابو محذورہ نے کیا تھا البتہ ترجیح کا ذکر نہیں کیا۔ اس حدیث مبارکہ میں ہم بدکو التوجیع کے الفاظ آئے ہیں جو اس بات کا واضح ترین ثبوت ہیں کہ اذان میں ترجیح نہیں ہے لہذا اذان کے تمام کلمات کو ایک ہی انداز میں کہنا درست ہے۔

☆☆☆

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول

سوال نمبر 4:- (الف) کن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟ کوئی سے تین اسباب تفصیل سے لکھیں؟

(ب) امام نووی کے نزدیک بدعت کی پانچ قسمیں کون کون سی ہیں؟

جواب: (الف) حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی وجوہ:

جن وجوہ کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے، ان میں سے تین اسباب یہ ہیں:

(1) اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں: *والعمل علیٰ هذا عند اهل العلم* (اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے)

(2) جب کوئی مجتہد کسی ضعیف حدیث سے استدلال کرے تو وہ قوی بن جاتی ہے؛ جس طرح فقہاء نے اپنے مسائل میں اس کی تصریح کی ہے۔

(3) جب اولیاء، صالحین اور صوفیاء کسی روایت کو معمول بہ بنائیں تو وہ قوی ہو جاتی ہے مثلاً صلوة تسبیح

ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(ب) امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدعت کی اقسام:

اس بناء پر حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو بدعتوں سے بہت سے آئمہ نے بدعت کی پانچ اقسام بیان

کی ہیں:

(1) بدعت واجبہ (2) بدعت مندوبہ (3) بدعت مباحہ (4) بدعت مکروہہ (5) بدعت حرام۔

سوال نمبر 5:- (الف) ترک رفع یدین سے متعلق تین دلائل تحریر کریں؟

(ب) ثبوت تقلید پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل پیش کریں؟

جواب: (الف) ترک رفع یدین سے متعلق دلائل:

1- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز

شروع کی، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

3- حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنہ) پاکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443 هـ / 2022ء

الورقة الرابعة: أصول الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- أَلْوَجِبُ عَلَى الْمُجْتَهِدِ طَلْبُ حُكْمِ الْحَادِثَةِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ مِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَرِيحِ النَّصِّ أَوْ دَلَالَتِهِ عَلَى مَا مَرَّ ذِكْرُهُ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ إِلَى الْعَمَلِ بِالرَّأْيِ مَعَ امْتِنَانِ الْعَمَلِ بِالنَّصِّ وَلِهَذَا إِذَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْقِبْلَةُ فَأَخْبَرَهُ وَاحِدٌ عَنْهَا لَا يَجُوزُ لَهُ التَّحَرُّيُّ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) شبہ فی المحل اور شبہ فی الظن کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟

(۱۳=۷+۶)

سوال نمبر 2:- ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ نَوْعٌ مِنَ الْأَجْمَاعِ وَهُوَ عَدَمُ الْقَائِلِ بِالْفَضْلِ وَذَلِكَ نَوْعَانِ أَحَدُهُمَا مَا إِذَا كَانَ مَنَشَأُ الْخِلَافِ فِي الْفَضْلَيْنِ وَاجْتِمَاعُ الثَّانِي مَا إِذَا كَانَ الْمَنَشَأُ مُخْتَلِفًا وَالْأَوَّلُ حُجَّةٌ وَالثَّانِي لَيْسَ بِحُجَّةٍ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) عدم القائل بالفصل کی دونوں اقسام کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟ (۱۳=۷+۶)

سوال نمبر 3:- (الف) قیاس کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز قیاس شرعی کی تعریف تحریر کریں؟

(۹=۳+۳+۳)

(ب) قیاس کے صحیح ہونے کی کوئی سی تین شرطیں امثلہ کے ساتھ لکھیں؟ (۲۳=۳×۸)

سوال نمبر 4:- ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ لِقَوْلِ الْقِيَاسِ عَلَى نَوْعَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ

الْمَعْلُومِ مِنْ نَوْعِ الْحُكْمِ الثَّابِتِ فِي الْأَصْلِ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ مِنْ جِنْسِهِ .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز دونوں قسموں کی ایک ایک مثال لکھیں؟

(۲۱=۵+۵+۱۱)

(ب) القول بموجب العلة کی تعریف کریں نیز مثال سے اس کی وضاحت کریں؟ (۱۲=۸+۴)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:- الواجب علی المجتهد طلب حکم الحادثة من کتاب اللہ ثم من سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصریح النص او دلالتہ علی مامر ذکرہ لانه لاسبیل الی العمل بالرأی مع امکان العمل بالنص ولهذا اذا اشتبهت علیہ القبلة فاعبرہ واحد عنها لاجتوازه التحری .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شبہ فی المحل اور شبہ فی الظن کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال سے وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب او پر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: واجب ہے بہتر پر کہ وہ نظر پیدا ہونے والے مسئلہ کا حکم کتاب اللہ، پھر سنت رسول اللہ سے ڈھونڈے/تلاش کرے۔ صریح عبارت یا اس کے دلائل سے جیسے گزر چکا ہے، کیونکہ جب نص پر عمل ممکن ہو تو نہیں راستہ رائے (قیاس) کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا اگر کسی شخص پر قبضہ مشتبہ ہو جائے اور کوئی اسے اس کے بارے میں خبر دے، تو اس کے لیے غور و فکر کرنا جائز نہیں۔

(ب) شبہ فی المحل:

یہ ہے کہ دلیل شرعی جو طہارت اور حرمت کے منافی ہو، پائی جائے لیکن کسی مانع کی وجہ سے حکم مختلف رہے۔

مثال: جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرے، تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ وہ کہیں کہیں میں جانتا ہوں کہ یہ مجھ پر حرام ہے۔ اس سے بچنے کا نسب ثابت ہوگا، کیونکہ بیٹے کے مال میں ملکیت کا نسب نص سے ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔“ لہذا حرام و حلال سے متعلق گمان کا اعتبار ساقط ہو گیا۔

شبہ فی الظن:

یہ ہے کہ انسان اس کا گمان کرے جس کا تعلق دلیل حرمت و طہارت سے نہ ہو۔

مثال: اگر بیٹا اپنے باپ کی لونڈی سے دلی کرے، تو حلال و حرام ہونے کے سلسلہ میں اس کے گمان کا اعتبار کیا جائے یعنی اگر بیٹے نے کہا: میں جانتا تھا کہ یہ مجھ پر حرام ہے، تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر کہے کہ حلال ہے تو حد واجب نہ ہوگی، کیونکہ باپ کے مال میں ملک نص سے ثابت نہیں۔ لہذا رائے کا اعتبار کیا جائے گا۔

سوال نمبر 2: - ثم بعد ذلك نوع من الاجماع وهو عدم القائل بالفصل وذلك نوعان احدهما ما اذا كان منشاء الخلاف في الفصلين واحد او الثاني ما اذا كان المنشاء مختلفا والاول حجة والثاني ليس بحجة .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی دونوں اقسام کی ایک ایک مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگادئے گئے ہیں۔

ترجمہ: پھر اس کے بعد اجماع کی ایک اور قسم ہے اور وہ عدم القائل بالفصل ہے اس کی دو قسمیں

ہیں: ایک یہ ہے کہ دونوں مسائل کا منشاء ایک ہو اور دوسرا یہ ہے کہ دو مسائل کا منشاء ایک نہ ہو۔

پہلی قسم (جس میں دونوں مسئلوں کے منشاء میں اختلاف ایک ہو) حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم

(دونوں کا منشاء اختلاف الگ ہو) حجت نہیں بن سکتی۔

(ب) پہلی قسم کی مثال:

قربانی کے دن روزہ رکھنا صحیح ہے اور بیع فاسد ہے ملک کا ہے ہو جاتی ہے۔ اب ان دونوں مسئلوں میں

خلاف کا منشاء ایک ہے۔ لہذا یہ حجت بن سکتا ہے۔

دوسری قسم کی مثال:

جیسے تے نافض وضو ہے اور عورت کو ہاتھ لگانا ناقض وضو ہے۔ ان دونوں میں خلاف کا منشاء ایک نہیں

بلکہ مختلف ہے لہذا یہ حجت نہیں بن سکتی۔

سوال نمبر 3: - (الف) قیاس کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز قیاس شرعی کی تعریف تحریر کریں؟

(ب) قیاس کے صحیح ہونے کی کوئی سی تین شرطیں مسئلہ کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف) قیاس کا لغوی معنی: قیاس کا لغوی معنی ہے: "اندازہ لگانا"

اصطلاحی معنی: کسی حکم کو اصل سے فرع کی طرف منتقل کرنا، ایسی علت کی وجہ سے جو دونوں میں

مشترک اور موجود ہو۔

قیاس شرعی کی تعریف: قیاس شرعی ایک شرعی دلیل ہے تو اس پر عمل واجب ہوگا بشرطیکہ اس کے خلاف

کوئی دلیل موجود نہ ہو۔

(ب) صحت قیاس کی شرائط:

1- نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

2- اس سے نص کے حکم میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔

3- فرع سے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو۔

پہلی شرط کی مثال: جیسے حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حالت نماز میں تہجد لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری شرط کی مثال: جیسے حدیث مبارکہ کی روشنی میں کہا جائے: ”طواف نماز ہے“۔ لہذا اس کے لیے وضو ستر عورت شرط ہوگا۔ تو یہ ایسا قیاس ہے، جو طواف سے متعلق نص کو مطلق سے مقید بناتا ہے۔ لہذا درست نہیں ہے۔

تیسری شرط کی مثال: جیسے اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے قسم اور تمہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں کہو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی وجہ سے دوسری نص کا ابطال لازم آئے گا۔

سوال نمبر 4:- ثم بعد ذلك نقول القياس على نوعين احدهما ان يكون الحكم

المعدى من نوع الحكم الثابت في الاصل والثاني ان يكون من جنسه .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز دونوں قسموں کی ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) القول بموجب العلة کی تعریف کریں نیز مثال سے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پھر اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ قیاس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حکم جسے متعدی کیا جا رہا ہو، وہ اس حکم کی نوع سے ہو جو اصل سے ثابت ہو رہا ہے اور دوسرا وہ اس کی جنس سے ہو۔

پہلی قسم کی مثال: جیسے گھر میں بکثرت آنا جانابلی کے جوٹھے کی نجاست کو ساقط کرنے کی علت ہے۔ لہذا اسی علت کی بنیاد پر گھروں میں موجود دیگر حشرات الارض کا جوٹھا بھی ناپاک نہ ہوگا۔ یہاں جنس اصل اور فرع دونوں میں یکساں ہے۔

دوسری قسم کی مثال: جیسے چھوٹی بچی کے مال میں باپ کو ولایت کا اختیار دیا گیا، کیونکہ وہ اپنے ذاتی معاملات میں تصرف سے عاجز ہے۔ لہذا اس کے نفس میں تصرف کا اختیار بھی اس کے باپ کو ہوگا۔ یہاں بجز جو علت بنی وہ جان و مال دونوں سے متعلق ہونے کی وجہ سے عام ہے۔

(ب) القول بموجب العلة:

اس سے مراد وصف کو بطور علت تسلیم کرنا لیکن معلول کو نہ مانا جائے۔ بلکہ معترض کسی دوسرے حکم کو اس کا معلول قرار دے۔

وضاحت:

جیسے وضو کے سلسلہ میں کہنیوں کی حد (غانیت) ہوتی ہے۔ پس وہ دھونے کے حکم میں داخل نہ ہوگی، کیونکہ حد مغنیہ میں داخل نہیں ہوتی، ہم کہتے ہیں کہ کہنی حد ہے اور حد ساقط ہے۔ لہذا وہ ساقط کے حکم میں داخل نہیں ہوگی، کیونکہ حد، حدود میں داخل نہیں ہوتی۔

☆☆☆

H_M_Hashnain_Asadi

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالیة "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ / 2022ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۵

(ب) عصبہ کی تعریف لکھیں نیز بتائیے عصبات سیبہ کتنے اور کون سے ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:- (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں؟ ۲۰

(ب) فروض تدرہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نیز تضعیف و تنصیف کی وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) ماں اور بہن کے احوال کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟ ۲۰

(ب) بتائیں و توافق سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں؟ ۳۰ = ۳ × ۱۰

چچا	(۱) بیٹی
دادا	(۲) نانی
دادا	(۳) بیوی
چچا	(۴) دادی
دو بھائی	(۵) باپ
دو بیٹیاں	(۶) ماں

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: علم الميراث

سوال نمبر 1:- (الف) ترکہ سے متعلق حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں؟

(ب) عصبہ کی تعریف لکھیں نیز بتائیے عصبات سیبہ کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: (الف) ترکہ سے متعلق حقوق:

میت کے املاک و مکمل سے بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں:

۱- تجہیز و تکفین سے متعلق پہلا حق تجہیز و تکفین ہے جس کا میت کے مال سے بغیر کنبوسی اور اسراف سے انتظام کیا جائے گا۔

۲- قضائے دین: ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی تجہیز و تکفین کے بعد جو مال بچ جاتا ہے، اس سے میت کے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔

۳- وصیت: ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو تو جو مال بچ جائے گا اس کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

۴- تقسیم میراث: ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ پھر باقی مال ورثاء میں قرآن و سنت اور اجماع کے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) عصبہ کی تعریف:

عصبہ ہر وہ شخص ہے جو صاحب الفرائض سے بچا ہوا مال حاصل کرے اور ان کی عدم موجودگی میں جمیع مال حاصل کرے۔

عصبہ سیبہ کی تعداد دو:

عصبہ سیبہ کی دو قسمیں ہیں:

۱- مولیٰ العتاقہ۔

۲- مولیٰ الموالاة۔

سوال نمبر 2:- (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں؟

(ب) فروض مقدرہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نیز تصعیف و تنصیف کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) موانع ارث:

موانع ارث سے مراد وہ صورتیں ہیں جن میں ورثاء ترکہ سے حقدار بننے سے محروم رہتے ہیں۔ موانع ارث پانچ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1) اختلاف دین: ایک آدمی مسلمان ہے اور دوسرا کافر ہے تو دونوں کا دین مختلف ہونے کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے ترکہ سے محروم رہیں گے۔

(2) قتل: ایک آدمی دوسرے کو قتل کر دے اور ورثاء میں قاتل شامل ہو تو وہ ترکہ سے حصہ حاصل کرنے

میں محروم رہے گا۔

(3) اندھی موت: کچھ لوگ دیوار کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے یا پانی میں ڈوب کر مر گئے لیکن علم نہیں ہے کہ پہلے کون مر اور بعد میں کون ہلاک ہوا، تو یہ سب باہم وارث بننے سے محروم رہیں گے۔

(4) مرتد: وراثت میں سے کوئی مرتد ہو جائے (معاذ اللہ) تو وہ وراثت سے محروم رہے گا۔

(5) اختلاف دارین: دو شخص مختلف ممالک کے باشندے ہوں تو دونوں باہم ترکہ سے محروم رہیں گے، یہ مانع غیر مسلم لوگوں کے لیے ہے۔ البتہ اختلاف ممالک کے باوجود دو مسلمان باہم ترکہ کے حق دار قرار پائیں گے۔

(ب) فروض مقدرہ:

کتاب اللہ میں فروض مقدرہ چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث اور سدس۔

توضیح:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک کو ڈبل کریں تو اس سے اگلے والا حاصل ہو جائے جیسے نوع اول میں ثمن کو ڈبل کرنے سے ربع اور ربع کو ڈبل کرنے سے نصف ہوگا۔ اس طرح نوع ثانی میں سدس کو ڈبل کرنے سے ثلث اور ثلث کو ڈبل کرنے سے ثلثان حاصل ہوگا۔

توضیح:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک کو نصف کریں، تو اگلا حاصل ہو جائے جیسے پہلی نوع میں نصف کو نصف کرنے سے ربع اور ربع کو نصف کرنے سے ثمن حاصل ہوگا۔ اسی طرح نوع ثانی میں ثلثان کو نصف کرنے سے ثلث اور ثلث کو نصف کرنے سے سدس حاصل ہوگا۔

سوال نمبر 3:- (الف) ماں اور بہن کے احوال کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) بتائیں و توافق سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) ماں کے احوال:

ماں کی تین حالتیں ہیں:

1- سدس: جب میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی یعنی اولاد موجود ہو۔

2- ثلث: جب میت کا والد اور زوجین میں سے کوئی ایک بیک وقت موجود نہ ہو۔

3- ثلث ماہی: یہ کہ زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

بہن کے احوال:

بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات) (۱۹۳) درجہ عالیہ طالبات (سال دوم) 2022ء

- (الف) نصف ($\frac{1}{2}$): جب میت کی صرف ایک سگی بہن اور کوئی بہن، بیٹی اور بیٹا موجود نہ ہو۔
 (ب) ثلاثان ($\frac{2}{3}$): جب میت کی متعدد سگی بہنیں ہوں۔
 (ج) عصبہ بالغیر: فقط میت کا سگابھائی موجود ہو۔
 اس صورت میں میت کے بھائی کو دو گنا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔
 (د) عصبہ مع الغیر: جب میت کی بیٹی اور پوتی موجود ہو، اس حالت میں بیٹی یا پوتی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد میت کی بہن کو عصبہ مع الغیر قرار دیتے ہوئے سپرد کردی جائے گی۔
 (ه) محجوب: یہ کہ حواجب میں سے کوئی حاجب پایا جائے۔

(ب) تباہین:

جب دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو اور کوئی تیسرا عدد بھی ان کو پورا پورا تقسیم نہ کر سکے جیسے 3 اور 5، 7 اور 11 وغیرہ۔
 توافق:

جب دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ کوئی تیسرا عدد ان کو پورا پورا تقسیم کر دے جیسے 6 اور 9، 12 اور 16 وغیرہ۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل مسائل حل کریں۔

چچا	(۱) بیٹی
دادا	(۲) تانی
دادا	(۳) بیوی
چچا	(۴) دادی
دو بھائی	(۵) باپ
دو بیٹیاں	(۶) ماں

مسئلہ نمبر 2

جواب: (i)

ت	میت
چچا	بیٹی
عصبہ	$\frac{1}{2}$
1	1

مسئلہ نمبر 6

(ii)

پہلا	تیسرا
------	-------

دادا

تانی

عصیب

1/6

5

1

مسئلہ نمبر 12

(iii)

پہلا	تیسرا
------	-------

دادا

ماں

بیوی

عصیب

1/3

1/4

5

4

3

مسئلہ نمبر 12 = 2x6

(iv)

پہلا	تیسرا
------	-------

چچا

تانی

دادا

عصیب

1/6

5

1

10

2

مسئلہ نمبر 6

(v)

پہلا	تیسرا
------	-------

دو بھائی

ماں

باپ

5

1/6

عصیب

x

1

5

مسئلہ نمبر 6

(vi)

پہلا	تیسرا
------	-------

دو بیٹیاں

باپ

ماں

2/3

1/6 + عصیب

1/6

4

1

1

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443 هـ / 2022ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- (الف) بتنافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریف و مثال تحریر کریں؟ $۲۳ = ۳ \times ۸$

(ب) مقام اور اعتبار مناسب کی تعریف کر کے مثال لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- (الف) "اضرب الخبیر" پر دروس البلاغة کی روشنی میں تفصیلی بحث کریں؟ ۲۰

(ب) "ام معن صلی" کے علاوہ اور معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے، کوئی سے دو معانی مع امثلہ سپرد قلم

کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:- (الف) تشبیہ کی تعریف کر کے ارکان تشبیہ تحریر کریں؟ $۱۸ = ۸ + ۱۰$

(ب) دواعی حذف میں سے کوئی سے تین مثالوں سے واضح کریں؟ $۱۵ = ۳ \times ۵$

سوال نمبر 4:- (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے دو کا استعمال

واضح کریں؟ $۱۸ = ۸ + ۱۰$

(ب) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام تحریر کریں؟ $۱۵ = ۷ + ۸$

سوال نمبر 5:- فمن الدواعی التشویق إلى المتأخر إذا كان المتقدم مع ابغرابة

وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دواعی کی مثال لکھیں؟ $۲۰ = ۱۰ + ۱۰$

(ب) ادوات تمنی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:-- (الف) توافر، ضعف تالیف اور تعقید کی تعریف و مثال تحریر کریں؟
(ب) مقام اور اعتبار مناسب کی تعریف کر کے مثال لکھیں؟

جواب: (الف) توافر:

توافر اس وصف کو کہتے ہیں جو کلمہ یا کلام کو زبان پر ثقیل بنا دے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے

مُسْتَشْرِزٌ۔

ضعف تالیف:

کلام کا سہولت تالیف کے موافق نہ ہونا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لفظ یا رتبہ کے لحاظ سے اہتمام قبل

الذکر ہو جانا۔

شاعر کا قول:

جزی بنوہ ابوالغیلان عن کبر

وحسن فعل کما یجزی اسنمار

تعقید:

کلام کے مرادی معنی پر اس کی دلالت کچھ مخفی اور پوشیدہ ہو جیسے

نشر الملك السنه فی المدینة۔

(ب) مقام:

ایسی بات جو متکلم کو خاص صورت میں کلام لانے پر مجبور کرتی ہے جیسے مخاطب منکر ہو تو متکلم تاکید

کلام کرتا ہے۔

اعتبار مناسب:

یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے مطابق عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضی بھی کہتے ہیں اور

اعتبار مناسب بھی۔

مثال: تعریف ایک حالت ہے جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا کھمدار ہونا ایک حال ہے

جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح اور تعریف دونوں حال ہیں اور طوالت و اختصار کے مقتضی ہیں۔ کلام کو طوالت اور اختصار کی صورت میں لانا مقتضائے حال کی مطابقت ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) "اضرب الخیر" پر درس البلاغۃ کی روشنی میں تفصیلی بحث کریں؟
(ب) "امر معنی اصلی کے علاوہ اور معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے" کوئی سے دو معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) "اضرب الخیر" پر بحث:

جب کسی چیز کے بارے خبر دینے سے مقصود مخاطب کو کوئی فائدہ دینا ہوتا ہے، تو اب خبر کی تین صورتیں ہیں:

۱- جب مخاطب بالکل حکم سے خالی الذہن ہو تو بغیر کسی تاکید کے اس کے ساتھ سادہ سا کلام کیا جائے جیسے أَخُوكَ قَادِمٌ۔

۲- جب مخاطب کو اس خبر کے بارے کوئی شک ہو، تو اس خبر کے ساتھ کلام میں تاکید لانا پسندیدہ و بہتر ہے جیسے إِنَّ أَخَاكَ قَادِمٌ۔

۳- جب مخاطب اس خبر کا انکار کرتا ہو، تو اس کے انکار کے لحاظ سے ایک، دو یا اس سے بھی زائد دفعہ تاکید لانا واجب ہوتا ہے جیسے إِنَّ أَخَاكَ قَادِمٌ، إِنَّهُ لَقَادِمٌ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَقَادِمٌ۔
(ب) امر کی تعریف:

اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے کسی کام کی طلب کو امر کہتے ہیں؟
امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱- دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ آوِزْ عَنِّي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ۔ یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲- التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے جیسے آدمی سے کہے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

سوال نمبر 3:- (الف) تشبیہ کی تعریف کر کے ارکان تشبیہ تحریر کریں؟

(ب) دو ادعائی حذف میں سے کوئی سے تین مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: (الف) تشبیہ اور ارکان تشبیہ:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ساتھ کسی غرض کے لیے ملانا، پہلی چیز کو مشبہ جبکہ دوسری چیز کو مشبہ بہ کہا جاتا ہے مثلاً الْعِلْمُ كَالنُّورِ فِي الْهِدَايَةِ (پیشوائی کرنے میں علم بھی روشنی کی مثل ہے)

نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات) (۱۹۹) درجہ عالیہ طالبات (سال دوم) 2022ء

ارکان تشبیہ چار ہیں جو درج ذیل ہیں: (1) مشبہ (2) مشبہ بہ (3) وجہ شبہ (4) ادراة تشبیہ۔
(ب) دواعی حذف کرنے کی مثالیں:

دواعی حذف کرنے کی مثالیں درج ذیل ہیں:

1- سامع کی آزمائش کے لیے حذف کرنا: مثلاً نُورُهُ مُسْتَفَادٌ مِّنَ الشَّمْسِ (اس کی روشنی سورج سے مستفاد ہے) یہاں نورِ قمر کی بجائے نُورُهُ کہا، تا کہ معلوم ہو جائے کہ سامع کو اس بات کا علم ہے کہ کس چیز کے نور سے سورج کو روشنی حاصل ہوتی ہے، یا سامع کو معلوم نہیں ہے۔

2- عموم مراد لینے کے لیے اختصار کے پیش نظر حذف کرنا: مثلاً وَاللَّهُ يَسْأَلُ عَنِ السَّلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ سلامتی کی طرف بلاتا ہے) یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس کو بلاتا ہے، تو معمول کو حذف کر کے اشارہ کیا کہ عام افراد کو بلاتا ہے (اس طرح یہ عموم ہے)

3- غیر مخاطب سے چھپانے کے لیے: حاضرین میں سے غیر مخاطب سے معاملہ کو پوشیدہ رکھنا جیسے علی کو بلانا ہو تو صرف اَقْبِلْ کہنا بجائے عَلَيَّ اَقْبِلْ کے۔

سوال نمبر 4: - (الف) استفہام کی تعریف کریں نیز ادوات استفہام میں سے کوئی سے دو کا استعمال واضح کریں؟

(ب) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) استفہام:

کسی چیز سے متعلق علم کو طلب کرنا استفہام کہلاتا ہے۔

ادوام استفہام:

1- كَيْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے كَيْفَ اَنْتَ؟ آپ کا کیا حال ہے

2- اَيْنَ: یہ مکان کے استفہام کے لیے آتا ہے جیسے اَيْنَ تَذْهَبُ؟ تم کہاں جاتے ہو؟

(ب) قصر:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنے کا نام قصر ہے۔

اقسام قصر:

قصر کی دو قسمیں ہیں:

1- قصر حقیقی، 2- قصر اضافی

سوال نمبر 5: - فمن الدواعی التشويق إلى المتأخر إذا كان المتقدم مشعرا بفرابة

وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دو اعلیٰ کی مثال لکھیں؟

(ب) ادوات تمنیٰ مع امثله پر قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پس اس کے اسباب میں سے تاخر کی طرف شوق دلائل تا جب حتم کسی مجیب و

غریب کی طرف خبر دینے والا ہو اور اچھی یا بری خبر جلدی دینا۔

پہلی مثال:

وَأَلَّذِي حَارَتِ الْبُرَيْدَةُ فِيهِ

جِيْرَانٌ مُتَحَدِّثٌ مِنْ جَمَادٍ

دوسری مثال:

العفو عنك صدر به الامر

(ب) ادوات تمنیٰ مع امثله:

ادوات تمنیٰ چاریں:

لَبَّيْتُ: جیسے لَبَّيْتُ لِيْ اَلْفَ دِيْنَارٍ

لَوْ: جیسے فَلَوْ اَنَّ لَنَا كِرَةً فَتَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

هَلْ: جیسے هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءٍ فَيُشْفَعُوْا لَنَا

لَعَلَّ: جیسے لَعَلَّ اللهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ اَمْرًا

☆☆☆

H M Hasnain Asadi

وتعجيل المسرة أو المساءة .

(الف) ترجمہ کریں نیز ہر دو، دوامی کی مثال لکھیں؟

(ب) ادوات تمنیٰ مع امثلة پر قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: پس اس کے اسباب میں سے متاخر کی طرف شوق والا، جب حقدم کسی مجیب و

غریب ن طرف خبر دینے والا ہو اور اچھی یا بری خبر جلدی دینا۔

پہلی مثال:

وَالَّذِي خَازَتْ الْبَرِيَّةُ فِيهِ

جِنَوانَ مُتَحَدِّثٍ مِنْ جَمَادٍ

دوسری مثال:

العفو عنك صدر به الامر

(ب) ادوات تمنیٰ مع امثلة:

ادوات تمنیٰ چار ہیں:

لَيْتَ: جیسے لیت لئی آلف دینا۔

لَوْ: جیسے للو ان لبا کورة فکون من المؤمنین

هَلْ: جیسے فهل لنا من شفعا وینفقوا لنا

لَعَلَّ: جیسے لعل الله یحدث بعد ذلك امرآ

☆☆☆

H_M_Hashnain_Asqadi

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولى: تفسير القرآن الكريم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۱: (وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون

لهم الحجة) ای الاختیار (من امرهم) خلاف امر الله ورسوله (ومن يعص الله ورسوله

فقد ضل ضللا مبينا) فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد ثم وقع بنصره عليها بعد

حين فوقع في نفسه حبها وفي نفس زيد كراهتها

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ الْخ. اگر

جماع سے پہلے عورت کو طلاق دیدی تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟ نیز یہ بتائیں کہ اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟

تفصیلاً لکھیں؟ ۲۰=۹+۵

سوال نمبر ۲: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكِ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ

جَلَابِيهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَقْرَبُ إِلَىٰ أَنْ يَعْرِفْنَ نِسَاءَهُنَّ خَرَائِرٌ فَلَا يُؤْذِينَ بِالْتَعَرُّضِ لَهُنَّ

بِخَرَائِرٍ فَلَا يُغْطِينَ وَجُوهَهُنَّ فَكَانَ الْمُنَافِقُونَ يُعْرَضُونَ عَلَيْهِنَّ وَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

سَأَلْتُ عَنْهُ مِنْ تَرَاوَعِ الشَّرِّ رَحِيمًا

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) جلابیب کی تفسیر، تفسیر جلابین کی روشنی میں لکھیں؟ ۸

(ج) سورۃ الاحزاب کی سورت ہے یا مدنی؟ ۵

سوال نمبر ۳: وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَاصْلِحُوا أَيُّمَا عَاقِبَاتٍ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا

عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۵

(الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ کریں نیز آیت کا شان نزول لکھیں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) طائفتان متضیمہ ہے تو اس کے بعد اقتلو جمع کا صیغہ لانا کیسے درست ہو گیا؟ ۸

(ج) سورۃ حجرات میں غیبت کی برائی کس طرح بیان کی گئی ہے؟ ۵

سوال نمبر ۴: (یا ایہا الذین امنوا لا تكونوا) مع نبیکم (کالذین آذوا موسیٰ فبراه اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا) ذا جاه و مما اوذی به نبینا صلی اللہ علیہ وسلم انه قسم قسما فقال رجل هذه قسمة ما ارید بها وجه اللہ تعالیٰ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلك وقال یرحم اللہ موسیٰ لقد اوذی باکثر من هذا فصبر . رواه البخاری

(الف) کلام اللہ وکلام مفسر کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ $20 = 5 + 15$
 (ب) لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا تکلیف پہنچائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تکلیف سے کیسے بری فرمایا؟ $13 = 4 + 6$

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: تفسیر قرآن کریم

سوال نمبر ۱: (وما کان لکم من ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسوله امر ان یکون لهم الخیرة) ای الاختیار (من امرهم) خلاف امر اللہ ورسوله (ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضللا مبینا) فزوجها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لزید ثم وقع بصره علیها بعد حین فوقع فی نفسه حبها و فی نفس زید کراهتها
 (الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کا شان نزول تحریر کریں؟
 (ب) (یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان یتسوهن) اگر جماع سے پہلے عورت کو طلاق دیدی تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟ نیز یہ بتائیں کہ اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟ تفصیلاً لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ عبارت:

(اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں) انہیں اختیار ہوا ہے اس معاملہ میں (اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا) اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عرصہ کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے دل میں نفرت آ گئی۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی ہم شیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ناپسند کیا، کیونکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے رشتہ طلب کر رہے ہیں مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ راضی ہو گئے۔

(ب) جماع سے پہلے طلاق دینے پر عورت کی عدت:

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان خلوت صحیحہ واقع نہیں ہوئی، تو ایسی صورت میں اس عورت پر کوئی عدت نہیں ہے۔ اس کی دلیل سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۹ ہے۔
(۲) اگر دونوں کے درمیان خلوت صحیحہ واقع ہوئی لیکن دخول نہیں ہوا تو یہ مدخولہ کے حکم میں ہے، وہ عورت عدت گزارے گی اور عدت کی مدت تین حیض ہیں۔ یعنی تین "اقراء" کے حساب سے عدت گزار دے گی۔

حق مہر ملے گا یا نہیں:

جماع سے پہلے اگر عورت کو طلاق دے دی تو اس کو حق مہر ملے گا یا نہیں؟ اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

(۱) پہلی یہ اگر خلوت صحیحہ واقع ہوئی تو وہ جماع کے حکم میں ہوگی۔ لہذا عورت کو پورا حق مہر ملے گا۔
دوسری یہ ہوگی کہ خلوت صحیحہ واقع نہیں ہوئی تو اس عورت کا جو بھی مہر مقرر کیا گیا ہوگا، اس کا نصف اسے ملے گا، کیونکہ خلوت صحیحہ کا نہ ہونا جماع کے حکم میں شمار نہ ہوگا۔ امام شافعی و امام ابوحنیفہ اس پر متفق ہیں۔

سوال نمبر ۲: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَنْ يَعْرِفْنَ بَأْسَهُنَّ حَرَائِرُ فَلَا يُؤْذِينَ بِالْمَعْرُوضِ لَكِنَّ بَخْلَافِ الْأَمْوَالِ فَلَا يُغْطِينَ وَجُوهَهُنَّ فَكَانَ الْمُنَافِقُونَ يَتَعَرَّضُونَ لَهُنَّ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
سَلَفَ مِنْهُنَّ مِنْ تَرِكِ السُّتْرِ رَحِيمًا

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) جلابیب کی تفسیر، تفسیر جلابین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) سورۃ الاحزاب کی سورت ہے یا مدنی؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ العبارة:

(اے نبی اپنی ازواج مطہرات، صاحبزادیوں اور مومن عورتوں سے فرمادیں کہ اپنے اوپر بڑی چادر لے لیں) یہ زیادہ قریب ہے (کہ وہ پہچانی جاسکیں) یہ آزاد عورتیں ہیں (پس ان کو اذیت نہ دی جائے) کہ ان کو چھیڑا نہ جائے بخلاف لونڈیوں کے کہ وہ اپنا چہرہ نہ ڈھانپیں اور منافق ان کو پتیرا کرتے تھے (اور اللہ بخشنے والا ہے) پردہ ترک کرنے سے متعلق جو کچھ گزر گیا (اللہ رحم فرمانے والا ہے)

(ب) تفسیر جلابیب:

جلابیب جلاباب کی جمع ہے، اس سے مراد وہ چادر ہے جس سے عورت اپنے جسم کو ڈھاپتی ہے یعنی اس کا کچھ حصہ چہرے پر آلیں جب کسی کام کے لیے نکلیں اور ایک آنکھ کھلی چھوڑ دیں۔

(ج) سورة الاحزاب کا کلی یا مدنی ہونا:

سورة الاحزاب مدنی سورت ہے۔

سوال نمبر ۳: وَإِن طَافَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَعَثَ إِحْدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

(الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ کریں نیز آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) طائفان تثنیہ ہے تو اس کے بعد اقتلوا جمع کا مینا مانا کیسے درست ہو گیا؟

(ج) سورہ حجرات میں غیبت کی برائی کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جوابات: (الف) آیت مقدسہ کا ترجمہ:

اور اگر مومنین میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان کے درمیان صلح کرو اور وہیں ان میں سے کوئی اگر سرکشی اختیار کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف ہو تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور آپ کے ساتھ ابن رواحہ تھے تو آپ کے گدھے نے پیشاب کر دیا، تو ابن ابی پاس سے گزر رہا تھا، اس نے کپڑا اپنی ناک پر بکھ لیا، تو ابن رواحہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو سے

زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی بات پر ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی چھیڑ گئی، تو اس موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(ب) جمع کا صیغہ لانا:

اگر طائفانِ تثنیہ کا صغیہ ہے مگر اقتلوا جمع کا صیغہ اس کی مراد کے اعتبار سے لایا گیا کہ ایک گروہ میں کئی افراد ہوتے ہیں۔

(ج) غیبت کی برائی کیسے بیان کی گئی ہے؟:

سورۃ حجرات میں بیان کیا گیا ہے کہ ”تم میں سے بعض دوسرے بعض کی غیبت نہ کہیں، کیا تم میں سے کوئی ایک چاہتا ہے کہ اپنے فوت شدہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اسے پسند نہیں کرتے۔“

سوال نمبر ۴: (یایہا الذین امنوا لا تکونوا) مع نبیکم (کالذین آذوا موسیٰ فیراہ اللہ قسم قائلوا وکان عند اللہ وجیہا) ذا جاہ و مما اوذی بہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم انہ قسم قسما فقال رجل ہذہ قسمة ما ارید بہا وجہ اللہ تعالیٰ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذلك وقال یرحم اللہ موسیٰ لقد اوذی باکثر من ہذا فصبر۔ رواہ البخاری (الف) کلام اللہ وکلام مفسرہ سلیمیں اردو میں توجہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ (ب) لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا تکلیف پہنچائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تکلیف سے کیسے بری فرمایا؟ جوابات: (الف) اردو ترجمہ:

(اے ایمان والو نہ ہو جاؤ) اپنے نبی کے ساتھ (ان لوگوں کی طرح) جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی پس اللہ نے آپ کو ان لوگوں کی بات سے بری فرمایا اور آپ اللہ کے ہاں باہنہ تھے) اور ہمارے نبی کو جو اذیتیں دی گئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے مال تقسیم فرمایا، تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی رضا پیش نظر نہیں رکھی گئی، اس پر آپ کو بہت غصہ آیا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے موسیٰ پر ان کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے نقل کیا ہے۔
خط کشیدہ کی وضاحت:

خط کشیدہ عبارت میں جنگِ حنین کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب جنگِ حنین کے مالِ غنیمت کو تقسیم کیا گیا تو آپ نے بعض مسلمانوں کو ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس کو سوانٹ عطا فرمائے، عیینہ کو بھی آپ نے اتنے ہی اونٹ دیے۔ عرب کے دیگر سرداروں کو بھی آپ نے زیادہ دیا، تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا اور نہ ہی اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: میں اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دوں گا، میں نے آپ

کو خبر دی آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا۔ مال زیادہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ موکلہ القلوب تھے۔ رسول اللہ ان کی دل جوئی کرنے اور اسلام پر ثابت قدم رکھنے کے لیے زیادہ دیتے تھے۔

(ب) حضرت موسیٰ کو پہنچائی جانے والی اذیت:

لوگوں نے کہا: ان کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں کیا رکاوٹ ہے مگر یہ کہ ان میں اذرہ بیماری پائی جاتی ہے۔ مرد کے خصیتیں کا پھول جانا اذرہ ہے۔

اللہ پاک کا اس تکلیف سے بری فرمانا:

ایک دفعہ آپ نے غسل کرنے کے لیے اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حتیٰ کہ تپ (حالت جذب میں) بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے لے کر پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ آپ میں اذرہ کا عیب نہیں ہے۔ یعنی آ کا یہ عضو (خصیہ) پھولا ہوا نہیں ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hashnain_Asqat

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

حصہ اول حدیث

سوال نمبر ۱: عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفتين ولا بتر فانها يطمسان البصر ويستسقطان الحبل قال عبد الله فبينما انا اطلب راحية اقتلها ناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الحيات فقال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهن العوامر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح و توضیح قلمبند کریں؟ $10 + 5 = 15$ (ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم بیان کریں؟ $3 \times 5 = 15$

سوال نمبر ۲: عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تَذْبِخُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسْمَى وَيُحَلَّقُ رَأْسَهُ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ سپرد قلم کریں؟ $5 + 10 = 15$ (ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟ $8 + 7 = 15$

سوال نمبر ۳: عن عمر بن ابي سلمة قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحيفة فقال لي رسول الله سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز تشریح اس طرح کریں کہ اس میں مذکورہ احکام کی وضاحت ہو جائے؟ $10 + 5 = 15$

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے کون کون سے ہیں؟ صرف تین کھانوں کے نام تحریر کریں۔ $3 \times 5 = 15$

حصہ دوم اصول حدیث

سوال نمبر ۴: (الف) علم اصول حدیث: تعریف اور موضوع سپرد قلم کریں؟ $5 + 5 = 10$ (ب) سند اور متن میں سے ہر ایک کا لغوی: جی معنی بیان کریں؟ $5 + 5 = 10$

- سوال نمبر ۵: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرطیں تحریر کریں؟ $۱۰=۵+۵$
 (ب) عزیز کی تعریف اور اس کی مثال زینت قرطاس کریں؟ $۱۰=۵+۵$
 سوال نمبر ۶: (الف) حدیث حسن کی تعریف لکھیں نیز امام ترمذی کے قول ”ہذا حدیث حسن صحیح“ کا مطلب بیان کریں؟ $۱۰=۵+۵$
 (ب) خبر مردود کی تعریف کریں اور اسباب رد تحریر کریں؟ $۱۰=۵+۵$

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول..... حدیث

سوال نمبر ۱: عمر ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین ولا بتر فانها یطمسان البصر ویستسقطان الجبل قال عبد اللہ لبینا انا اطارد حیة اقتلها لادانی ابو جبابہ لا تقتلها فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انه نهی بعد ذلك عن ذوات البیوت وهن العوامر .
 (الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح و توضیح لکھیں؟
 (ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم سانپ کو ہلاک کر دیا کرو تم دودھاری سانپوں اور بٹڈے سانپوں کو ہلاک کر دیا کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں ایک سانپ کو ہلاک کرنے کے لیے اس کا تعاقب کر رہا تھا، تو حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: تم اسے مت ہلاک کرو، میں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے، انہوں نے جواب میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے، اور یہ گھر میں رہنے والا ہے۔

تشریح:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے گھر میں رہنے والے سانپوں کو

ہلاک کرنے سے منع نہیں کیا تھا، بلکہ آپ نے فرمایا: تم ابتر اور دو دھاری سانپ کو ہلاک کر دیا کرو، مگر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا تھا، کیونکہ وہ گھر میں آتے جاتے تھے۔ لہذا جب تک سانپ نقصان نہ پہنچائے، اسے ہلاک نہ کیا جائے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کا مفہوم:

الطفیین: وہ سانپ جس کی پشت پر دو سیاہ لکیریں ہوتی ہیں، یہ بہت زہریلا ہوتا ہے، صرف اس کی طرف دیکھنے سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔

الابتر: ابتر اس معنی سے تضح کیا ہوا، اس سانپ کو ابتر اس لیے کہتے ہیں: دم چھوٹی ہوتی ہے اور یہ بھی طفیہ کی طرح زہریلا ہوتا ہے اور بینائی زائل کر دیتا ہے۔

العوامر: یہ وہ سانپ ہیں جو گھروں میں ہوتے ہیں اور یہ گھروں کے باشندے ہیں۔ بعض شارحین نے فرمایا: عام العوامر کی لمبی عمر کی بناء پر فرمایا: بعض حضرات نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ یہ سانپ نہیں بلکہ جنات کی ایک قسم سے تعلق رکھتے ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: عَنْ نِسْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تَذْبُحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِغِ وَيُسْمَمُ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور حصہ برز قلم کریں؟

(ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف بیان کریں نیز خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگادیے گئے ہیں:-

ترجمہ الحدیث:

روایت ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنی عقیقہ ہونے تک گروی ہے، اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے، اس دن اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈوا یا جائے۔

(ب) عقیقہ کی اصطلاحی تعریف:

نومولود بچہ/بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جس بچے یا بچی کا عقیدہ نہ کیا جائے، تو وہ اس کے بدلے میں اس سے بھلائیوں، آنتوں سے محفوظ ہونے اور نشوونما کی زیادتی کو روک دیا جاتا ہے۔ امام احمد کے نزدیک وہ بچہ اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔

سوال نمبر ۳: عن عمر بن ابی سلمة قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحيفة فقال لي رسول الله سم الله و كل بيمينك و كل مما يليك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز تشریح اس طرح کریں کہ اس میں مذکورہ احکام کی وضاحت ہو جائے؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے کون کون سے ہیں؟ صرف تین کھانوں کے نام تحریر کریں؟
جوابات: ترجمہ الحدیث:

حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ سے کھانا کھانے کے آداب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانا بائیں ہاتھ سے بھی شروع کیا جائے، تو پہلے اللہ کا نام لیا جائے، پھر دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا جائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطانی کام ہے۔ کھانا اپنے سامنے سے کھایا جائے نہ کہ برتن میں ہاتھ ادھر ادھر مارا جائے۔

(ب) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے:

(۱) کدو شریف (۲) میٹھی چیز اور شہد (۳) دستی کا گوشت۔

(۱) حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور سالن پیش کیا گیا، جس میں کدو اور گوشت تھا۔ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے، اس دن کے بعد میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

(۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں سے

سالن کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ موجود ہے، آپ نے اسے منگوا لیا۔ آپ نے کھانا شروع کیا اور کہنے لگے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔

حصہ دوم..... اصول حدیث

سوال نمبر ۴: (الف) علم اصول حدیث کی تعریف اور موضوع سپرد قلم کریں؟

(ب) سند اور متن میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جوابات: (الف) اصول علم حدیث کی تعریف:

علم اصول حدیث سے مراد ان قواعد و اصول کا علم ہے جن کے ذریعے سند و متن کے احوال بحیثیت قبول و رد کے پہچانے جاتے ہیں۔

موضوع:

اس علم کا موضوع باعتبار قبول و رد سند اور متن ہے۔

سند: لغوی معنی:

جس پر اعتماد کیا جائے یعنی سہارا۔

اصطلاحی معنی:

راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک لے جائے۔

متن: لغوی معنی:

زمین کا سخت و بلند حصہ۔

اصطلاحی معنی:

وہ کلام جس تک سند پہنچتی ہے یا سند کے بعد شروع ہونے والے کلام کو متن کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرطیں تحریر کریں؟

(ب) عزیز کی تعریف اور اس کی مثال زینت قرطاس کریں؟

جواب: (الف) خبر متواتر کی تعریف اور شرائط:

خبر متواتر کی تعریف وہ حدیث ہے جسے اتنے کثیر روایہ روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عام طور

پر محال ہو۔

خبر متواتر کی شرائط:

خبر متواتر کی مشہور چار شرائط ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۳) حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے دونوں آسموں کا ذکر کر دیا۔
 (۴) اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مقابلہ میں اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اثر
 پاتا ہے۔

(۵) حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے جو صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔
 (۶) یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح یا تہذیباً تالیف کے لئے ہیں۔
 (۷) حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

(ب) خبر مردود کی تعریف:

خبر مردود وہ حدیث ہے جس میں خبریہ کا صدق راسخ نہ ہو۔

خبر مردود کے رذ کے اسباب:

حدیث کے رذ کرنے کے اسباب یہ ہیں:

(۱) اسناد کا مستور (۲) راوی میں طعن

☆☆☆☆

H_M_Hashnain_Asadi

- (۱) اس کے رواۃ کی تعداد کثیر ہو (جو کم از کم دس ہے)
 (۲) سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔
 (۳) عاداتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔
 (۴) ان لوگوں کی خبر کی بنیاد حسن ہو۔

(ب) حدیث عزیز:

وہ حدیث جس کے تمام راوی طبقات سند میں دو سے کم نہ ہوں۔

حدیث عزیز کی مثال:

عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ رضی اللہ عنہ لا یومن احد کم حتی
 اکون احب الیہ من والده وولده والناس اجمعین۔

سوال نمبر ۶: (الف) حدیث حسن کی تعریف لکھیں نیز امام ترمذی کے قول ”ہذا حدیث حسن صحیح“ کا
 مطلب بیان کریں؟

(ب) خبر مردود کی تعریف کریں اور اسباب رد تحریر کریں؟

جواب: (الف) حسن حدیث کی تعریف:

یہ وہ حدیث ہے، جس کے راوی صدق و امانت کے اعتبار سے مشہور ہوں مگر حفظ و اتفاق میں کم ہونے
 کے سبب حدیث صحیح کے راویوں کے درجہ تک نہ پہنچیں۔ ان میں سے کسی ایک انفرادی روایت منکر شمار نہ ہوتی ہو
 اور حدیث کا متفق شاذ اور معلل نہ ہو۔

ترمذی کے قول ”حدیث حسن صحیح“ کا مطلب:

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک اصطلاح ”حدیث حسن صحیح“ استعمال کرتے ہیں
 اس صورت میں اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متبائن ہوتی ہیں
 تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے؟

اس کے متعدد جوابات دیے گئے ہیں جن میں سے چند مشہور حسب ذیل ہیں:

(۱) اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں آئمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال سے وہ
 حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں (حسن اور صحیح کے درمیان حرف عاطفہ
 ”آؤ“ محذوف ہوگا۔

(۲) یہ حدیث دو سندوں سے مروی ہے۔ ایک سند کے لحاظ سے حسن ہے اور دوسری کے اعتبار سے صحیح

ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عاطفہ ”واؤ“ محذوف ہوگا۔

(۳) حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے دونوں قسموں کا ذکر کر دیا۔
(۴) اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو، اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اثر

جائز ہے۔

(۵) حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے جبکہ صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔
(۶) یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لاتے ہیں۔
(۷) حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

(ب) خبر مردود کی تعریف:

خبر مردود وہ حدیث ہے جس میں خبر بہ کا صدق راجح نہ ہو۔

خبر مردود کے رد کے اسباب:

حدیث مردود ہونے کے اسباب یہ ہیں:

(۱) اسناد کا سقوط (۲) راوی میں طعن

☆☆☆☆

H_M_Hashnain_Asqadi

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

تیسرا پرچہ: فقہ

حصہ اول..... بہار شریعت

سوال نمبر ۱: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب تحریر کریں؟

(ب) کھانے سے پہلے کی دعا لکھیں اور بتائیں کہ ریاضت کے طور پر تغلیل غذا کا حکم کیا ہے؟

جوابات: (الف) بہار شریعت کی روشنی میں کھانے کے دس آداب:

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۲) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا (۳) کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیے سے صاف کرنا، تاکہ کھانے کا کوئی اثر باقی نہ رہے (۴) کھانے سے قبل، پہلے جوانوں کے ہاتھ دھوائے جائیں اور کھانے کے بعد بوزھوں کے پہلے ہاتھ دھلائے جائیں (۵) جوانوں جیسا حکم علماء و مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ (۶) بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا جائے، بسم اللہ بھول جانے کی صورت میں جب بھی یاد آئے پڑھ لی جائے۔ (۷) کھانا ختم کرنے کے بعد الحمد للہ پڑھا جائے۔ (۸) بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کا پڑھنا یاد آجائے۔ (۹) ہاتھ روٹی یا چھری سے صاف نہ کیے جائیں۔ (۱۰) ننگے سر کھانا نہ کھایا جائے، بوجہ اس کے خلاف ہے۔ (۱۱) کھانے کی ابتداء نمکین چیز سے کی جائے۔

(ب) کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ بَرَکَةِ اللّٰهِ

ریاضت کے طور پر تغلیل غذا کا حکم:

ریاضت و مجاہدہ میں ایسی تغلیل غذا جس سے عبادت مفروضہ کی ادائیگی میں ضعف پیدا نہ ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اگر اس حد تک ضعف نہ ہو تو حرج نہیں۔

سوال نمبر ۲: (الف) آیت الکرسی اور سورۃ واقعہ کی تلاوت کے فضائل میں ایک ایک حدیث تحریر کریں۔ نیز بتائیں کہ قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا کیسا ہے؟

(ب) حرام چیزوں کو بطور دوا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بہار شریعت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: (الف) فضیلت آیت الکرسی میں حدیث:

صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو

المنزور (یہ حضرت ابی بن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ میں نے کہا: اللہ اعلم ورسولہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! نہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم (یعنی آیت الکرسی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابوالمنذر! تم کو علم مبارک ہو۔

سورۃ واقعہ کی تلاوت کے فضائل:

جو شخص سورۃ واقعہ ہر رات میں پڑھے گا اس کو کبھی ناقہ نہیں پہنچے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا کرو۔ (بیہقی)

قرآن پاک پر سونا اور چاندی کا پانی چڑھانا:

قرآن مجید پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظر میں عظمت قرآن پیدا ہوتی ہے، اس میں اعراب اور نقطے لگانا بھی مستحسن ہے۔

(ب) حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کا حکم:

حرام چیزوں کو دوائے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔ یہ کہ حدیث مبارکہ میں فرمایا: جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی۔ بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اس میں شفاء ہے، تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں ہے۔ اس کا حاصل بھی دوا، بگا، کونکہ کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے بیماری ختم ہو جائے گی، زیادہ سے زیادہ ظن کر سکتے ہیں علم یقین نہیں۔ خود علم طب کے فوائد و اصول ہی ظنی ہیں۔ لہذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہو سکتا جیسا کہ بھوکے کو حرام لقمہ کھانے سے اور پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے۔ (دوختار و رد المحتار) انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں سپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے، ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔

سوال نمبر ۳: (الف) حیا اور حسن خلق کے متعلق دو دو حدیثیں تحریر کریں؟

(ب) محمد نام کی فضیلت پر ایک حدیث سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حیا سے متعلق احادیث:

حیا سے متعلق دو احادیث یہ ہیں:

(۱) حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور یہودہ گوئی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔

(احمد، ترمذی)

(۲) حیا نہیں لاتی مگر خیر کو، حیا کل ہی خیر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حسن خلق سے متعلق احادیث:

حسن خلق سے متعلق دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

(۱) تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۲) ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد)

(ب) محمد نام کی فضیلت:

ابونعیم نے حلیہ میں نیط بن شریط سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(۲) یزاز نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لڑکے کا

نام محمد رکھا تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

حصہ دوم..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر ۴: (الف) حدیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(ب) صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو جاتی ہے تو مثال کے ذریعے واضح کریں؟

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

حدیث صحیح:

جس حدیث کے تمام راوی متصل ہوں، عادل و ثقہ ہوں اور تام الضبط ہوں اور وہ شاذ ہی نہ ہو۔

حدیث حسن:

وہ حدیث جس کی سند متصل ہو اور اس کے راوی عادل و ثقہ ہوں جس کا ضبط کمزور ہو۔ یہ شاذ و محلل

بھی نہ ہو، یا جس میں حدیث صحیح کی صفت تام الضبط نہ پائی جاتی ہو۔

حدیث ضعیف:

وہ حدیث جس کے راویوں میں حدیث صحیح کی ایک سے زیادہ صفات نہ پائی جائیں۔

(ب) صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف کا قوی ہونا:

صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے جیسا کہ صلوٰۃ التبیح کا پڑھنا حدیث ضعیف سے

ثابت ہے، مگر جب حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور ان کے بعد دوسرے متقین صلحاء نے اس پر عمل کیا تو

اس کو تقویت حاصل ہوگی اور اب تمام مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں۔

سوال نمبر ۵: (الف) قیامت کے دن لوگوں کو کیسے بلایا جائے گا؟ تقلید کے ثبوت پر ایک حدیث

لکھیں نیز بتائیں کہ امام بخاری کس کے مقلد تھے؟

(ب) کن مسائل میں تقلید ضروری ہے؟

جوابات: (۱) قیامت کے دن لوگوں کو بلانے کا طریقہ:

قیامت کے دن لوگوں کو ان کے امام/پیشواؤں کے ناموں سے پکارا جائے گا جن کی وہ دنیا میں پیروی

کرتے تھے جیسے اے خفیو! اے معتزلیو! وغیرہ۔

ثبوت تقلید سے متعلق حدیث:

مشکوٰۃ لصابیح میں ہے:

حدیث: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

افتی بغير علم کان اثماً علی من افتاه .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم

کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔“

امام بخاری کس کے پیروکار تھے:

آپ امام شافعی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے پیروکار تھے یا مقلد تھے

(ب) وہ مسائل جن میں تقلید ضروری ہے:

وہ تمام مسائل فروعیہ جن کا تعلق عقائد اور اصول دین سے نہ ہو بلکہ انہیں قرآن و حدیث میں اجتہاد

سے اخذ کیا گیا ہو۔ ان تمام مسائل میں کسی امام مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۶: (الف) نماز میں تے یا نکسیر آجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ مذہب احناف

مدلل لکھیں؟

(ب) مرد اور عورت کی نماز میں کن امور میں فرق ہے؟

(ج) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت تحریر کریں؟

جوابات: (الف) دوران نماز تے یا نکسیر آجانے سے وضو کا حکم:

اگر نماز کے دوران کسی کو تے آجائے یا جسم کے کسی حصے سے بھی خون بہ جائے تو اس صورت میں

وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

ذکورہ مسئلہ سے متعلق دلائل:

(۱) سنن دارقطنی میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کسی کو دوران نماز قے یا کھانا آجائے تو وہ واپس آئے اور وضو کرے۔ اگر اس دوران اس نے کوئی بات نہ کی ہو تو جہاں سے اپنی نماز کو چھوڑا تھا اسی پر بنا کر لے۔ اگر اس نے کوئی بات کرنی ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

(۲) مصنف عبدالرزاق میں ہے: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطاء نے مجھ

سے کہا: اگر خون جسم سے نکلے اور بہہ جائے تو وضو کرنا لازم ہے۔

(۳) سنن ابن ماجہ میں ہے: حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو قے،

تکسیر، مد میں کھانا آجائے یا ندی نکل آئے تو وہ واپس آئے اور پھر سے وضو کرے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قے یا تکسیر کے آجانے سے دوران نماز میں

وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(ب) (الف) عورت اور مرد کی نماز میں فرق:

نماز ہر مسلمان پر فرض عین ہے، خواہ مرد ہو اور عورت۔ تاہم مرد اور عورت کی نماز میں ادائیگی کے حوالے

سے کچھ فرق ہے، اس لیے کہ عورت پر نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے پردے کا خیال رکھنا بھی ضروری

ہوتا ہے۔ اس طرح مرد اور عورت کی نماز میں کچھ امور کا فرق ہے۔ مرد کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ تکسیر تحریمہ

کے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے جبکہ عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کندھوں تک

اٹھائے۔ عورت دوران نماز سٹ کر اور اپنے ستر چھپا کر نماز ادا کرے گی۔ مرد کو حکم ہے کہ وہ حالت سجدہ

میں اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے اور نہ ہی اپنے زانوؤں کو پیٹ سے ملائے بلکہ دوران سجدہ میں اپنے

اعضاء کو ایک دوسرے سے الگ رکھے، لیکن اس کے برعکس عورت کو حکم ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت اپنے ہاتھ، بازو

ایک دوسرے سے ملا کر اور زمین سے چٹ کر نماز ادا کرے۔ عورت جب تشہد میں بیٹھے تو مردوں کی طرح

دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں بچھا کر نہیں بیٹھے گی بلکہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے گی۔

(ج) امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک نصیحت:

”جو کام کروا طمینان سے کرو جلدی نہ کرو۔“

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: اصول الفقه

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا ثُمَّ إِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسَكُوتُ الْبَاقِينَ عَنِ الرَّدِّ ثُمَّ إِجْمَاعٌ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيمَا لَمْ يَوْجَدْ فِيهِ قَوْلُ السَّلَفِ ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَحَدِ أَقْوَالِ السَّلَفِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ $20 = 10 + 10$

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب کی تفصیل سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) اجماع مرکب کی تعریف کریں؟ ۴

سوال نمبر ۲: ثم اذا تعارض الدليلان عند المجهد فان كان بين الايتين يميل الى

السنة وان كان بين السنتين يميل الى آثار الصحابة رضى الله عنهم والى القياس

الصحيح ثم اذا تعارض القياسان عند المجهد يتحرى

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) دو دلیلوں کے درمیان تعارض دور کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) وہ کون سے امور ہیں جو مجتہد پر واجب ہیں؟ ۱۳

سوال نمبر ۳: (الف) صحت قیاس کی شرائط بیان کریں؟ ۲۰

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر کوئی ایک دلیل نقلی تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر ۴: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے اعتراضات کے صرف نام سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ب) سبب، علت اور شرط کی تعریفات کریں؟ $15 = 3 \times 5$

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟ ۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبر: ۱: ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى حُكْمِ الْحَادِثَةِ نَصًّا ثُمَّ إِجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسَكُوتُ الْبَاقِينَ عَنِ الرَّدِّ ثُمَّ إِجْمَاعٌ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيمَا لَمْ يَوْجَدْ فِيهِ قَوْلُ السَّلَفِ ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَحَدِ أَقْوَالِ السَّلَفِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب کی تفصیل سپرد قلم کریں؟

(ج) اجماع مرکب کی تعریف کریں؟ ۴

جواب: (الف) عبارت پر اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: اجماع کی اقسام چار ہیں: (۱) صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ کے ساتھ اجماع (۲) بعض صحابہ کرام کی صراحت اور باقی صحابہ کرام کا اس حکم کو رد کرنے سے خاموشی اختیار کرنا (۳) صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں یعنی تابعین کا اس حکم پر اجماع کہنا جس میں صحابہ کرام کا قول نہ پایا جائے (۴) پھر اسلاف کے کسی قول پر اجماع۔

(ب) عبارت میں مذکورہ اقسام کے مراتب:

اجماع کی پہلی قسم سب سے زیادہ قوی ہے، اس لیے یہ اعتقاد و عمل کے اعتبار سے زیادہ ہے اور اس پر عمل قرآنی آیت کی طرح ضروری و لازم ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے اجماع پر عمل متواتر روایت کی طرح ضروری و قطعی ہوتا ہے۔ تیسرے اجماع کی بنیاد خبر مشہور کی مثل ہوتی ہے، جس میں دوسری قسم سے زیادہ قوت ہوتی ہے۔ تیسری قسم کے اجماع کی بنیاد اسلاف میں سے کسی اہم شخصیت کا قول ہوتا ہے اور اس پر عمل بھی لازم و ضروری ہے۔

(ج) اجماع مرکب کی تعریف:

اجماع مرکب: جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہے لیکن ظلم کی علت میں ان کے درمیان اختلاف ہو تو اجماع مرکب کہلاتا ہے جیسے کسی شخص کو تے آئی اور اس نے عورت کو ہاتھ بھی لگایا، وضو دونوں کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت تے کرنا اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانا ہے۔

سوال نمبر ۲: ثم اذا تعارض الدليلان عند المجتهد فان كان بين الايتين يميل الى السنة وان كان بين السنتين يميل الى آثار الصحابة رضی اللہ عنہم والی القیاس الصیح ثم اذا تعارض القیاسان عند المجتهد يتحرى

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) دو دلیلوں کے درمیان تعارض دور کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(ج) وہ کون سے امور ہیں جو مجتہد پر واجب ہیں؟

جواب: عبارت کا ترجمہ:

پھر جب مجتہد کے نزدیک دو دلیلوں میں تعارض ہو، تو دیکھا جائے گا کہ اگر دو آیتوں میں تعارض ہے تو وہ سنت الیٰ، نکل ہو اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہے تو صحابہ کرام کے آثار کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی طرح صحیح قیاس کی طرف رجوع کریں، پھر جب مجتہد کے نزدیک دو قیاسوں میں تعارض ہو تو غور و فکر کرے۔

(ب) دو دلیلیں باہم تعارض ہونے کی صورت میں اس کا حل:

اگر دو آیتوں میں اس طرح تعارض آجائے کہ کسی ایک کو ترجیح حاصل نہ ہو تو سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اگر دو حدیثوں میں اس طرح کا تعارض پیدا ہو جائے تو آثار صحابہ اور قیاس صحیح کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ پھر جب مجتہد کے نزدیک وہ قیاس متعارض ہو جائیں تو غور و فکر کر کے ایک پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ قیاس کے نیچے کوئی دلیل شرعی موجود نہیں ہے، جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

(ج) مجتہد پر واجب امور:

اگر مجتہد نے کوئی مسئلہ تلاش کرنا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس مسئلہ کو کتاب اللہ میں تلاش کرے جو تمام اولہ سے بڑھ کر دلیل ہے۔ اگر وہ کتاب اللہ میں مسئلہ نہ پائے تو پھر سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس مسئلہ کو تلاش کرے، کیونکہ کتاب اللہ کے بعد سنت رسول کا درجہ ہے۔ جب نص پر عمل ممکن ہو تو پھر رائے یعنی قیاس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

آگے علامہ نے اسی مسئلہ پر تفریح بٹھائی کہ نص پر عمل ممکن ہونے کی صورت میں قیاس کو ترک کر دیا جائے گا، اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہو گیا، اس کو پتہ نہیں چل رہا کہ قبلہ کی جہت کس طرف ہے لیکن اس کو کسی نے خبر دے دی جہت قبلہ کی۔ اب ایسے بندے کے لیے اسی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے تحری کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ تحری کرنا تو قیاس ہے۔ مخبر کا خبر دینا بمنزل نص کے ہے، تو جب نص پر عمل کرنا ممکن ہے تو قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۳: (الف) صحت قیاس کی شرائط بیان کریں؟

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر کوئی ایک دلیل نقلی تحریر کریں؟

جواب: (الف) صحت قیاس کی شرائط:

(۱) قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۲) قیاس نص کے احکام میں سے کسی حکم کی تبدیلی کو متضمن نہ ہو۔

(۳) جس حکم کو متعدی کیا گیا ہو وہ ایسا کم ہو جس کی علت معقول المعنی ہو، ایسا نہ ہو کہ اس کی علت ہی

عقل میں نہ آنے والی ہو۔

(۴) علت بیان کرنا حکم شرعی کے لیے ہو، نہ کہ حکم لغوی کے لیے۔

(۵) فرع پر کوئی نص وارد نہ ہوئی ہو۔

(ب) قیاس کے حجت ہونے پر دلیل:

قیاس ایک شرعی دلیل ہے اور کسی مسئلہ میں اس پر عمل اس وقت واجب ہوگا، جب اسے اوپر کی کوئی دلیل نہ پائی جائے۔ قیاس حدیث سے ثابت ہے اور اس مسئلہ میں صحابہ کرام اور تابعین کی روایات ملتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، آپ نے فرمایا: اگر تم نے اس میں حل نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا: رسول اللہ کی سنت سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس میں بھی نہ پاؤ تو؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کو صحیح قرار دیا، پھر آپ نے خوش ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس نے اپنے رسول کے نمائندہ کو اپنی پسندیدہ بات کی توفیق عطا کی ہے۔

جب کسی درپیش مسئلہ کا حل نہ ملتا ہو تو قیاس سے کام لینا اور اجتہاد کرنے کا جواز موجود ہے۔ قیاس کے حجت ہونے پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین بلکہ ہر دور کے فقہاء و علماء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ اگر قیاس کو حجت تسلیم نہ کیا جائے، تو بہت سے مسائل میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اگر بالفرض قیاس منع ہو، اور یہ حجت نہ ہوتا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کبھی اس کی جرأت نہ کرتے۔ پھر زبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی رائے کی تائید و تصدیق اس کے حجت ہونے پر عظیم الشان دلیل ہے۔ جس طرح حدیث کی وجہ سے قرآن ناقص نہیں ہو سکتا، اسی طرح فقہ اور قیاس کے حجت ہونے کی وجہ سے حدیث کا ناقص ہونا بھی لازم نہیں آتا۔

سوال نمبر ۴: (الف) قیاس پر وارد ہونے والے اعتراضات کے صرف نام پر دقلم کریں؟

(ب) سبب، علت اور شرط کی تعریفات کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعتراضات کے نام:

اعتراضات جو قیاس پر وارد ہوتے ہیں وہ آٹھ ہیں:
ممانعت، القول، بموجب العلة، قلب، عکس نقص فساد وضع، فرق، نقص، معارضہ

(ب) سبب کی تعریف:

سبب وہ ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف واسطہ کے ساتھ واسطہ ہو جیسے راستہ چلنے کے واسطے سے مقصد تک پہنچنے کا سبب ہے۔ یعنی وہ چیز جو کسی واسطہ کے ساتھ حکم تک پہنچنے کا راستہ ہو، سبب کہلاتا ہے۔

علت کی تعریف:

کسی حکم تک پہنچنے کے راستہ کو علت کہتے ہیں۔

شرط کی تعریف:

شرط وہ شے ہے جس کے پائے جانے سے حکم بھی پایا جائے۔

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب:

نماز اور روزے کے وجوب کا سبب وقت ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hashnain_ASAAD

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة..... علم الميراث

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ نَحْوَ وَعَلِمُواهَا النَّاسَ

فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

(الف) علم قرآن نض کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟ ۱۰

(ب) علم قرآن نض کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۲: (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تشریح کریں؟ ۱۰

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت کی اقسام لکھیں، کوئی سے دو کی مثال بھی دیں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: (الف) باب اور ماں کے حالات لکھیں؟ ۱۰

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۴: (الف) کتاب اللہ میں کل کتنے اور کون کون سے فروع ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۰

(ب) پوتی کے مکمل احوال تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۵: (الف) درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟ ۱۰=۳۰

(۱) والد بیٹا

(۲) ماں بھائی

چچا

(۳) شوہر ماں

بھائی

(۴) بیوی سگی بہن دادا

(۵) بیوی والد

(۶) والد والدہ پانچ بیٹیاں

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات، بابت ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: علم میراث

سوال نمبر ۱: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ نَصَّ وَعَلِمُواهَا النَّاسَ

فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

(الف) علم قرآن کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟

(ب) علم قرآن کو نصف علم کہنے کی وجوہات تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم قرآن کی تعریف:

علم قرآن اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے میت کے ترکہ میں میت کے ورثاء کا پورا پورا حق معلوم ہو

جائے۔

موضوع:

ترکہ اور وارث۔

فرض:

ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا۔

(ب) علم قرآن کو نصف علم کہنے کی وجہ:

علم قرآن کو نصف علم ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) باعتبار حالت:

انسان کی دو حالتیں ہیں: زندگی اور موت۔ اس علم کا تعلق حالت موت سے ہے جبکہ باقی علوم کا تعلق

حالت حیات سے ہے۔

(۲) باعتبار ملک:

ملک کے دو سبب ہیں، ضروری اور اختیاری۔ علم قرآن کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب

بنتے ہیں جبکہ علم قرآن ملک ضروری کا سبب بنتا ہے، اس لیے اسے نصف علم کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: (الف) موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کی تشریح کریں؟

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت کی اقسام لکھیں، کوئی سے دو کی مثال بھی دیں؟

جواب: (الف) موانع ارث:

مانع ارث چار ہیں:

رقیت، حمل، اختلاف دین، اختلاف دار۔

دو کی تشریح:

(۱) اختلاف دین (مذہب):

وارث اور موروث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

(۲) اختلاف دار (ملک):

میت اور وارث کا الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا، جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب، راجے، پرنس، علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

(ب) نسبت کی اقسام:

دو عددوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت چار قسم پر ہے:

تماثل، تداخل، توافق، قیاس

تماثل کی مثال:

جیسے ۴ اور ۴، ۵ اور ۵

تداخل کی مثال:

جیسے ۴ اور ۸، ۵ اور ۱۵

سوال نمبر ۳: (الف) باپ اور ماں کے حالات لکھیں؟

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں:

(۱) سدس: جب میت کی اولاد مذکر ہو۔

(۲) سدس اور عصبہ: جب میت کی اولاد مؤنث ہو۔

(۳) محض عصبہ: جب میت کی اولاد نہ ہو۔

ماں کی حالتیں:

ماں کی تین حالتیں:

(۱) سدس: جب میت کی اولاد ہو، یا دو یا دو سے زائد بہن بھائی ہوں، خواہ جس جہت سے بھی۔

(۲) ثلث الكل: جب مذکورہ لوگ نہ ہوں۔

(۳) ثلث باقی: جب والدین کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو۔

اس کی صرف دو ہی صورتیں ہیں: والدین اور زوج۔ والدین اور زوج۔

(ب) عصبہ بنفسہ کی اقسام:

عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں:

(۱) میت کی جزء (۲) میت کا اصل (۳) میت کے باپ کی جزء (۴) میت کے دادا کی جزء۔

سوال نمبر ۴: (الف) کتاب اللہ میں کتنے اور کون کون سے فروض ہیں؟ بیان کریں؟

(ب) پوتی کے مکمل احوال تحریر کریں؟

جواب: (الف) کتاب اللہ میں مذکور فروض:

کتاب اللہ میں مذکورہ فروض چھ ہیں:

نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس۔

(ب) پوتی کے احوال:

پوتی کے چھ احوال ہیں۔

(۱) نصف: اگر پوتی ایک ہو۔

(۲) ثلثان: پوتیاں اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔

(۳) سدس: پوتیوں کے ساتھ اگر ایک حقیقی بیٹی ہو۔

(۴) سقوط: حقیقی بیٹیاں اگر دو یا دو سے زائد ہوں۔

(۵) عصبہ بغیرہ: جب ان کے مقابلہ میں یا ان کے نیچے کوئی لڑکا ہو تو وہ انہیں عصبہ بنا دے۔

سوال نمبر ۵: (الف) درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱) والد	بیٹا
(۲) ماں	بھائی
(۳) شوہر	ماں
(۴) بیوی	سگی بہن
	چچا
	بھائی
	دادا

پانچ بیٹیاں

(۵) بیوی والد

(۶) والد والدہ

جواب:

مسئلہ ۳
میت

ماں بھائی چچا

 $\frac{1}{3}$ عصبہ x

x ۲ ۱

مسئلہ ۳
میت

بیوی سگی بہن دادا

 $\frac{1}{3}$ x عصبہ

۳ x ۱

مسئلہ ۳۰ = ۵ x ۶
میت

والدہ پانچ بیٹیاں

 $\frac{1}{6}$ عصبہ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{3}$

۳ ۱ ۱

۲۰ ۵ ۵

مسئلہ ۶:
میت

والد بیٹا

 $\frac{1}{6}$ حصہ

۵ ۱

مسئلہ ۶:
میت

سوسر ماں بھائی

 $\frac{1}{3}$ عصبہ $\frac{1}{6}$

۱ ۲ ۳

مسئلہ ۲۳:
میت

بیوی والد بیٹا

 $\frac{1}{6}$ عصبہ $\frac{1}{8}$

۱۷ ۳ ۳

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۱: فَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوفِ وَ مُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَالْفَرَاقَةِ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ $۱۵ = ۵ \times ۳$

(ب) فصاحت فی الکلام، مخالفت القیاس اور غرابت میں سے ہر ایک کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

$۱۵ = ۵ \times ۳$

(ج) دروس البلاغہ کی مصنفین میں سے دو کا نام تحریر کریں؟ ۴

سوال نمبر ۲: البلاغة في اللغة الوصول والانتها يُقال بلغ فلان مراده اذا وصل اليه

وبلغ الراكب المدينة اذا انتهى اليها وتقع في الاصلاح وصفا للكلام والمتكلم

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور توضیح کریں؟ $۱۵ = ۵ + ۱۰$

(ب) حال اور مقضیٰ حال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۱۰

(ج) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟ ۴

سوال نمبر ۳: (الف) علم معانی کی تعریف لکھنے کے بعد یہ بتائیں کہ وہ کتنے ابواب میں منحصر

ہے؟ ۱۰

(ب) خبر اور انشاء کی تعریفات لکھنے کے بعد انشاء کی اقسام تحریر کریں؟ $۱۵ = ۵ \times ۳$

(ج) انشاء طلبی کی تعریف لکھنے کے بعد اس کی اقسام کے صرف نام سپرد قلم کریں؟ ۸

سوال نمبر ۴: (الف) امر کی تعریف لکھنے کے بعد اس کے صیغے بیان کریں؟ ۱۰

(ب) امر کے مجازی معنی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟ $۱۵ = ۵ \times ۳$

(ج) نہی کی تعریف اور اس کے صیغے بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: البلاغۃ

سوال نمبر ۱: فَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوفِ وَ مُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَالْغَرَابَةِ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) فصاحت فی الکلام، مخالفت القیاس اور غرابت میں سے ہر ایک کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

(ج) دروس البلاغۃ کی مصنفین میں سے دو کا نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب:

الاعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ:

”فصاحت کلمہ، کلمہ کا توافر حروف اور مخالفت قیاس اور غرابت سے محفوظ ہونا۔“

خط کشیدہ کی وضاحت:

توافر حروف کلمہ میں پائے جانے والے ایسے وصف کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کلمہ زبان پر ثقیل ہو جاتا ہے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے، جیسے انظر منحنج۔

(ب) فصاحت فی الکلام:

فصاحت فی الکلام سے مراد یہ ہے کہ کلام کا مختلف کلمات کے اجتماع سے ہونے والے کلمات کے توافر، ضعف تالیف اور تعقید سے محفوظ ہونا مگر اس کے کلمات فصیح ہوں۔

مخالفت قیاس:

کسی کلمہ کا معنی ظاہر نہ ہونا جیسے تکأ، افرقع۔

(ج) مصنفین کے نام:

حفی ناصف، محمد دیاب

سوال نمبر ۲: البلاغۃ فی اللغة الوصول والانتها يقال بلغ فلان مراده اذا وصل اليه

وبلغ الركب المدينة اذا التهي اليها وتقع في الاصلاح وصفا للكام والمتكلم۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور توضیح کریں؟

(ب) حال اور مقتضی الحال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب (الف): اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: بلاغت کا لغوی معنی ہے ”کسی جگہ پہنچ جانا اور رک جانا جیسا کہ کوئی شخص جب اپنی منزل تک پہنچ جائے تو کہا جاتا ہے ”فلاں اپنی مراد کو پہنچ گیا“ اسی طرح جب قافلہ اپنے شہر میں پہنچ جائے اور اس کا سفر ختم ہو جائے تو کہا جاتا ہے: دو سوار شہر تک پہنچ گئے۔ اصطلاح میں بلاغت کلام اور متکلم کی صفت بنتی ہے۔

(ب) حال کی تعریف:

حال ایسے امر کو کہتے ہیں جو متکلم کو اپنی عبارت و کلام ایک خاص صورت کے مطابق لانے پر ابھارے۔

مقتضی الحال کی تعریف:

وہ مخصوص صورت جس کے مطابق کلام لائی جاتی ہے جیسے کس کی مدح کرنا ایک حال ہے، کلام کو لمبا کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح حال اور اطناب (کلام کو لمبا کرنا) مقتضی الحال ہوگا۔

(ج) فصاحت کا لغوی معنی:

بیان و ظہور

فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی تین قسمیں ہیں:

فصاحة فى الكلمة، فصاحة فى الكلام، فصاحة فى المتكلم۔

سوال نمبر ۳: (الف) علم معانی کی تعریف لکھنے کے بعد یہ بتائیں کہ وہ کتنے ابواب میں منحصر ہے؟

(ب) خبر اور انشاء کی تعریفات لکھنے کے بعد انشاء کی اقسام تحریر کریں؟

(ج) انشاء طلبی کی تعریف لکھنے کے بعد اس کی اقسام کے صرف نام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف:

علم معانی ایک ایسا علم ہے جس کے ساتھ لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جاتے ہیں کہ ان کے ساتھ لفظ مقتضائے حال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

ابواب:

علم معانی آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

(ب) خبر کی تعریف:

خبر اس کلام کو کہتے ہیں: جس کے قائل کو یہ کہا جاسکے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا جھوٹا جیسے سَافِرٌ مُحَمَّدٌ۔

انشاء کی تعریف:

وہ کلام کہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے مثلاً سا فر یا محمد۔

انشاء کی اقسام:

انشاء کی دو قسمیں ہیں: (۱) طلبی (۲) غیر طلبی

انشاء غیر طلبی:

جس میں کوئی طلب نہ ہو جیسے افعال مدح وغیرہ۔

(ج) انشاء طلبی کی تعریف:

ابھی ابھی گزری ہے۔

اقسام کے نام:

امر، نہی، استفہام، تمنی، ندا۔

سوال نمبر ۴: (الف) امر کی تعریف لکھنے کے بعد اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے مجازی معنی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف اور اس کے صیغے بیان کریں؟

جواب: (الف) امر کی تعریف:

وہ کلام جس میں خود کو بلند کرتے ہوئے فعل کو طلب کیا جائے۔

امر کے صیغے:

امر کے لیے چار صیغے آتے ہیں:

(۱) فعل امر حاضر معروف: جیسے خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ .

(۲) فعل مضارع جس کے شروع میں لام امر ہو جیسے لِيَضْرِبْ

(۳) اسم فعل بمعنی امر حاضر جیسے: حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ

(۴) وہ مصدر جو فعل امر کے قائم مقام ہو جیسے سَعِيَٰ فِي الْخَيْرِ

(ب) امر کے تین مجازی معانی:

(۱) دعا کے لیے جیسے: رَبِّ اغْفِرْ لِي

(۲) التماس کے لیے جیسے اپنے سے برابر والے سے کچھ طلب کرنا جیسے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ

(۳) ارشاد کے لیے جیسے: اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينِ الْاِلٰهِيْ اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاَكْتُبُوْهُ

(ج) نبی کی تعریف:

خود کو برائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا جیسے: لَا تَضْرِبْ

نبی کے صیغے:

نبی کا صرف ایک صیغہ ہے یعنی فعل مضارع جو لائے نبی کے ساتھ ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asaadi

تنظیم المدارس (اہل سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات 2024

سوالیہ
پرچہ
کے ساتھ

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



منفقی محمد شہد نورانی دست برکاتہم عالیہ

حبیر برادرز® زبیر سنٹر ۴۰، ارو بازار لاہور
042-37246006 اے ۱

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / ۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: الورقة الاولى: مجموع الارقام

ثلاث ساعات

تفسير القرآن الكريم

۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ) ردا على من قال من الكفار ان له قلبين يعقل بكل منهما افضل من عقل محمد (وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ اَلْنِي) بهمزة وياء وبلاياء (تُظهِرُوْنَ) بلا الف قبل الهاء و بها والتاء الثانية فى الاصل مدغمة فى الظاء (مِنْهُنَّ) بقول الواحد مثلا لزوجته انت على كظهر امى (اُمّهِنَّكُمْ) اى كالا مهات فى تحريمها بذلك المعد فى الجاهلية ظلاقا و انما تجب به الكفارة بشرطه كما ذكر فى سورة المجادلة .

25=15+10

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

9

(ب) خط کشیدہ کیا سیغے ہیں؟

سوال نمبر 2: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِ بْنِ إِنَّهُ لَا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا . الخ .

15

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ .

آیت میں موجود لفظ "الامانة" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں۔ 10

8

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟

سوال نمبر 3: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

16=8+8

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟

(ب) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝

12=7+5

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ سینے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟
سوال نمبر 4: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا آيَاتِنَا نَزَلَتْ
ان بكونوا خيرا منهم عند الله ولا لساء منكم من لساء عيسى ان يكن خيرا منهم ولا
للمزوا انفسكم لا تعيبوا فتعابوا اي لا يعيب بعضكم بعضا .

8=8+10

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول لکھیں؟

10

(ب) نب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟ 5

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولى: تفسیر القرآن الکریم

سوال نمبر 1: (مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ) رَدًّا عَلَى مَنْ قَالَ مِنَ الْكُفَّارِ إِنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ يَغْفِلُ بِكُلِّ مَنَّهُمَا أَفْضَلُ مِنْ عَقْلِ مُحَمَّدٍ (وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمْ أَلْفِي) بِهَمْزٍ وَبَاءٍ وَبِلَايَاءٍ (تُظْهِرُونَ) بِلَا أَلْفٍ قَبْلَ الْهَاءِ وَبِهَا وَالنَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَصْلِ مُدْغَمَةٌ فِي الظَّاءِ (مِنْهُنَّ) بِسُقُولِ الْوَاحِدِ مَثَلًا لِزَوْجَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ كَظْهِرِ أَيْمِي (أَمْهَيْتُكُمْ) أَيْ تَكَلَّمَ آمَهَاتٍ فِي تَحْرِيمِهَا بِذَلِكَ الْمُعَدِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ طَلْفًا وَأَنْمَا تَجِبُ بِهِ الْكُفَّارَةُ بِشَرْطِهِ كَمَا ذَكَرَ فِي سُورَةِ الْمُجَادِلَةِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کیا سینے ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے) یہ ان کافروں کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ان کے دو دل ہیں، جن سے وہ رسول اللہ سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ (اور انہیں بنایا تمہاری بیویوں کو جن سے)۔ السلاسی ہمزہ اور یاء کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بغیر یاء کے بھی (کہ تم ظہار کرتے ہو) الف نہیں ہے حاتے پہلے اور الف کے ساتھ بھی یعنی نظہرون اور تظاہرون پہلی صورت میں پہلی تاء کا خاء میں ادغام کیا، اصل میں تظہرون تھا، (انہیں ان میں سے) مثال کے طور پر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ بیوی سے کہے تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے۔ (تمہاری مائیں) یعنی تمہاری ماؤں کی طرح تم پر حرام نہیں

ہو جاتیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں اسے طلاق سمجھا جاتا تھا اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے اپنی شرطوں کے ساتھ جس طرح سورۃ مجادلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

تظہرون: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید از باب تفاعل۔

تجب: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف مثال واوی از باب ضربت یضرب۔

سوال نمبر 2: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ

نَظِيرِ بْنِ إِيْنَةٍ وَلَا وَلَيْكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا . الخ .

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ .

آیت میں موجود لفظ "الامانة" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں؟

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟

جوابات: (الف) آیات مبارکہ کا شان نزول:

☆ مسلمانوں میں کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت کا انتظار کرتے رہتے

تھے پھر وہ آپ کے حجروں میں داخل ہو جاتے، کھانا ملنے تک وہیں بیٹھے رہتے جس سے رسول

اللہ کو اذیت پہنچتی تھی۔ اس وجہ سے یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی۔

☆ آپ کے حجروں کے ادب کو بجالایا جائے؟ اس حوالے سے بھی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ

جب رسول اللہ نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اور دعوت ولیمہ کی تو لوگ جماعت کی صورت

میں آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے مگر آخر میں تین شخص ایسے تھے کہ جو باتوں میں مشغول ہو

گئے اور دیر تک ٹھہرے رہے۔ مکان تنگ ہونے کی وجہ سے گھر والوں کو تکلیف ہو رہی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے۔ پھر جب

واپس آئے تو وہ لوگ ویسے ہی بیٹھے ہوئے اپنی باتوں میں مشغول تھے۔ آپ یہ دیکھ کر دوبارہ

واپس تشریف لے گئے اور دروازے پر پردہ ڈال دیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی

حضور نے حیا کی وجہ سے انہیں جانے کو نہیں کہا تھا۔ یہ آیت مبارکہ پردہ کے حکم میں بھی نازل

ہوئی۔

(ب) لفظ "الْأَمَانَةَ" کی تشریح:

لفظ "الامانة" کے معنی میں اختلاف ہے:

i- حضرت ابن مسعود کے نزدیک نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، حج بولنا، قرض ادا کرنا اور ناپ تول کرنا امانت ہے۔

ii- ابن عباس کے نزدیک فرائض ہیں۔

iii- ابو العالیہ کے نزدیک امر اور نہی جن چیزوں سے متعلق ہے، وہ امانت ہے۔

iv- بعض کے نزدیک تکلیف شرعی اور بعض کے نزدیک معرفت الہیہ امانت ہے۔ پس اس امانت کو آسمان وزمین و پہاڑوں پر پیش کیا گیا انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک انسان خسارہ میں ہے۔

(ج) سورۃ احزاب کا شان نزول:

اس سورۃ کو احزاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں غزوۃ احزاب کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ غزوۃ احزاب کو غزوۃ خندق بھی کہا جاتا ہے، یہ غزوۃ نتائج کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مشرکین مکہ، یہودی اور دیگر کئی قبائل مسلمانوں کے خلاف جمع ہو گئے تھے، لیکن اللہ نے انہیں شکست دی۔ یہ مدنی سورت ہے۔ ۵ میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ اس میں بہت سے احکام بھی (مثلاً پردہ کرنا، ظہار سے متعلق حکم، منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنا، ختم نبوت کا ذکر اور آداب نبوی وغیرہ) نازل ہوئے۔

سوال نمبر 3: بِسْأَلِهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟

(ب) بِسْأَلِهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ مَسْأَلٌ فَبِئْسَ مَا كَفَبْنَا أَنْ نُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِبُّوا عَلَيَّ مَا كَفَلْتُمْ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ میں شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور انہیں اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو چلا کر پکارتے ہو، کہ کہیں تمہارے اعمال نہ

ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

شان نزول:

i- ایک موقع پر لشکر کا امیر بنانے پر صحابہ کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابو بکر نے اقرع بن حابس اور حضرت عمر نے قعقاع بن معبد کا نام پیش کیا۔ اس پر ابو بکر بولے: تمہارا مقصد محض میری مخالفت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کہا۔ اس دوران ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ii- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اونچا سا کرتے تھے اور ان کی آواز بھی اونچی تھی۔ بات کرتے وقت ان کی آواز بلند ہو جایا کرتی تھی۔ بعض اوقات حضور کو اس سے اذیت ہوتی تھی۔

(ب) ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو خوب تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے، پھر اپنے کہے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

شان نزول: ایک روایت ہے کہ مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے ولید بن عقبہ اور ایک روایت کے مطابق بنی وکعیہ کو بنی مصطلق کے پاس وصولی زکوٰۃ کے لیے بھیجا۔ زمانہ جاہلیت میں ولید اور بنی مصطلق کے درمیان کچھ رنجش پائی جاتی تھی۔ بنی مصطلق کے لوگ ولید کے استقبال کے لیے آئے۔ مگر ولید سمجھے کہ لڑنے کے لیے آئے ہیں تو انہیں خوف لاحق ہو گیا، اسی غلط فہمی میں واپس آ گئے اور اپنے خیال کے مطابق بارگاہ الہی میں رپورٹ پیش کر دی کہ یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی مصطلق اسلام سے پھر گئے ہیں۔ پھر آپ نے تحقیق کے لیے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا اور فرما دیا کہ اچھی طرح تحقیق کرنا۔ ایک روایت کے مطابق بنی مصطلق والے خود آ گئے تھے۔ حضرت خالد نے آ کر عرض کیا: انہوں نے ان میں بھلائی سوا کچھ نہیں دیکھا۔ ممکن ہے دونوں باتیں ہوئی ہوں۔ غرضیکہ ثابت ہو گیا کہ ولید کی خبر بے اصل تھی، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

فَتَبَيَّنُوا: صیغہ جمع مذکر فاعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید اجوف یائی از باب تفعّل

لَتَضَبَّحُوا: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فی صبح از باب الاعمال

سوال نمبر 4: تَسَابَّحُوا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْتَعْرَبُونَ قَوْمِ أَيْ رَجَالٍ مِنْكُمْ مِنْ قَوْمِ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَا نَسَاءَ مِنْكُمْ مِنْ نَسَاءِ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ

ولا تلمزوا أنفسكم لا تعيبوا فتعابوا ای لا يعيب بعضكم بعضا .

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! مذاق نہ اڑاؤ یہ آیت وفد تہیم کے بارے میں نازل ہوئی۔ کوئی

قوم یعنی لوگ تم میں سے کسی قوم کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اللہ کے ہاں اور نہ عورتیں تم میں سے

عورتوں کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو عیب جوئی نہ کرو اور نہ تمہاری بھی عیب

جوئی کی جائے گی یعنی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔

شان نزول: یہ آیت بنو تہیم کے وفد سے متعلق نازل ہوئی جو حضرت عمار، حضرت خباب اور حضرت

بلال وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتا تھا۔

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات:

i- شعوب یہ نسب کا سب سے اعلیٰ طبقہ ہے۔ ii- ان کے بعد عمار

iii- پھر بطون iv- پھر اثنا اور پھر v- فصائل سب سے آخر میں۔

(ج) وحی کا مؤخر ہونا:

اس حدیث میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تین سال، بعض کے نزدیک اڑھائی سال، بعض کے

ز نزدیک چھ ماہ اور بعض کے نزدیک چند ایام ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / 1445ھ

مجموع الارقام

الورقة الثانية:

الوقت المحدد

۱۰۰

الحديث و اصوله

ثلاث ساعات

نوٹ: دونوں قسموں سے دو سو سوالات حل کریں؟

قسم اول حدیث

سوال نمبر 1: (۱) عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الضَب لَسْتُ أَكَلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ .

(۲) عن عبد الرحمن بن شبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ .

20=10+10

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو

10

جائے۔

سوال نمبر 2: عن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب قال عق رسول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحسن بشاة وقال يا فاطمة احلقى راسه و تصدقى بزنة شعره

فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذی .

20=10+10

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صحیح حل کریں؟

(ب) حقیقہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز حقیقہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟ 10=5+5

سوال نمبر 3: قال كان رجل يا كل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى

ليه قال بسم الله اوله و اخره لضحك النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم قال ما زال الشيطان

ياكل معه فلما ذكر اسم الله استغاء ما في بطنه .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے۔

20=10+10

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟ 10=5+5

قسم ثانی اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنی بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنی کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟

$$10=6+4$$

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟

$$10=6+4$$

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال پر قلم کریں؟

$$10=5+5$$

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے اسکی شرطیں تحریر کریں؟

$$10=5+5$$

سوال نمبر 6: (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم پر قلم کریں؟

$$10=5+5$$

(ب) محکم اور مختلف الحدیث میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟

$$10=5+5$$

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: الحدیث و اصوله

قسم اول حدیث

سوال نمبر 1: (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الضَّبُّ لَنْتُ الْكُلَّةُ وَلَا أَحْرَمُهُ .

(۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ .

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو جائے؟

جوابات:

(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں گوہ کھاتا ہوں نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

ترجمہ حدیث ۲: حضرت عبدالرحمن بن شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(ب) تشریح و توضیح:

گوہ یعنی سب ایک مشہور جانور ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی نر کے دو عضو متاثر ہوتے ہیں اور مادہ کی دو شرمگاہیں، اس کی مادہ سترانڈے دیتی ہے اور یہ سات سو سال تک زندہ رہتے ہیں۔ چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتے ہیں پانی نہیں پیتے صرف ہوا پر گزارہ کرتے ہیں۔ ایک گوہ نے نبی کریم کی رسالت کی گواہی بھی دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبعی کراہت کی وجہ سے اسے ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ اس کی حرمت کے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عبدالرحمن چونکہ مدینہ میں رہتے تھے اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو، کیونکہ یہ اس علاقے کا جانور نہیں تھا۔

سوال نمبر 2: عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاة وقال یا فاطمة احلقى راسه و تصدقی بزنة شعرة فضة فوزناه لکان و زنه درهما او بعض درهم۔ رواه الترمذی۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ب) عقیدہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز عقیدہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث شریف:

بیان کرتے ہیں محمد بن علی بن حسین حضرت علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیدہ میں ایک بکری ذبح کی اور یہ فرمایا: اے فاطمہ اس کا سر موٹو وا دو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ درہم تھے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

خط کشیدہ کی صرنی تحقیق:

عق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

تصدقی: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید از باب تَفَعَّلُ۔

(ب) عقیدہ کا اصطلاحی معنی:

لو مولود بچہ/بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے اسے عقیدہ کہتے ہیں۔

عقیدہ کا شرعی حکم

- مقبہ کے شرعی حکم میں اختلاف ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- (۱) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا موقف ہے عقیدہ کرنا مستحب ہے خواہ لوگ اس پر دوام کیے ہوئے ہیں۔ جو پچہ سات روز سے قبل فوت ہو جائے اس کی طرف سے عقیدہ نہیں ہے۔
 - (۲) اہل ظواہر کے نزدیک عقیدہ کرنا فرض ہے۔
 - (۳) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیدہ کرنا واجب ہے۔ اگر والدین اس کا عقیدہ نہیں کرتے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود اپنا عقیدہ کر سکتا ہے۔
 - (۴) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ نومولود کا عقیدہ کرنا سنت ہے جب کہ عمل واجب ہے۔ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہے وہ اسے ہرگز ترک نہ کرے۔
 - (۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ عقیدہ کرنا نقلی عمل ہے۔ عقیدہ کرتے وقت لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے گا۔
- اس بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ہے۔ یہ موقف فضیلت کا ہے۔

سوال نمبر 3: قال کان رجل یا کل فلم یسم حتی لم یبق من طعامه الا لقمۃ فلما رفعها الی فیه قال بسم اللہ اولہ و اخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یا کل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت امیر بن مخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ شریف نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس کے کھانے سے صرف ایک اقمہ رہ گیا، جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا، تو اس نے کہا: "بسم اللہ اولہ و اخرہ" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اس کے ساتھ شیطان کھانا رہا تھا، جب اس نے اللہ کا نام لیا جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا، وہ اس نے تے کر دیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے کہ اس سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ شارحین کے نزدیک ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ پڑھنے

کی وجہ سے برکت مفقود ہو گئی تھی۔ لیکن جب بسم اللہ شریف پڑھی تو وہ برکت واپس آ گئی جو شیطان کے پیٹ میں چلی گئی تھی اور اس طرح اس کو تابی کا ازالہ ہو گیا۔ اگرچہ آخر میں ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔

(ب) آداب و لغام پر دلالت کرنے والی احادیث:

۱- حضرت عمر بن سلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچی تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھا کر شکر کرتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھ کر صبر کرنے والا ہے۔

قسم ثانی اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنی بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنی کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کا لغوی معنی:

خبر کا لغوی معنی ہے: خبر دینا، اس کی جمع اخبار ہے۔

اصطلاحی معنی کے بارے میں دو اقوال:

۱- خبر، حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اصطلاحی معنی ایک ہے۔

۲- خبر، حدیث کا غیر ہے یعنی خبر وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر سے نقل کی گئی ہو۔

(ب) خبر متواتر:

لغوی معنی: متواتر کا لغوی معنی ہے "مسل"۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث ہے جسے اتنے کثیر روایات روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال

ہو۔

حکم: خبر متواتر ضروری علم کا فائدہ دیتی ہے یعنی اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال سپرد قلم کریں؟

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے اس کی شرطیں تحریر کریں؟

جوابات (الف) مشہور نیک اصطلاحی کی تعریف

۱- حدیث کے جو بیرونی مستندوں کے لئے مان لئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں۔

مثال: "الحدیث من التیغاب" - حدیثی کہہ شیطان کا کام ہے کہ وہ مرتدوں کے لئے حدیث کی بے اور صحیح قرار دے۔

(ب) حدیث صحیح کا تعلق اصطلاحی معنی

صحیح کا تعلق کسی بے ہمت جو کہ سیر (بجائے) کا تعلق ہے۔ اصطلاح میں صحیح وہ حدیث ہے جسے

عادل علماء اپنے مثل راویوں سے نقل کرے، اس کے آخر تک کسی طرح ہوا اور اس کی سند متصل ہو۔ نیز اس

میں کوئی شاذ بھی نہ ہو اور علت بھی نہ ہو۔

شرائط اس کی پانچ شرطیں ہیں:

۱- اتصال سند ۲- روایوں کا ہونا صحیح

۳- حدیث کا شاذ نہ ہونا

۴- سولہ نیرۃ (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم پر رقم کریں

(ب) محکم اور مختلف حدیثوں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں

جوابات: (الف) حدیث حسن:

وہ حدیث جس کا تخریج معروف ہو اس کے راوی مشہور ہوں۔ اس پر اکثر احادیث کا ہونا ہوا ہے۔

کہ جس کو اکثر علماء قبول کر لیں اور عام فقہاء اس کو استعمال کریں۔ (نام قطابی)

۱- وہ حدیث جو اس طرح مروی ہو کہ سند میں کوئی راوی صحیح یا کذب نہ ہو اور وہ شاذ نہ ہو۔ اس طرح

کی گئی استاد سے مروی ہو۔ (نام ترمذی)

حکم: حدیث حسن حجت ہونے میں صحیح حدیث کی طرح ہے اگرچہ قوت میں اس سے کم ہے۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

محکم: وہ مقبول حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث متعارض سے محفوظ ہو اسے محکم کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث: وہ مقبول حدیث جو اپنی جیسی حدیث کے متعارض ہو لیکن ساتھ ساتھ ان میں تطبیق

محکم ہے۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / 1445ھ

مجموع الاوراق

الورقة الثالثة

الوقت المحدد

۱۰۰

لفه

ثلاث ساعات

حصہ اولیٰ بہار شریعت

سوال نمبر ۱ (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث پر رقم کریں؟

(ب) دسترخوان پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھالینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

سوال نمبر 2 (الف) ویرہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت و ایما کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 3 (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تصدیقاً جواب تحریر کریں؟

(ب) سہل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ازال کرنا کھانا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

حصہ دوم لفه حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4 (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن و حدیث سے تقلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل پر قلم کریں؟

سوال نمبر 5 (الف) امام نووی نے بہت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفق یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا موقف دلیل سے ثابت کریں؟

سوال نمبر 6 (الف) آئین بالجبر اور قرأت خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا موقف دلیل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں صورتاً جمع ہو سکتی ہیں؟

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الوردة الثالثة لفه

حصہ اول بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث سپرد قلم کریں؟

(ب) دسترخوان پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھالینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

جوابات:

(الف) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے حوالے سے احادیث:

1- وحشی بن وحب سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے سے پہلے کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔

2- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھتا بھول جائے تو یوں کہے "بسم اللہ اولہ و آخرہ"

(ب) گرے ہوئے ٹکڑے کو اٹھ کر کھانے کی فضیلت:

حدیث: طبرانی نے عبد اللہ ابن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھالے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

سوال نمبر 2: (الف) ولیمہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

جوابات: ولیمہ کی تعریف:

ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست و احباب، عزیز واقارب اور اہل محلہ کی حسب استطاعت نیافت کرے۔

دعوت ولیمہ قبول کرنے کی شرعی حیثیت: دعوت ولیمہ سنت ہے۔ جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار

کروانا جائز ہے، جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے اور ان کا جانا میزبان کے لیے باعث مسرت ہوگا۔ جس کو ویسے کی دعوت دی جائے، اس کا جانا سنت ہے۔ اگر اس موقع پر غیر شرعی خرافات ہوں تو اس اقرباب میں نہیں جانا چاہیے اور بغیر دعوت کے جانا بھی درست نہیں ہے۔

(ب) مہمان کے لیے ضروری باتیں:

مہمان کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

۱- جہاں بٹھا یا جائے وہیں بیٹھے۔

۲- جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔

۳- بغیر میزبان کی اجازت کے وہاں سے نہ اٹھے۔

۴- وقت رخصت میزبان کے حق میں دعائے خیر کرے۔

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تفصیلاً جواب

تحریر کریں؟

(ب) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

جوابات:

(الف) سونا چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کی صورت:

سونے چاندی کو سوائے زیورات کے دوسری کسی بھی چیز میں استعمال کرنا مرد و عورت دونوں کے لیے

ممنوع و ناجائز ہے مثلاً سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا وغیرہ۔

سونا چاندی کی چیزوں کی ممانعت کی صورت یہ ہے کہ ان کو استعمال کرنا ہی مقصود ہو اور اگر یہ مقصود نہ ہو

تو ممانعت نہیں مثال کے طور پر سونے چاندی کی پلیٹ یا کٹورے / پیالے میں سالن رکھا ہوا ہے اگر کھانا

اسی میں پڑا ہے، تو مال کا ضیاع ہے، اس کو اس سے نکال کر دوسرے برتن میں لے کر کھائے یا پیے۔ یا پیالی

میں تیل تھا اس کو علیحدہ برتن میں ڈال کر استعمال کیا، اس فرض سے کہ اس کا استعمال ناجائز ہے، تو اب یہ

کھانا پینا اور یہ تیل کا استعمال جائز ہو جائے گا لیکن اگر بغرض استعمال پیالی سے تیل لے کر سر اور داڑھی پر

لگایا اس طرح کرنا ناجائز ہے، اس سے ایسا کرنے سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی استعمال میں ہی آتا ہے۔

(ب) سدل یا شانے پر کپڑا ڈالنے کا حکم:

نماز میں سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا مکروہ ہے۔ اگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ ہے یا

نہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کرتا یا پاجامہ یا تہبند پہنا ہوا ہے، تو پھر کپڑا لٹکانا مکروہ نہیں اور اگر کرتا نہیں

پہنا تو کھرو ہے۔

حصہ دوم لفظ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سوال نمبر 4: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث
ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن و حدیث سے تھلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل پر و قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف:

وہ حدیث جس کے راویوں میں حدیث صحیح کی ایک سے زیادہ صفات مفقود ہوں، حدیث ضعیف کہلاتی
ہے۔

حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی صورتیں:

(۱) اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں: و العمل علی هذا عند اهل العلم (اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے)۔

(۲) جب کوئی مجتہد کسی ضعیف حدیث سے استدلال کرنے تو وہ قوی بن جاتی ہے، جس طرح فقہاء
نے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کی ہے۔

(۳) جب اولیاء، صالحین اور صوفیاء کسی روایت کو معمول بہ بنائیں تو وہ قوی ہو جاتی ہے مثلاً صلوة تسبیح
ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(ب) تھلید کے ثبوت میں ایک آیت اور ایک حدیث:

تھلید کی تعریف: تقویٰ معنی ہے گلے میں پٹہ ڈالنا اور شرعی معنی ہے کہ کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل
اور حجت کے عمل کرنا۔

قرآن سے دلیل: ارشاد بانی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَوْ رُدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَبِطُونَهُ مِنْهُمْ" علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو ثبوت تھلید پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث سے دلیل:

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: "تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد
آئیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔" جامع صغیر میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمہارے لیے اہل علم بزرگوں کی پیروی اور معیت میں برکت ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) امام نووی نے بدعت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟

جوابات:

تین بدعات کی وضاحت:

بدعت مکروہہ: وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے، اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ بدعت مکروہہ تنزیہی ہے اور اگر سنت مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ مکروہہ تحریمیہ ہوگی۔

بدعت مباحہ: وہ نیا کام جو خلاف شرع نہ ہو اور بغیر نیت خیر کے کیا جانے جیسے شادی بیاہ پر چہرے لگانا کرنا وغیرہ۔

بدعت حرام: وہ نیا کام جو خلاف شرع ہو اور فرض یا واجب کو ترک کرنے کی وجہ بنے جیسے بزرگان دین کے مزارات پر ناناچنا اور گانا وغیرہ۔

(ب) رفع یدین کی منسوخی:

اسلام کے آغاز میں رفع یدین مشروع تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین کرتے تھے بعد میں انہوں نے ترک کر دیا تھا۔ رفع یدین کی منسوخی کے حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

ترک رفع یدین سے متعلق دلائل:

1- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے بکیر ادلی کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

3- حضرت علی رضی اللہ عنہ بکیر ادلی کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

سوال نمبر 6: (الف) آئین الجبر اور قرأت خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کر۔ یہاں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں سورج ناسخ ہو سکتی ہیں؟

جوابات: (الف) آمین بالجہد سے متعلق مسئلہ:

احناف کے نزدیک آمین سزا کہنا آمین بالجہد کہنے سے زیادہ اولیٰ ہے۔

نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے: نماز میں پست آواز سے آمین کہنا چاہیے اس بارے میں تحقیقی نقطہ نظر یہ ہے کہ نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے۔ اس کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوران نماز چار مقامات میں اپنی تہذیب رکھی جائے: i- تمکؤ کہتے وقت، ii- تسبیح پڑھتے وقت، iii- ثناء پڑھتے وقت، iv- آمین کہتے وقت

(۲) حضرت عاتقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہا تو فرمایا: آمین اور آواز پست رکھی۔

قرأت خلف الامام/ الامام:

امام کی اقتداء میں مقتدی کا قرأت کرنا ناجائز اور سخت منع ہے بلکہ مقتدی کو چاہیے کہ جب امام قرأت کر رہا ہو تو خاموش اور توجہ سے سنے، کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

دلیل قرآنی (ترجمہ):

”اور جب قرآن پڑھا جائے، تو تم اسے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

اس حوالے سے احادیث درج ذیل ہیں:

دلائل:

۱- ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

۲- حضرت عبداللہ بن ابوعبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۳- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم مع دلائل:

شرعی طور پر دو مختلف اوقات کی نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا منع ہے۔ فقہ حنفی کا بھی یہی موقف ہے، اس ممانعت کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱- ارشاد خداوندی ہے: **إِنَّ السَّلْوََةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِنْسًا مَوْفُوتًا** (بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے)۔

۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے سوا ہر نماز کو اس کے اپنے وقت میں ادا فرماتے تھے۔

۳- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴- حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز

کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

دو نمازوں کے صورتاً جمع کرنے کا حکم:

دو نمازوں کو ان کے اپنے اپنے وقت میں اس طرح پڑھنا کہ وہ صورتاً جمع ہو جائیں صحیح و جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو قریب الوقت نمازوں میں سے پہلے کو انتہائی تاخیر سے اور دوسری کو بالکل ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے سے وہ دونوں نمازیں بظاہر جمع ہو جاتی ہیں لیکن حقیقتاً وہ دونوں اپنے اصل وقت میں ہی ادا ہوتی ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/ ۱۴۴۵ھ

مجموع الارلام

الورقة الرابعة:

الوقت المحدد

۱۰۰

اصول الفقه

ثلاث ساعات

نوٹ: کوئی تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: اجماع هذه الامة بعد ما نزل في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فروع الدين حجة موجبة للعمل بها شرعا كرامة لهذه الامة لم الاجماع على اربعة المسام-

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور چالیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد معتبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) اجماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ج) کیا کبھی اجماع مرکب کی حجیت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

سوال نمبر 4: القياس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند العدم ما لوقه من الدليل في الحادثة و قدورد في ذلك الاخبار والاثار-

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجیت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الوردة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبر 1: اجتمع هذه الأمة بعد ما نزلت رسول الله صلى الله عليه وسلم في فروع الدين حجة موجهة للفعل بها شرعا كرامة لهذه الأمة ثم الاجتماع على أربعة أقسام-

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجتماع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد حبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگائیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس امت کا فروع دین میں اجتماع حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ اس امت کی کرامت و شرافت کی وجہ سے ہے۔ پھر اجتماع کی چار اقسام ہیں:

(ب) اقسام اجتماع: اجتماع کی دو قسمیں ہیں: i- اجتماع سندی، ii- اجتماع مذہبی۔

i- اجتماع سندی: امت رسول اللہ میں سے ایک زمانہ کے سب علماء کا اجتماع سندی کہلاتا ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔

ii- اجتماع مذہبی: کسی حکم پر بعض مجتہدین کا اجتماع مذہبی کہلاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں

i- اجتماع مرکب و اجتماع غیر مرکب۔

(ج) عوام الناس کا اجتہاد:

عوام الناس کا اجتہاد غیر معتبر ہے، کیونکہ عام لوگوں میں اجتہاد کی شرائط مفقود ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجتماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں

(ب) اجتماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ن) کیا کبھی اجتماع مرکب کی حجت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں

جوابات: (الف) اجتماع کی پہلی قسم کے علاوہ اور تقسیم:

اجتماع دو طرح کا ہوتا ہے ایک کو اجتماع سندی کہتے ہیں اور دوسرا اجتماع مذہبی کہلاتا ہے یعنی کسی حکم پر

بعض مجتہدین کا اجماع۔ اس اجماع کی دو قسمیں ہیں۔

- ۱- اجماع مرکب ii- اجماع غیر مرکب
پھر اجماع مرکب کی ایک اور قسم "عدم القائل بالفصل" ہے۔

(ب) اجماع مرکب کی تعریف و مثال:

جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہے لیکن حکم کی علت میں ان کی درمیان اختلاف ہو تو اجماع مرکب کہلاتا ہے جیسے کسی شخص کو تے آئی اور اس نے عورت کو ہاتھ بھی لگایا، وضو دونوں کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت تے کرنا اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانا ہے۔

(ج) اجماع مرکب کی حجیت کا ختم ہونا:

اگر علتوں میں فساد پیدا ہو جائے تو اجماع مرکب کی حجیت ختم ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی دلیل شرعی سے ثابت ہو جائے کہ تے ناقص وضو نہیں ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر ثابت ہو جائے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، تو امام شافعی کے نزدیک وضو نہ ٹوٹے گا، کیونکہ اس صورت میں علت جس پر حکم کی بنیاد ہے فاسد ہو جاتی ہے اور اس فساد کا احتمال دونوں طرف رہتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ امام ابوحنیفہ عورت کو ہاتھ لگانے کے مسئلہ پر حق پر ہوں لیکن تے والے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو اور اسی طرح امام شافعی تے والے مسئلہ پر حق پر ہوں اور عورت کو چھونے کے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو۔ غرض یہ کہ اجماع کی بنیاد علت پر ہوتی ہے اور اگر علت میں فساد ظاہر ہو جائے تو اجماع ختم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

جوابات: (الف) عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کا معنی ہے "فصل (فرق) کا قائل نہ ہونا"۔ لہذا جب اختلافی مسلوں میں سے ایک ثابت ہو جائے تو لازماً ہے کہ دوسرا بھی ثابت ہو جائے۔ یعنی یا تو مخالف کے نزدیک دونوں مسئلے ثابت ہوں گے یا نہیں، تیسری کوئی صورت نہیں، کیونکہ دونوں میں فرق کا قائل کوئی نہیں ہے۔

(ب) اقسام عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کی دو اقسام ہیں:

- ۱- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک ہو۔
 - ۲- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو۔
- ان میں سے پہلے قسم حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم حجت نہیں ہے۔

مثال شرطاً/قسم نمبر 2:

منشاء اختلاف دونوں کا ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو جیسے جب تے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو بیخ فاسد سے بھی ملک ثابت ہوگی کیونکہ جن کے نزدیک تے ناقص وضو ہے وہ بیخ فاسد سے ملک کا حصول بھی مانتے ہیں اور جو ایک کو نہیں مانتے وہ دوسرے کو بھی نہیں مانتے۔

(ج) مجتہد قیاس اختیار کر سکتا ہے:

جب کسی نے مسئلہ کا حکم معلوم کرنا ہو اور اس کا حکم قرآن و سنت اور اجماع سے نہ مل رہا ہو، تو ایک مجتہد اپنی رائے سے فیصلہ کر سکتا ہے یعنی قیاس اختیار کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 4: القیاس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما لفرقه من الدلیل فی الحادثة و قدورد فی ذلك الاخبار والامثار۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

قیاس شرعی جتوں میں سے ایک حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے، جب کسی مسئلہ میں اس سے اہل کی دلیل موجود نہ ہو۔ تحقیق اس بارے میں اخبار اور آثار وارد ہیں۔

قیاس کی حجیت پر دلیل: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حکم بنا کر روانہ کرنے کا قصد فرمایا تو ان سے یوں مخاطب ہوئے: اے معاذ! کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا: قرآن کریم کے مطابق۔ فرمایا: اگر قرآن کریم میں کسی مسئلہ کا حل دستیاب نہ ہو تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ فرمایا: اگر کسی مسئلہ کا حل سنت میں بھی دستیاب نہ ہو تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: تب میں اپنے رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اظہار مسرت فرمایا۔

(ب) صحت قیاس کی شرائط:

صحت قیاس کی پانچ شرائط ہیں، جو درج ذیل ہیں:

- ۱- اس کی وجہ سے کسی نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔
- ۲- تعلیل کا مقصد کوئی شرعی مسئلہ ثابت کرنا ہو۔
- ۳- اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔
- ۴- فرع سے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو۔

۵- وہ کسی نص کے مقابل نہ ہو جیسا کہ حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حالت نماز میں تہجد لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مذکورہ شرائط میں نمبر 4 کی مثال:

مثال نمبر 4: اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے کہے کہ قسم اور عہد کے کفارہ میں کفارہ قتل کا فرق نہیں ہے، آزاد کرنا جائز نہیں تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل کے بارے میں غلام مؤمن ہونے کی شرط ہے: *فَسَخِرَ بِسُورَةٍ مِّنْهُنَّ جَبَلًا* جبکہ قسم اور عہد کے بارے میں نص مطلق ہے۔ لہذا کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی دوسری نص یعنی مطلق کا ابطال لازم آئے گا۔

(ج) نماز کا سبب وجوب:

نماز کا سبب وجوب "وقت کا پایا جانا" ہے۔

روزے کا سبب وجوب:

روزے کا وجوب سبب "رمضان المبارک کے مہینے کا آنا" ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / 1445ھ

مجموع الارقام	الورقة الخامسة:	الوقت المحدد
۱۰۰	علم المعبراث	ثلاث ساعات
	نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں؟	
10	سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟	
10	(ب) عصب کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟	
10	سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟	
10	(ب) موافق ارث بیان کریں؟	
10	سوال نمبر 3: (الف) خاندان اور باپ کے احوال تحریر کریں؟	
10	(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟	
10	سوال نمبر 4: (الف) عصب بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟	
10	(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟	
40=10x4	سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟	

- | | |
|-----------|----------|
| دو بیٹیاں | (۱) باپ |
| بھائی | (۲) بیوی |
| بیٹا | (۳) بیوی |
| چچا | (۴) شوہر |
| باپ | (۵) بیوی |
| بیٹا | (۶) دادی |

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: علم المعبراث

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟

(ب) عصبہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟
جوابات: (الف) علم الفرائض کو "نصف علم" کہنے کی وجوہات:

۱- انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔
زندگی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

۲- ملک کی دو صورتیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔
وراثت کے علاوہ بقیہ تمام اشیاء کا تعلق "ملک اختیاری" سے ہے۔
اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

۳- احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔
(ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس و اجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

(ب) عصبہ کی تعریف اور اس کی اقسام:

لغوی طور پر عصبہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو باپ کی طرف سے میت سے رشتہ دار ہوں۔ علم الفرائض کی اصطلاحی میں عصبہ سے وہ لوگ مراد ہیں کہ شریعت نے مال وراثت سے ان کے حصص تو مقرر نہیں کیے مگر ذوی الفروض کو دینے کے بعد بقیہ ترکہ انہیں دیا جاتا ہے۔

اقسام: عصبہ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

۱- عصبہ نسبی، ۲- عصبہ سببی

عصبہ نسبی: عصبہ نسبی کی مزید تین اقسام ہیں:

۱- عصبہ بنفسہ، ۲- عصبہ بغيرہ، ۳- عصبہ مع غیرہ

عصبہ سببی: عصبہ سببی کی مزید دو قسمیں ہیں:

۱- مولیٰ العتاقہ، ۲- مولیٰ الموالاة

سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟

(ب) موانع ارث بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترکہ سے متعلق حقوق:

میت کے اموال متروکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں:

- ۱- جہیز و تکفین: ترکہ سے متعلق پہلا حق جہیز و تکفین ہے، جس کا میت کے مال سے بغیر کنبوس اور اصراف سے انتظام کیا جائے گا۔
- ۲- قضائے دین: ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی جہیز و تکفین کے بعد جو مال بچ جاتا ہے، اس سے میت کے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔
- ۳- وصیت: ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو، تو جو مال بچ جائے گا اس کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔
- ۴- تقسیم میراث: ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ پھر باقی مال وراثہ میں قرآن و سنت اور اجماع کے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) موانع ارث:

موانع ارث چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

- ۱- رقیق: غلام ہونا، یعنی جب وارث کسی کا غلام ہو، تو اپنے کسی رشتہ دار کی میراث نہ پائے گا۔ خواہ رقیق کامل ہو یا رقیق ناقص ہو۔
- ۲- قتل: کسی شخص کو جان سے ہلاک کر دینا، یہ دوسرا مانع ارث ہے، قاتل وراثت سے محروم قرار پائے گا۔

۳- اختلاف دین (مذہب): وارث اور موروث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

۴- اختلاف دار (ملک): میت اور وارث کا وطن الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا، جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب راجے علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

سوال نمبر 3: (الف) خاوند اور باپ کے احوال تحریر کریں؟

(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟

جوابات: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں ہیں:

۱- سدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگر چہ نیچے تک) ہوں۔

۲- سدس مع العصبہ: جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں۔

۳- محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

شوہر کی حالتیں:

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) نصف (1/2) جب میت کی اولاد نہ ہو یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک نہ ہو۔

(۲) رابع (1/4) جب میت کی اولاد ہو یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک کوئی بھی موجود ہو۔

(ب) اصحاب فروض کی تعداد:

جن افراد کے حصے قرآن مجید میں مقرر ہیں ان کو اصحاب فروض کہا جاتا ہے اور اصحاب فروض تعداد میں

بارہ (12) ہیں جن میں سے چار مرد ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- باپ، ۲- جد صحیح، ۳- خلیج بھائی، ۴- خاند۔

اور آٹھ (8) عورتیں شامل ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- بیوی، ۲- والدہ، ۳- جدہ صحیحہ، ۴- پوتی، ۵- بیٹی، ۶- اخوات شقیقہ، ۷- اخوات ابویہ، ۸- اخوات

اسیاء خلیج بہن۔

سوال نمبر 4: (الف) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟

(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عصبہ بنفسہ:

اس سے مراد وہ مرد ہے جو کسی خاتون کے واسطے کے بغیر میت سے رشتہ رکھتا ہو مثلاً چچا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) جزء المیت، (۲) اصل المیت، (۳) جزء اب المیت، (۴) جزء جد المیت،

(۵) الولاء

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت:

دو عددوں کے مابین چار قسم کی نسبت ہو سکتی ہے جو درج ذیل ہے:

(۱) تماثل:

دو عدد مساوی ہوں تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تماثل کہا جاتا ہے۔

(۲) تماثل:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم کرے تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو "تفاضل" کہتے ہیں۔

(۳) توافق:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم نہ کرے بلکہ تیسرا عدد دونوں کو برابر برابر تقسیم کر دے تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو "توافق" کہتے ہیں۔

(۴) تباہن:

دو مختلف اعداد ایسے ہوں جن میں سے نہ چھوٹا عدد بڑے کو برابر برابر تقسیم کرتا ہو اور نہ تیسرا عدد دونوں کو مساوی کی بنیاد پر تقسیم کرے تو ان کے مابین پائی جانے والی نسبت کو "تباہن" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

- | | |
|----------|-----------|
| (۱) باپ | دو بیٹیاں |
| (۲) بیوی | بھائی |
| (۳) بیوی | والد |
| (۴) شوہر | والدہ |
| (۵) بیوی | بہن |
| (۶) دادی | بھتیجی |

جوابات: مسائل کا حال:

مسئلہ 6: (۱)

دو بیٹیاں	باپ
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6} + \frac{1}{6}$
4	1 + 1

مسئلہ 4: (۲)

بھائی	بیوی
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{4}$
3	1

مسئلہ 24: (۳) میا

بیٹی	والد	بیوی
17	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{8}$
	4	3

مسئلہ 6: (۳) میا

بیٹی	والدہ	شوہر
1	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{2}$
	2	3

مسئلہ 24: (۵) میا

باپ	بیٹی	بیوی
$\frac{1}{6} + 1$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{8}$
$9 = 5 + 4$	12	3

مسئلہ 6: (۶) میا

بیٹی	نخعی بہن	رادی
5	محرم	$\frac{1}{6}$
	x	

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء / 1445ھ

مجموع الارقام

۱۰۰

الورقة السادسة:

البلاغة

الوقت المحدد

ثلاث ساعات

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: ففصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف و مخالفة القياس والغرابر

تنافر الحروف و صف للكلمة بوجوب ثقلها على اللسان و عسر النطق بهانحو الظن.

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟

ما طلب بعد الدار عنكم لتقربوا

و تسكب عيناي الدموع لتجمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات و امثله تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

سوال نمبر 4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثله تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: لَفْصَاخَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوفِ وَ مُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَالْعَرَابِيَّةِ وَ تَنَافُرِ الْحُرُوفِ وَ صَفَتْ لِلْكَلِمَةِ يُوجِبُ نَقْلَهَا عَلَى اللِّسَانِ وَ عُسْرُ النُّطْقِ بِهَا نَعْوُ الطُّشِّ .

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ عبارت: پس فصاحت کلمہ محفوظ ہوتا ہے تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے۔ پس تنافر حروف کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا بولنا/ تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا ہے جیسے الطش۔ (کھردری جگہ)

(ب) تعریفات اصطلاحات:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا ہے جیسے الطش۔

مخالفت قیاس: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف جاری ہونا مخالفت قیاس کہلاتا ہے جیسے سوق کی جمع بوفات، کیونکہ قیاس اس کی جمع قلت میں "ابواق" چاہتا ہے۔

غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو جیسے سکا سکا اس کا معنی اجتماع (وہ جمع ہوں) اور الرفع کا معنی انصرف (وہ گیا)، اطلنخ کا معنی اشتد (وہ سخت ہوا)۔ چونکہ اس کے الفاظ اہل عرب میں راجح نہیں ہیں اس لیے اس کے معانی ظاہر و مشہور نہیں ہیں۔

(ج) فصاحت کا لغوی معنی:

فصاحت کا لغوی معنی ہے: "ظاہر ہونا، واضح ہونا"۔

اصطلاحی معنی: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟
 ما طلب بعد الدار عنكم لتقربوا
 ونكب عنى الدموع لحمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

جوابات: (الف) بلاغت کا لغوی معنی:

بلاغت کا لغوی معنی ہے پہنچنا اور انتہاء کرنا۔

بلاغت کا اصطلاحی معنی: بلاغت کلام اور شکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

قسمیں: بلاغت کی دو قسمیں ہیں: i- بلاغة الكلام ii- بلاغة المتكلم

(ب) شعر کا ترجمہ:

”پس تم سے مکان کی دوری کا طلب گار ہوں، تاکہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں
 تاکہ وہ جم جائیں۔“

مثال کا ماخذ: یہ مثال ”تعمید معنوی“ کی ہے۔

(ج) علم معانی کی تعریف:

وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے
 متعناہ حال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

مثال: **وَأَنَا لَا نَذَرِي أَشْرًا أُرِيدُ بِمَنْ لِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا .**

اور بے شک ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے شر کا ارادہ کیا گیا، یا ان کے رب نے ان کے لیے

ہدایت کا ارادہ فرمایا۔

سوال نمبر 3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات و امثله تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کی تعریف اور مثال:

وہ جملہ ہے جو اس لیے وضع کیا گیا ہو کہ مخصوص زمانہ میں نہایت اختصار سے حدوث کا فائدہ دیتا ہو جیسے

ضرب زیند عمروا .

انشاء کی تعریف و امثلہ:

وہ کلام ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جائے مثلاً اضرب

(ب) صدق خبر کی تعریف:

خبر اگر واقع کے مطابق ہو تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ . اگر زید واقعی عالم ہے تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر:

اگر خبر واقع کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

(ج) خبر کی دوسری اغراض:

۱- استرحام:

رحمت و شفقت طلب کرنا جیسے موسیٰ علیہ السلام کا قول رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ .

ii- التوخي:

زجر و توخي کے لیے جیسے کسی گرنے والے کو کہنا: اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ .

iii- اظہار السرور:

خوشی کے اظہار کے لیے جیسے أَخَذْتُ جَائِزَةَ التَّقْدِمِ .

iv- اظہار الضعف:

کمزوری کے اظہار کے لیے جیسے زكريا عليه السلام کا قول رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي .

سوال نمبر 4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

جوابات: (الف) امر کی تعریف اور اس کے چاروں صیغے:

کسی اعلیٰ شخصیت کا ادنیٰ آدمی سے کسی معاملہ کے سلسلہ میں مطالبہ کرنے کو "امر" کہتے ہیں۔ امر کے

چار صیغے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) فعل امر حاضر معروف کا صیغہ مثلاً أَخِيذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (تم کتاب کو مضبوطی سے تھام لو)۔

(۲) فعل مضارع واحد مذکر غائب جس کے شروع میں لام مکسورہ ملی ہوئی ہو مثلاً **السَّفِيحُ ذُو سَعْيَةٍ قِيْنٍ**

سَعْيَةٍ (ماسبِ مِثْلِيَّتِ مَنْفَعِ كَوِ اِپْنِي طَاقَتِ كَيْ مَطَابِقِ خَرِجِ كَرْنَا چَافِي)۔

(۳) فعل امر کا اسم ہو مثلاً **حَسْبِيَ عَلِيُّ الْفَلَّاحِ** (تم کا میاں بی کی طرف بڑھو)۔

(۴) ایسا مصدر ہو جو فعل امر کا نائب بن سکتا ہو جیسے **سَعْيًا لِي الْخَيْرِ** (تم بھلائی کی طرف متوجہ ہو

جاؤ)۔

(ب) امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱- دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد گرامی ہے: **رَبِّ آوِزْ غَيْبِي اَنْ اَشْكُرَ**

يُعْمَتِكَ یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲- التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے جیسے آدمی سے کہے: **اَعْطِنِي الْكِتَابَ** یعنی تم مجھے کتاب

۳- تعظیم کے لیے: جیسے **اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِيْنِيْنَ** (سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل

ہو جاؤ)۔

(ج) نہیں کی تعریف:

خود کو بی ادبی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا جیسے: **لَا تُضْرِبْ**

نہیں کے صیغے:

نہی کا صرف ایک صیغہ ہے یعنی فعل مضارع جو لائے نہی کے ساتھ ہو جیسے **لَا تُضْرِبْ**۔

☆☆☆